مملکت سعودی عرب

وزارت اطلاعات

شعبہ اطلاعات

(داخلی اطلاعات)



# اللّٰہ کے مہمانوں کی خدمت میں

اللہ کے مہمانوں
کی خدمت میں
www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُومَٰتٌ ۚ فَمَن فَرَضَ فِيهِنَّ ٱلْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِى ٱلْحَجِّ ۗ وَمَا تَفْعَلُوا۟ مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ ٱللَّهُ ۗ وَتَزَوَّدُوا۟ فَإِنَّ خَيْرَ ٱلزَّادِ ٱلتَّقْوَىٰ ۚ وَٱتَّقُونِ يَٰٓأُو۟لِى ٱلْأَلْبَٰبِ ﴿١٩٧﴾

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا۔

حج کے مہینے سب کو معلوم ہیں جو شخص ان مقرر مہینوں میں حج کی نیت کرے اسے خبردار رہنا چاہیے کہ حج کے دوران میں اس سے کوئی شہوانی فعل، کوئی بد عملی، کوئی لڑائی جھگڑے کی بات سرزد نہ ہو اور جو نیک کام تم کرو گے، وہ اللہ کے علم میں ہو گا۔ سفر حج کے لیے زاد راہ ساتھ لے جاؤ اور سب سے بہتر زاد راہ پرہیز گاری ہے۔ پس اے ہوشمندو! میری نافرمانی سے پرہیز کرو۔

سورۃ بقرہ آیت نمبر ۱۹۷۔

مملکت سعودی عرب

وزارت اطلاعات
شعبہ اطلاعات
(داخلی اطلاعات)

# اللہ کے مہمانوں کی خدمت میں

۱۴۲۲ھ - ۲۰۰۲م

تنفيذ: دار الموسوعة العربية
للنشر والتوزيع

حکومت سعودی عرب اور یہاں کے باشندوں کی جانب سے ہم آپ حضرات کا صرف خیر مقدم ہی نہیں کرتے ہیں بلکہ ہم آپکے شکر گزار بھی ہیں کہ آپ حضرات نے حج بیت اللہ کی اس عظیم مناسبت سے ہمیں شرف ملاقات بخشا اور اس بات کا موقع فراہم کیا کہ حجاج، معتمرین اور زائرین کی خدمت کیلئے ہم اپنی ساری امکانیات صرف کر سکیں۔

خادم حرمین شریفین
فہد بن عبدالعزیز آل سعود
سربراہ مملکت سعودی عرب

خادم حرمین شریفین شاہ فہد بن عبد العزیز آل سعود
اہم اسلامی شخصیات کی مبارکباد لیتے ہوئے

حکومت سعودی عرب پر اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے
کہ اس نے اس سرزمین پر حرمین شریفین کا وجود بخشا
جس کی بنا پر دنیا کے تمام مسلمانوں کے دلوں میں اسکی
اہمیت اور قدر و منزلت ہے۔

صاحب السمو الملکی
امیر عبداللہ بن عبدالعزیز آل سعود
ولی عہد و نائب وزیراعظم و کمانڈر جنرل نیشنل گارڈ

ولیعہد امیر عبداللہ بن عبدالعزیز آل سعود
اہم اسلامی شخصیات کی مبارکباد لیتے ہوئے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

# پیش لفظ

# بے مثال کارنامہ

وَأَذِّن فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِن كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ﴿٢٧﴾

(اور لوگوں کو حج کے لئے اذن عام دے دو کہ وہ تمہارے پاس ہر دور دراز مقام سے پیدل اور اونٹوں پر سوار آئیں) سورۃ حج ایت نمبر ۲۷

اس آیت کی تفسیر میں حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ اللہ کے نبی ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالی سے یہ سوال کیا کہ میں تمام لوگوں تک یہ بات کیسے پہنچا سکتا ہوں جبکہ میری آواز ہر ایک تک نہیں پہنچ سکتی؟ اللہ تعالی نے فرمایا: آپ صرف آواز دیجئے پہنچانا میرا کام ہے۔ (مختصر تفسیر ابن کثیر جلد دوم صفحہ ۵۳۹) چنانچہ اسی وقت سے اس مقدس سرزمین پر دنیا کے گوشہ گوشہ سے لوگ آتے جو ابراہیم علیہ السلام کے طریقے کے مطابق حج کرتے۔
لیکن آہستہ آہستہ ابراہیم علیہ السلام کے بتائے ہوئے طریقہ حج میں بدعات و خرافات شامل ہوتی

گئیں اور یہ اپنے حقیقی مقاصد سے دور ہو کر شرک و کفر کی ایک قسم بن گیا۔
جب خاتم الانبیاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں اپنے رب کا آخری پیغام لیکر آئے، تو قرآنی تعلیمات اور اسلامی آداب کے مطابق حج کا صحیح طریقہ واضح ہوا اور اسکے بعد استطاعت رکھنے والوں کیلئے حج ایک اسلامی رکن قرار پایا۔
زمانہ گزرتا رہا۔ چودہ صدیاں گزر گئیں، عالم اسلام مختلف حوادث سے دوچار ہوا۔ حکومتیں بنتی اور تبدیل ہوتی رہیں لیکن مسلمان اللہ کے حکم کے مطابق بیت اللہ کا حج کرتے رہے۔ اسلامی سرحدیں وسیع ہوکر دو براعظموں تک پھیل گئیں۔ ہر مسلمان کے دل میں یہ ارمان مچلتا ہے کہ وہ مناسک حج ادا کر کے اسلام کے ایک رکن کو پورا کرے۔ اور اسی خواہش کی تکمیل میں بعض حضرات پیدل ہی دیار مقدسہ کا سفر اختیار کر لیتے تھے اور مہینوں بلکہ سالوں بعد جب یہاں پہنچتے تھے تو اپنے پروردگار کے آگے سر نیاز خم کر دیتے تھے کہ اس قادر مطلق نے اتنی مشقت کے باوجود حج جیسی دولت سے نوازا۔
زمانہ تیز رفتاری سے گزرتا رہا اور آپ نے دیکھا ہر سال یہی ہوتا رہا کہ دنیا کے چپے چپے سے، شرق و غرب سے، دور اور نزدیک سے حجاج کرام آتے رہے اور اللہ کی دعوت پر قدم بڑھاتے ہوئے زبان حال و قال سے کہتے رہے:

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ. لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ
لَبَّيْكَ. اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ.
لَا شَرِيْكَ لَكَ.

"میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں، بے شک تمام تعریفیں اور نعمتیں اور بادشاہت تیرے ہی لئے ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں ."
امتداد زمانہ کے ساتھ مسلمانوں کی تعداد بھی بڑھتی رہی اور مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور دیگر مشاعر مقدسہ حجاج کی خدمات کی بجائے انہیں لازمی سہولیات تک فراہم کرنے سے قاصر ہو گئے۔

حرمین شریفین اور دیگر مقامات مقدسہ کی آخری توسیع پر بھی سالہا سال بیت گئے، اور وہ اسی حالت میں باقی تھے۔

حج کے راستے لٹیروں کی آماجگاہ بن گئے۔ حج کا ارادہ کرنے والا یقین سے یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ حج کرنے کے بعد صحیح سالم گھر تک پہنچ بھی سکتا ہے یا نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے شاہ عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن آل سعود کو فتح و کامرانی نصیب فرمائی جس کے نتیجہ میں انہوں نے شرعی بنیادوں پر "مملکت سعودی عرب" کی بنیاد رکھی اور اسی وقت انہوں نے یہ اعلان کیا کہ اسلامی شریعت ہی ہماری زندگی کا مقصد اور تمام قول و فعل کی بنیاد ہو گی۔

پھر دیار مقدسہ ایک نئے عہد سے آگاہ ہوا۔ پوری مملکت امن و سکون کا گہوارہ بن گئی اور پچھلے ہزار سالوں میں پہلی بار حجاج کرام اپنی جان و مال کو محفوظ سمجھنے لگے۔ اب حجاج کے قافلے امن و اطمئنان کے ماحول میں مناسک حج ادا کرنے لگے۔

یہ پر امن ماحول میسر آ جانے کے ساتھ ساتھ شاہ عبدالعزیز ہی کے زمانہ سے حرمین شریفین اور دیگر مشاعر حج پر خصوصی توجہ دی جانے لگی۔ چنانچہ انہوں نے حجاج اور امور حج کی تنظیم کا کام شروع کیا اور حتی الامکان انکے آرام و راحت کا سامان مہیا کیا۔ اور حرمین شریفین کی توسیع میں عملی طور پر حصہ لیتے ہوئے حرم نبوی شریف سے اسکی ابتدا کی۔

حکومت سعودی عرب حرمین شریفین اور حجاج کرام کی خدمات کی اس عظیم نعمت سے بہرہ ور ہوتی رہی اور جتنا کچھ ہو سکتا تھا وہ کرتی رہی۔ شاہ عبدالعزیز کے بعد جن لوگوں نے زمام حکومت سنبھالی وہ لوگ بھی توسیع و ترقی کی اس راہ پر گامزن رہے۔ لیکن جب یہ امانت خادم حرمین شریفین شاہ فہد کے حصہ میں آئی اس وقت مملکت سعودیہ کے پاس ایسے امکانیات اور وسائل موجود تھے جو اس بے مثال توسیع و ترقی کیلئے خادم الحرمین کے اپنائے ہوئے طریقہ کار کے بالکل

مطابق تھے۔ اور جس کو اپنا کر سعودی عرب اپنے معینہ وقت سے بہت پہلے ہی اکیسویں صدی میں داخل ہو گیا۔

اور یہ کہنا مبالغہ آرائی نہیں ہو گی کہ تعمیر و ترقی کے یہ پروگرام دو متوازی حصوں میں یکساں جاری ہیں:

## پہلا حصہ:

ملک کے گوشے گوشے میں تعمیر و ترقی کیلئے کام کرنا تاکہ یہاں کے باشندوں کو زندگی کی تمام سہولیات فراہم کی جا سکیں۔

## دوسرا حصہ:

حرمین شریفین کی توسیع کا پروگرام اور مشاعر مقدسہ کی تعمیر و توسیع، تاکہ زیادہ سے زیادہ حجاج حج بیت اللہ سے شرف یاب ہو سکیں اور عمدہ طریقے سے انکی خدمت کی جا سکے۔ علاوہ ازیں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کو بقول خادم حرمین شریفین دنیا کا سب سے خوبصورت شہر بنایا جا سکے۔

وزارۃ اطلاعات یہ کتاب پیش کرتے ہوئے خوشی محسوس کرتی ہے جسکا اہم مقصد قاری کو یہ بتانا ہے کہ خادم حرمین شریفین کی حکومت مقامات مقدسہ اور مشاعر حج کی تعمیر و ترقی اور تحسین و توسیع کیلئے کیا خدمات انجام دے رہی ہے۔ حج کے یہ چند ایام جس میں عبادت اور سہولت کی خاطر کروڑوں ریال خرچ کئے جا رہے ہیں یہ محض اللہ کی خوشنودی اور اسکی رضا کیلئے ہے۔ اور اللہ کے ان مہمانوں کی خاطر ہے جنکی خدمت حکومت سعودی عرب اپنے اوپر واجب سمجھتی ہے۔
اس کتاب میں مذکور خدمات کی جانب اشارہ کی چنداں ضرورت نہیں خواہ اس کا دائرہ کس قدر وسیع کیوں نہ ہو یہاں اس کے اہم نقاط ہی کو بیان کیا جا سکتا ہے ۔

ہم تمام قارئین کرام بالخصوص حجاج کرام کی خدمت میں دیار مقدسہ کے اس یادگار سفر کے موقع پر یہ کتاب بطور تحفہ پیش کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالی اس حج کو قبول فرمائے، ہمارے گناہوں کو بخش دے اور اس کوشش کو شرف قبولیت بخشے۔ ان شاء اللہ۔

( آمین )

وزارت اطلاعات

# حج کی تعریف اور اسکی شرائط

مکہ مکرمہ میں بیت اللہ کی طرف نیت کر کے آنے، طواف، سعی، عرفات میں ٹھہرنے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سکھلائے ہوئے طریقہ کے مطابق مناسک کو ادا کرنے کا نام حج ہے۔

ہر مسلمان، بالغ، عاقل، آزاد، صاحب استطاعت مرد ہو یا عورت اس پر پوری عمر میں صرف ایک بار حج فرض ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلِلَّهِ عَلَى ٱلنَّاسِ حِجُّ ٱلْبَيْتِ مَنِ ٱسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۚ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَنِىٌّ عَنِ ٱلْعَٰلَمِينَ

لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو اس گھر تک۔ پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ اس کا حج کرے۔ سورۃ آل عمران آیت نمبر ۹۷ ۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یَا أَیُّهَا النَّاس ، قَدْ فَرَضَ اللہ عَلَیْکُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوا ۔

اے لوگو! اللہ نے تم پر حج کو فرض کیا ہے اسلئے تم حج کرو۔

اسے مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

حج اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک رکن ہے حدیث میں ہے :

**بني الإسلام على خمس: شهادة أن لا إله إلا الله وأن محمداً رســـول الله، وإقـــام الصلاة، وإيتاء الزكاة، وصوم رمضان، وحج بيت الله الحرام لمن استطاع إليه سبيلا.**

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ نماز قائم کرنا' زکاۃ ادا کرنا' اور وہ لوگ جو استطاعت رکھتے ہوں ان کا حج بیت اللہ کرنا' اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔(اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے)

جس مسلمان کو حج کرنے کی استطاعت ہو اسے چاہئے کہ جلد سے جلد اس فریضہ سے سبکدوش ہو جائے اسلئے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

مَـنْ اَرَادَ الْحَـجَّ فَـلْيَتَعَـجَّـلْ ۔

یعنی جو حج کا ارادہ رکھتا ہو وہ جلدی کرے۔ (اسے احمد اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے)

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ ' امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالک رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ استطاعت کے وقت حج فوراً واجب ہو جاتا ہے۔ لیکن امام شافعی رحمہ اللہ علیہ کا خیال ہے کہ موخر کیا جا سکتا ہے لیکن اخیر عمر تک نہیں' بلکہ ہمیشہ حج کا ارادہ کیے رہے جب تک کہ اسے پورا نہ کر لے ورنہ وہ گنہگار ہو گا۔

## حج واجب ہونے کی شرائط:

۱ - اسلام - غیر مسلم کیلئے حج جائز نہیں ہے۔

۲ - بلوغت۔

۳ - عقل۔

۴ - عورتوں کیلئے ضروری ہے کہ انکے ساتھ سفر کرنے والا شوہر یا کوئی محرم باپ بھائی ہو ورنہ اس پر حج واجب نہیں ہو گا۔

۵ - استطاعت: استطاعت میں مندرجہ ذیل چیزیں آتی ہیں۔

ا - صحت۔

ب - راستہ محفوظ ہو، جان و مال کا خوف نہ ہو۔

ج - آمدورفت کا سفر خرچ ہو دوسروں کا دست نگر نہ بنے۔

د- کوئی رکاوٹ نہ ہو مثلاً قید، جیل یا ظالم حکمران کی سختی، اگر کسی نے بغیر استطاعت کے بھی حج کر لیا تو اس کا حج صحیح ہو گا۔

## حج کے ارکان:

۱ - احرام۔

۲ - عرفات میں ٹھہرنا۔

۳ - صفا اور مروۃ کے درمیان سعی کرنا۔

۴ - طواف افاضہ۔

ان میں سے کسی رکن کو چھوڑ دینے سے حج باطل ہو جائے گا۔

## فصل اول:

# حکومت سعودی عرب آپکو خوش آمدید کہتی ہے

کاروان حجاج کے ساتھ فضائی، بری یا بحری راستے سے جب آپ مملکت سعودی عرب کی سرحد میں داخل ہو جائیں تو یہ سمجھیں کہ اب آپ امن و امان کے گہوارہ میں ہیں۔ امور حج سے متعلق حکومتی اور غیر حکومتی تمام ادارے ہمیشہ آپکی خدمت میں ہوں گے تاکہ آپ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق مناسک حج کی ادائیگی کیلئے مکمل طور پر فارغ رہیں۔ کوئی دنیاوی معاملہ یا کسی قسم کی کوئی رکاوٹ آپ کو درپیش نہ ہو۔

یہاں آنے کے بعد آپ یہ محسوس کریں گے کہ دنیا کے مختلف گوشوں سے اللہ کی دعوت پر آنے والے لاکھوں حجاج کی راحت و سکون کیلئے خادم حرمین شریفین کی حکومت کے زیر اہتمام کتنا عمدہ اور معیاری بندوبست کیا گیا ہے اور ہر سال مزید بہتر سے بہتر کیا جا رہا ہے۔ یہ لاکھوں کی تعداد میں آنے والے مہمانان خدا مختلف قومیتوں کے باوجود ایک جان ہوتے ہیں۔ دیار مختلف ہوتے ہیں لیکن جذبات یکساں ہوتے ہیں کہ پوری دنیا میں پھیلی ہوئی توحید کو ماننے والے ایک امت ہیں۔ آپ جہاں سے بھی تشریف لائیے، یہاں آپ کے بھائی ہیں

روز بروز حجاج کی تعداد میں بے پناہ اضافہ ہو رہا ہے ۱۴۰۳ھجری کے اعداد و شمار کے مطابق باہر سے آنے والوں کی تعداد دس لاکھ سے زیادہ ہے' اور سعودی عرب کے اندر سے شرکت کرنے والوں کی تعداد پندرہ لاکھ ہے۔ دوسری طرف دیار مقدسہ کی تنگی حجاج کیلئے پریشانی کا باعث بن رہی تھی۔ اسلئے خادم حرمین شریفین کی حکومت نے مقامات حج بالخصوص مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی توسیع و تعمیر کا کام شروع کیا تاکہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں حجاج کرام کو یہ سعادت نصیب ہو سکے۔ انشاء اللہ آپ خواہ کسی بھی ملک کے رہنے والے ہوں یہاں آنے کے بعد پانچوں براعظم سے آئے ہوئے مسلمان آپکے دینی بھائی ہوں گے اور اسلامی اخوت کا مظاہرہ کریں گے۔

عام طور پر مندرجہ ذیل ممالک کے باشندے اس مبارک فریضہ میں آپکے ساتھ ہوتے ہیں:

۱- متحدہ عرب امارات ۲- بحرین ۳- کویت ۴- قطر ۵- عمان ۶- اردن ۷- شام ۸- عراق ۹- فلسطین ۱۰- لبنان ۱۱- یمن ۱۲- تیونس ۱۳- الجزائر ۱۴- مصر ۱۵- لیبیا ۱۶- مراکش ۱۷- جبوتی ۱۸- سوڈان ۱۹- صومالیہ ۲۰- موریطانیا ۲۱- افغانستان ۲۲- انڈونیشیا ۲۳- ایران ۲۴- پاکستان ۲۵- بنگلادیش ۲۶- ہندوستان ۲۷- برونائی ۲۸- برما ۲۹- تھائی لینڈ ۳۰- ترکی ۳۱- مالدیپ ۳۲۔ سنگاپور ۳۳۔ سری لنکا ۳۴۔ چین ۳۵۔ تائیوان ۳۶۔ جمہوریہ جات سابق سویٹ یونین ۳۷۔ فلپائن ۳۸۔ کمپوچیا ۳۹۔ جاپان ۴۰۔ جنوبی کوریا ۴۱۔ ملائیشیا ۴۲۔ ویت نام ۴۳۔ نیپال ۴۴۔ ہانگ کانگ ۴۵۔ ایتھوپیا ۴۶۔ یوگنڈا ۴۷۔ بوتسوانا ۴۸۔ بورندی ۴۹۔ چاڈ ۵۰۔ جنوبی افریقہ ۵۱۔ بنین ۵۲۔ روانڈا ۵۳۔ زمبابوے ۵۴۔ زائرے ۵۵۔ زمبیا ۵۶۔ اوری کوسٹ ۵۷۔ سینیگال ۵۸۔ سیرالیون ۵۹۔ گھانا ۶۰۔ گیبیا ۶۱۔ گنی بساؤ ۶۲۔ گنی استوائیہ ۶۳۔ بوروکنیا فاس ۶۴۔ کیمرون ۶۵۔ کونگو برازافیل ۶۶۔ کینیا ۶۷۔ لوسوتو ۶۸۔ لیبیریا ۶۹۔ مالی ۷۰۔ مالاگاسی ۷۱۔ مالاوی ۷۲۔ ماریشیس ۷۳۔ موزمبیق ۷۴۔ نائجیریا ۷۵۔ نائجر ۷۶۔ وسطی آفریقہ ۷۷۔ سپین ۷۸۔ جرمنی ۷۹۔ ائرلینڈ ۸۰۔ اٹلی ۸۱۔ برطانیہ ۸۲۔ پرتگال ۸۳۔ ڈنمارک ۸۴۔ بلجیم ۸۵۔ سویڈن ۸۶۔ سویٹزرلینڈ ۸۷۔ فرانس ۸۸۔ فن لینڈ ۸۹۔ ہالینڈ ۹۰۔ یوگوسلاویہ ۹۱۔ یونان ۹۲۔ ناروے ۹۳۔ اسٹریا ۹۴۔ بلغاریہ ۹۵۔ چیکوسلواکیا ۹۶۔ امریکہ ۹۷۔ کینیڈا ۹۸۔ کولمبیا ۹۹۔ برازیل ۱۰۰۔

# حجاج کرام کی تعداد ۱۳۴۵ ہجری سے ۱۴۲۱ ہجری تک

| سال | حاجیوں کی تعداد | سال | حاجیوں کی تعداد |
|---|---|---|---|
| ۱۳۴۵ھ | ۹۰،۶۶۲ | ۱۳۸۳ھ | ۲۶۶،۵۵۵ |
| ۱۳۴۶ | ۹۶،۳۱۲ | ۱۳۸۴ | ۲۸۳،۳۱۹ |
| ۱۳۴۷ | ۹۰،۷۶۴ | ۱۳۸۵ | ۲۹۴،۱۱۸ |
| ۱۳۴۸ | ۸۱،۱۶۶ | ۱۳۸۶ | ۳۱۶،۲۶۶ |
| ۱۳۴۹ | ۳۹،۰۴۵ | ۱۳۸۷ | ۳۱۸،۵۰۷ |
| ۱۳۵۰ | ۲۹،۰۶۵ | ۱۳۸۸ | ۳۷۴،۷۸۲ |
| ۱۳۵۱ | ۲۰،۱۸۱ | ۱۳۸۹ | ۴۰۶،۲۹۵ |
| ۱۳۵۲ | ۲۵،۲۹۱ | ۱۳۹۰ | ۴۳۱،۲۷۰ |
| ۱۳۵۳ | ۳۳،۸۹۸ | ۱۳۹۱ | ۴۷۹،۳۹۹ |
| ۱۳۵۴ | ۳۳،۸۳۰ | ۱۳۹۲ | ۶۴۵،۱۸۳ |
| ۱۳۵۵ | ۴۹،۵۱۷ | ۱۳۹۳ | ۶۰۷،۷۵۵ |
| ۱۳۵۶ | ۷۶،۳۳۴ | ۱۳۹۴ | ۹۱۸،۷۷۷ |
| ۱۳۵۷ | ۵۹،۵۷۷ | ۱۳۹۵ | ۸۹۴،۵۷۳ |
| ۱۳۵۸ | ۳۲،۱۵۳ | ۱۳۹۶ | ۷۱۹،۰۴۰ |
| ۱۳۵۹ | ۹۰۲۴ | ۱۳۹۷ | ۷۳۹،۳۱۹ |
| ۱۳۶۰ | ۱۳،۸۶۳ | ۱۳۹۸ | ۸۳۰،۲۳۶ |
| ۱۳۶۱ | ۲۳،۷۴۳ | ۱۳۹۹ | ۸۶۲،۵۲۰ |
| ۱۳۶۲ | ۶۳،۵۹۰ | ۱۴۰۰ | ۸۱۲،۸۹۲ |
| ۱۳۶۳ | ۲۷،۸۵۷ | ۱۴۰۱ | ۸۷۹،۳۶۸ |
| ۱۳۶۴ | ۳۷،۶۳۰ | ۱۴۰۲ | ۸۵۳،۵۵۵ |
| ۱۳۶۵ | ۶۱،۲۸۶ | ۱۴۰۳ | ۱،۰۰۳،۹۱۱ |
| ۱۳۶۶ | ۵۵،۳۴۴ | ۱۴۰۴ | ۹۶۹،۶۷۱ |
| ۱۳۶۷ | ۷۵،۶۱۴ | ۱۴۰۵ | ۸۴۶،۰۹۷ |
| ۱۳۶۸ | ۹۹،۰۶۹ | ۱۴۰۶ | ۸۵۶،۷۱۸ |
| ۱۳۶۹ | ۱۰۷،۶۵۳ | ۱۴۰۷ | ۹۶۰،۳۸۶ |
| ۱۳۷۰ | ۱۰۰،۵۷۸ | ۱۴۰۸ | ۷۶۲،۷۵۵ |
| ۱۳۷۱ | ۱۴۸،۵۱۵ | ۱۴۰۹ | ۷۷۴،۵۶۰ |
| ۱۳۷۲ | ۱۴۹،۸۴۱ | ۱۴۱۰ | ۸۲۷۲۳۶ |
| ۱۳۷۳ | ۱۴۶،۰۷۲ | ۱۴۱۱ | ۷۲۰،۱۰۲ |
| ۱۳۷۴ | ۲۳۲،۹۷۱ | ۱۴۱۲ | ۱،۰۱۲،۱۴۰ |
| ۱۳۷۵ | ۲۲۰،۷۳۳ | ۱۴۱۳ | ۹۹۲،۸۱۳ |
| ۱۳۷۶ | ۲۱۵،۵۷۵ | ۱۴۱۴ | ۹۹۵،۶۱۱ |
| ۱۳۷۷ | ۲۰۹،۱۹۷ | ۱۴۱۵ | ۱،۰۴۲،۳۷۴ |
| ۱۳۷۸ | ۲۰۷،۱۷۱ | ۱۴۱۶ | ۱،۰۸۰،۴۶۵ |
| ۱۳۷۹ | ۲۵۳،۳۶۹ | ۱۴۱۷ | ۱،۱۶۸،۵۹۱ |
| ۱۳۸۰ | ۲۸۵،۹۴۸ | ۱۴۱۸ | ۱،۱۷۸،۱۸۶ |
| ۱۳۸۱ | ۲۱۶،۴۵۵ | ۱۴۱۹ | ۱،۰۵۶،۷۳۰ |
| ۱۳۸۲ | ۱۹۹،۰۳۸ | ۱۴۲۰ | ۱،۲۶۷،۵۵۵ |
| | | ۱۴۲۱ | ۱،۳۶۳،۹۹۲ |

ٹرنیڈاڈ ۱۰۱۔ پاراگوئے ۱۰۲۔ جمائیکا ۱۰۳۔ گیانا ۱۰۴۔ گریناڈاہ ۱۰۵۔ وینزویلا ۱۰۶۔ بارباڈوس ۱۰۷۔ پناما ۱۰۸۔ ہیٹی ۱۰۹۔ میکسیکو ۱۱۰۔ سوری نام ۱۱۱۔ ارجنٹینا ۱۱۲۔ بلیزے ۱۱۳۔ آسٹریلیا ۱۱۴۔ فجی آئی لینڈ ۱۱۵۔ نیوزی لینڈ ۱۱۶۔ (مختلف ممالک کے ایسے زائرین جو اقوام متحدہ کا پاسپورٹ رکھتے ہوں۔) ۱۱۷۔ تنزانیا ۱۱۸۔ ٹوگو ۱۱۹۔ گابون ۱۲۰۔ کوموروس ۱۲۱۔ اریٹیریا

جیسا کہ محترم حجاج آپ نے دیکھا کہ اللہ کے دین میں خیر و برکت ہے اور یہ مسلسل بڑھ رہا ہے۔ جو کہ حجاج کی تعداد سے ظاہر ہوتی ہے۔

سعودی عرب میں داخل ہونے کے راستے

مملکت سعودی عرب کے چاروں اطراف میں فضائی، بحری اور بری کل ۱۵ راستے ہیں جو یہاں آنے والے حجاج کرام کا استقبال کرنے کیلئے بنائے گئے ہیں۔ ساتھ ہی وہاں ایسے ریسٹ ہاوس بھی بنائے گئے ہیں جہاں آرام کرنے کے بعد یہ مہمانان خدا دوبارہ اپنا سفر شروع کرتے ہیں۔

بری راستے یہ ہیں: حالہ عمار - جدیدہ عرعر - رقعی - سلوی - جسر ملک فہد (جو بحرین سے ملا ہوا ہے) خضراء - طوال - علب۔

جدیدہ عرعر حجاج کرام کے اعستقبال کا بہت بڑا مرکز ہے اور اس کا نمبر ملک عبدالعزیز بین الاقوامی ایرپورٹ جدہ کے بعد ہے۔

**بحری راستے یہ ہیں:** اسلامی بندرگاہ جدہ۔ بندرگاہ ینبع ۔اور بندگارہ دمام

**فضائی راستے یہ ہیں:** ملک عبدالعزیز بین الاقوامی ایرپورٹ جدہ

ملک خالد بین الاقوامی ایرپورٹ ریاض۔ مدینہ منورہ ایرپورٹ اور ملک فہد بین الاقوامی ایرپورٹ دمام

## ملک عبدالعزیز بین الاقوامی ائیر پورٹ

ملک عبدالعزیز بین الاقوامی ایرپورٹ باہر سے آنے والے تقریباً ۹۰ فیصد حاجیوں کا اعستقبال کرتا ہے۔

شاہ خالد انٹرنیشنل ایرپورٹ ریاض - بیت اللہ شریف کے حجاج کے استقبال
کا ایک اہم مرکز

ملک فہد انٹرنیشنل ایرپورٹ

ملک عبدالعزیز انٹرنیشنل ایرپورٹ ٹرمنل برائے زائرین

یہ ایر پورٹ جدہ شہر سے ۱۹ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے اور ۱۰۵ مربع کلومیٹر کے ایریا میں پھیلا ہوا ہے۔ ۱۳۹۴ھجری بمطابق ۱۹۷۴ء میں اس کی تعمیر شروع ہوئی اور ۱۴۰۱ھجری بمطابق 1981 ء میں پایہ تکمیل کو پہنچا۔ یہ ایرپورٹ تین علیحدہ علیحدہ ایرپورٹوں کا مجموعہ ہے۔ ایک سعودی ایرلائن کے جہازوں کے اندرونی سفر کے لئے مخصوص ہے۔ دوسرا بیرونی و بین الاقوامی ایر لائنز کیلئے مخصوص ہے جو چالیس غیر ملکی جہاز کمپنیاں استعمال کرتی ہیں اور تیسرا ایرپورٹ حجاج کرام کیلئے مخصوص ہے۔

یہ ایرپورٹ بیک وقت ۸۰,۰۰۰ حاجیوں کو سنبھالنے کا متحمل ہے اس کا ایریا ۱۵۰ ہیکٹر ہے۔ یہ ایر پورٹ دو متصل حصوں میں تقسیم ہے درمیان میں ۱۶۰ مربع میٹر کا ایک پارک ہے جو بین الاقوامی اور حجاج کے لیے ایر پورٹ کے راستے کو جوڑتا ہے۔

حجاج ایر پورٹ فایبر گلاس کے خیموں کی شکل میں تیار کیا گیا ہے یہ ۲۱۰ خیموں پر مشتمل ہے۔ یہ خیمے (ٹفلون) چڑھائے ہوئے ہیں جسکی وجہ سے حرارت و رطوبت اور موسمی اثرات سے بالکل محفوظ ہیں۔

یہ ایرپورٹ ٹرمینل ۵۱۰,۰۰۰ مربع میٹر کے ایریا پر پھیلا ہوا ہے اور کم سے کم وقت میں حجاج کو وہ پوری سہولیات مہیا کرتا ہے کہ وہ انتظامی کاروائی کی تکمیل پر مکہ مکرمہ روانہ ہو سکیں۔ یہ ایر پورٹ ۱۴۰۳ھجری بمطابق ۱۹۸۳ء میں آغا خان ایوارڈ برائے اسلامک ارکیٹیکٹ حاصل کر چکا ہے۔ ایوارڈ کے بیان میں یہ الفاظ درج ہیں:-

ملک عبدالعزیز جدہ بین الاقوامی ایرپورٹ کا شعبہ حجاج تعمیر و تمدن کے باب میں سائنسی بنیادوں پر قائم فنی مہارت کازندہ جاوید اور مثالی نمونہ ہے۔ تعمیر کی جدید ٹیکنالوجی کے استعمال سے یہ دیگر عام تعمیری حدود سے کہیں آگے ہے۔ اور اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ ایر پورٹ دنیا کی سب سے عمدہ اور جدید ترین تعمیرات میں سے ایک ہے۔



## السعودیہ

لفظ سعودی عرب ایر لائنز کمپنی کیلئے استعمال ہوتا ہے جو فضائی نقل و حمل کیلئے سعودی نیشنل

کمپنی کہلاتی ہے یہ ایک جانب ۲۵ ایر پورٹوں کے ذریعہ مملکت کے پورے حصہ کو ایک دوسرے کے ساتھ جوڑتی ہے تو دوسری جانب چار براعظموں کے ۷۷ ایرپورٹوں کے ذریعہ وہاں کے اکثر ممالک کو سعودی عرب سے ملاتی ہے۔

۵۶ سال قبل بننے والی ''سعودیہ'' اس علاقہ کی سب قدیم اور بڑی فضائی کمپنی ہے۔ اس عرصہ کے دوران اس نے بہترین خدمات مہیا کیں اور حفاظتی ریکارڈ کے اعتبار سے یہ دنیا کی بہت بڑی فضائی کمپنی ہے۔

تہذیب و تمدن اور تعمیر و ترقی کے جس مرحلے سے حکومت سعودی عرب گزر رہی ہے اس میں "سعودیہ" نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ آج یہ بہت بڑی فضائی کمپنی سمجھی جاتی ہے جس میں جدید طرز کے چھوٹے اور بڑے ۱۳۹ طیارے ہیں۔ سعودیہ نے بہترین مینٹیننس کے طریقے، فضائی اپریشن، ترقی یافتہ کمیونیکیشن، ریزرویشن کا نظام، ٹریننگ کا شعبہ، مسافروں کو فراہمی خوراک، سامان کی فضائی نقل و حمل اور سٹور کی خدمات کے شعبہ میں عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ بنیادی فضائی تربیتی مرکز بھی ہے جس میں سعودیہ، یورپ، امریکہ اور دیگر ممالک کے افراد زیر تربیت ہیں۔

"سعودیہ" حاجیوں کی بے لاگ خدمت میں بھی کافی اہم رول ادا کرتی ہے کیونکہ اس کے پاس جدید طرز کے جہاز' بہترین مہمان نواز عملہ اور آمدورفت میں ہزاروں حاجیوں کی نقل و حمل کا عمدہ نظام موجود ہے۔

## جدہ اسلامی بندر گاہ

بحری راستے سے آنے والے تقریباً ستر ہزار حجاج کرام ہر سال ۵۱ بحری جہازوں کے ذریعے اسلامی بندرگاہ جدہ آتے ہیں۔

یہ بندرگاہ سعودیہ کی سب سے بڑی بندرگاہ ہے جو سات بندرگاہوں کا مجموعہ ہے۔ اس کے علاوہ مملکت کے مشرقی و مغربی ساحل پر بھی پندرہ بندرگاہیں ہیں۔ اسلامی بندرگاہ جدہ کا ایک شعبہ

صرف حاجیوں کے استقبال کے لئے مخصوص ہے جہاں انکی راحت و اطمئنان اور دیگر ضروری کاروائیوں کا بھی کافی عمدہ بندوبست ہے۔

اس بندرگاہ کی تاریخ کافی پرانی ہے۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ کے زمانہ سے اس کا وجود ملتا ہے۔ اس زمانہ میں بھی مکہ مکرمہ کا بحری راستہ یہی تھا اور باہر سے آنے والے اکثر حجاج اسی بندرگاہ سے آتے تھے۔

۱۳۹۶ھ مطابق ۱۹۷۶ء میں سعودیہ کی پورٹ اتھارٹی کا وجود عمل میں آیا جس کے بعد بالخصوص جدہ بندرگاہ تعمیر و ترقی کے جدید ترین مراحل سے گذرا۔ اب وہ ۴۵ پلیٹ فارم اور پندرہ لاکھ ٹن کی وسعت رکھنے والے گودام پر مشتمل ہے اور اس کا سارا نظام کمپیوٹر کے ذریعہ چلتا ہے۔

## جدہ بحر احمر کا سب سے خوبصورت ترین سرحدی شہر

فضائی یا بحری یا بری راستے سے جب آپ یہاں پہنچ رہے ہوں اور جدہ پر آپ نظر ڈالیں تو آپ کے سامنے ایک خوبصورت، صاف ستھرا، اور منظم شہر ہو گا۔
جدہ سعودی عرب کے علمی، اقتصادی اور صنعتی مراکز میں سے ایک مرکز ہے۔ جس کا ایریا ۱۲۰۰ مربع کلومیٹر ہے اور یہاں کی آبادی دس لاکھ سے متجاوز ہے۔ آبادی والے علاقے ۳۵۰ مربع کلو میٹر پر محیط ہیں۔

یہاں مختلف مراحل کے لئے ہر فن کی تعلیم کا بندوبست ہے۔ اسی میں ملک عبدالعزیز یونیورسٹی بھی ہے۔ اسکے علاوہ پانی صاف کرنے کے متعدد کارخانے، مختلف اختصاصات کے تقریباً ۱۲۱ ہسپتال اور ڈسپنسریاں ہیں، اور جدید طرز کی نئی سڑکوں کا جال بچھا ہوا نظر آتا ہے۔
جدہ ملک کے اندر کمیونیکیشن کا ایک اہم مرکز بھی مانا جاتا ہے جہاں ملک فہد مواصلات سٹی بھی ہے۔

جدہ کورنش

جدہ کی سب سے خوبصورت چیز "ملک فہد فوارہ" ہے جو سمندر کے درمیان واقع ہے اس سے ابلنے والا پانی ۲۶۰ میٹر تک جاتا ہے۔ رنگ بدلتے روشنی کے قمقمے عجیب و غریب منظر پیش کرتے ہیں۔

اسی طرح جدہ کورنیش بھی یہاں کے اہم ترین تمدنی ترقی کا ایک جیتا جاگتا نمونہ ہے۔ جہاں انجنیئرنگ اور تعمیر کی جدید ترین ٹیکنالوجی کا استعمال کیا گیا ہے۔ یہ کورنیش جنوب جدہ سے شمال تک ۸۰ کلو میٹر لمبا ہے۔

## بندرگاہ کا لمبا پل

حجاج کرام! اگر آپ اسلامی بندرگاہ کے راستے جدہ پہنچے ہوں تو آپ کو جلد ہی ایک ایسے راستہ سے گزرنا پڑے گا جو یہاں سے مکہ مکرمہ تک جاتا ہے۔ اس مقصد کیلئے "وزارۃ مواصلات" نے "بندرگاہ پل" تعمیر کروایا ہے جو جدہ کے اہم ترین راستوں اور پلوں میں سے ایک ہے اس راستہ کی لمبائی اسلامی بندرگاہ جدہ سے مکہ مکرمہ روڈ تک ۱۲,۵ کلومیٹر ہے۔ یہ سڑک دو راستہ ہے اور دونوں راستوں کے درمیان ۱۲ میٹر چوڑی جگہ ہے یہ سڑک دراصل ٹریفک کی زیادہ بھیڑ سے چھٹکارا پانے کیلئے بنائی گئی ہے۔ اسلئے کہ حجاج کی گاڑیاں اور کارگو کا سامان شہر سے الگ تھلگ رہتے ہوئے اس پل سے گزر کر مکہ مکرمہ پہنچ جائے اور شہر کے باشندوں کو کسی طرح کی دقت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

جدہ کے صنعتی علاقے میں کارگو سامان بحفاظت و آسانی پہنچانے کے لیے اس پل سے چھ سڑکیں دوسری طرف نکلتی ہیں جب کہ حجاج کی گاڑیاں وہاں سے سیدھا مکہ مکرمہ کی جانب رواں دواں رہتی ہیں۔

اس پل کی تعمیر میں ۱۱۰۰ ملین ریال کی لاگت آئی ہے جب کہ یہ عظیم کام صرف ۳۴ ماہ میں مکمل کر لیا گیا تھا۔ پل کا کل ایریا ۵۰۰,۰۰۰ مربع میٹر ہے جس میں ۳۰۰,۰۰۰ کیوبک میٹر کنکریٹ ٹائلوں کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ جبکہ ۵۵۰,۰۰۰ کیوبک میٹر کنکریٹ پل کے

جدہ بندرگاہ: کا پل جو جدہ سے مکہ مکرمہ کو ملاتا ہے

دوسرے حصوں کی تعمیر کے لیے استعمال ہوا اس کے علاوہ بہترین نوعیت کا ۵۰,۰۰۰ ٹن لوہا اور ۱۶,۶۰۰ ٹن باندھنے کی تار استعمال کی گئی۔ پل کے دونوں کناروں پر کنکریٹ کی دیوار ۲۶,۰۰۰ میٹر لمبی ہے۔

## سعودی پبلک ٹرانسپورٹ کمپنی

یہاں ہمیشہ آپکو ایسی بے شمار پبلک ٹرانسپورٹ ملیں گی جو آپ کو مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور دیگر مقامات حج تک لے جائیں گی۔ اور ایام حج میں حجاج کی خدمت انجام دیتی رہیں گی۔
سعودی پبلک ٹرانسپورٹ کمپنی ان بڑی کمپنیوں میں سے ہے جو مختلف شہروں میں کام کر رہی ہے۔ ایک شہر سے دوسرے شہر تک جانے کیلئے بھی مختلف سائز کی چھوٹی بڑی اور بعض دو

منزلہ ایر کنڈیشنڈ اور جدید طرز کی ۱۰۱۰ گاڑیاں دس لاکھ سے زیادہ حجاج کو جدہ سے مکہ مکرمہ' مدینہ منورہ اور دیگر مقامات حج تک پہنچانے کا کام کرتی ہیں۔

## جدہ - مکہ مکرمہ ایکسپریس روڈ

آپ کی آمد خواہ فضائی' بحری یا بری کسی بھی راستہ سے ہو' مکہ مکرمہ تک جانے کے لئے آپ کو جدہ - مکہ مکرمہ ایکسپریس روڈ سے گزرنا ہی پڑیگا۔ یہ سڑک دو راستہ ہے اور ۶۰ کلومیٹر لمبی ہے۔ دونوں جانب اس میں بیک وقت چار چار گاڑیاں ایک ساتھ چل سکتی ہیں' دونوں راستوں کے درمیان بیس میٹر چوڑی جگہ ہے۔ اس راستے کے دونوں جانب رہنے والے لوگوں کے لئے ایک طرف سے دوسری جانب جانے کے لیے ۶ بالائی پل (راستے) بنائے گئے ہیں۔ اس سڑک کی مجموعی لاگت ۵۰۰ ملین ریال ہے۔

## احرام باندھنے کی جگہ اور اس کی شرائط

بغیر سلی ہوئی چادر اور تہمند احرام کہلاتا ہے۔ حاجی اس کے علاوہ کوئی تیسری چیز نہیں پہن سکتا ہے۔ ہاں عورت کو یہ اختیار ہے کہ وہ شرعی اصول و ضوابط کے مطابق جیسا لباس چاہے استعمال کرے۔

جس طرح حجاج کے لیے ایک مخصوص مقام متعین ہے کہ اس جگہ پہونچتے ہی انھیں احرام باندھ لینا ہو گا اسی طرح احرام باندھنے کا ایک مخصوص زمانہ بھی متعین ہے اور حاجی کو اس کا لحاظ رکھنا پڑے گا۔ یہ زمانہ ماہ شوال سے شروع ہو کر نویں ذی الحجہ کے طلوع فجر تک رہتا ہے۔ اگر کوئی شخص ماہ شوال سے پہلے ہی یا نویں ذی الحجہ کے بعد احرام باندھے تو اس کا حج صحیح نہیں ہو گا۔ بلکہ عمرہ اعتبار ہو گا کیونکہ بخلاف حج کے عمرہ سارے سال کے لئے ہوتا ہے۔

میقات مکانی کو خود اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم نے مقرر فرمایا ہے جو مندرجہ ذیل ہیں۔ مصر، شام اور اہل مراکش کے لئے سعودی عرب کے شمال مغرب میں واقع "الجحفہ" ہے جسے آجکل "رابغ" کہا جاتا ہے۔

اہل مدینہ کی میقات "ذوالحلیفہ" ہے جسے اب "ابیار علی" کے نام سے جانا جاتا ہے۔

اہل عراق کی میقات مکہ مکرمہ کے شمال مشرق میں واقع "ذات عرق" ہے۔

سعودی عرب کے شرقی اور وسطی علاقے اور اہل کویت کے لئے "قرن المنازل" ہے جو "السیل" نامی مشہور جگہ سے قریب ہی واقع ہے۔

اہل یمن ، ہندوستان اور ان سے متصل دوسرے ملکوں کا میقات "یلملم" ہے، یہ دراصل جنوب مکہ میں واقع ایک پہاڑ کا نام ہے۔

اسکے علاوہ دوسری جگہوں سے آنے والے حجاج اسی اعتبار سے اپنے میقات کا تعین کر لیں۔

احرام باندھے بغیر ان مقامات سے گزرنا جائز نہیں ہے خواہ آپ فضائی، بحری یا بری کسی بھی راستے سے آرہے ہوں۔
اگر کوئی شخص حج کرنے سے پہلے مدینہ منورہ یا مسجد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرنا چاہے تو اسکے لئے احرام شرط نہیں ہے۔ لیکن حج کیلئے وہ ابیار علی سے احرام باندھے گا۔

جو لوگ ان مواقیت کے اندر رہتے ہوں خواہ وہ یہاں کے باشندے ہیں یا نہیں ہیں وہ اپنے اپنے گھروں ہی سے احرام باندھیں گے۔

حج یا عمرہ کا احرام باندھ لینے کے بعد مندرجہ ذیل چیزیں حرام ہو جاتی ہیں:

ا- شادی بیاہ اور اس سے متعلق میاں بیوی کے تعلقات۔
ب- سلے ہوئے کپڑے کا استعمال۔
ج- سر کا ڈھانپنا۔
د- اگر کسی کے پاس جوتا نہ ہو تو ٹخنوں سے نیچے رہنے والی کوئی بھی چیز پہن سکتا ہے۔
ھ - خشکی کے وحشی شکار کو پکڑنا، یا اتلاف کی نیت سے حرم کے علاقے میں کسی درخت یا گھاس کو کاٹنا۔
و- خشک پودے یا سبزیاں اور فصل یا دواء کی خاطر لگائے گئے پودوں کو اکھاڑنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔
ز- بال منڈوانا یا حلق کرانا، خوشبو لگانا، اور ناخن تراشنا، لیکن سر اور جسم کو پانی سے دھونے اور بغیر خوشبو والے صابن کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ہے۔
ان محرمات کی مخالفت کی صورت میں حسب مخالفت فدیہ ادا کرنا پڑے گا، لیکن بیوی سے ہمبستری اور اس طرح کے دوسرے امور سے حج باطل ہو جائے گا۔

فدیہ کی تفصیل آگے آرہی ہے۔
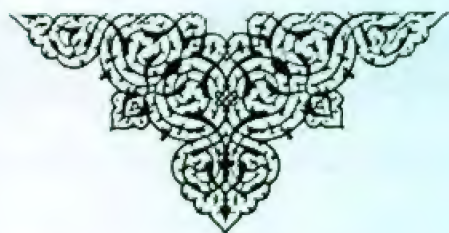
# بابِ دوم

# مکّہ مکرمہ میں خوش آمدید

اب آپ مکہ مکرمہ میں ہیں۔ روئے زمین کی سب سے مبارک سرزمین پر ہم آپکا خیر مقدم کرتے ہیں۔ یہ وہی سرزمین مکہ مکرمہ ہے جہاں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے، جہاں آپ پر وحی نازل ہوئی۔ اور جہاں سے دعوت و جہاد کی ابتداء ہوئی۔

یہ وہی شہر ہے جسکی قرآن مجید میں اللہ تعالی نے قسم کھائی ہے۔ اور جسے مختلف ناموں سے یاد کیا ہے۔ کبھی مکہ کبھی بلد امین کبھی ام القریٰ اور کبھی حرم امن کے نام سے یاد کیا ہے۔
یہ وہی شہر ہے جو اپنی گود میں مسجد حرام اور خانہ کعبہ جیسی مقدس اور مبارک جگہوں کو لئے ہوا ہے۔

## تعمیر و تجمیل کا بے مثال کارنامہ

مکہ مکرمہ تعمیر و ترقی کے ایسے مراحل سے گزر چکا ہے جس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی ہے۔ عظیم سے عظیم تعمیری پروگرام یہاں اتنی کم مدت میں مکمل ہو رہے ہیں جسے دنیا کے کسی بھی خطہ میں برسوں میں مکمل نہیں کیا جا سکتا ہے۔ ان پروگراموں کو با احسن و خوبی

مکہ مکرمہ کا منظر عام۔ بیت اللہ شریف اس کے درمیان نظر آ رہا ہے۔

انجام دینے میں حکومت اور عام شہری دل و جان سے لگے ہوئے ہیں۔

اس سے بڑھ کر خادم حرمین شریفین بذات خود ان سارے امور کی نگرانی کرتے ہیں۔ ماہرین کے ساتھ ذاتی طور پر ہر منصوبے پر تفصیلی بحث کرتے ہیں۔ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے عظیم مستقبل کیلئے جو ضروری چیزیں درکار ہیں انھیں مہیا کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ انھوں نے اکثر موقعوں پر یہ کہا ہے کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ بالخصوص حرم مکی اور مسجد نبوی پر میں نے اپنی پوری توجہ مبذول کر رکھی ہے تاکہ انھیں دنیا کا سب سے خوبصورت شہر بنایا جا سکے۔

ایک موقعہ پر یہ بھی کہا کہ "مقدس مقامات پر بلا حساب و کتاب دولت صرف کی جائے گی میری یہ خواہش ہے کہ یہ مقدس مقامات تعمیر و ترقی، نظافت و خوبصورتی اور عمدگی میں ہم اہل سعودیہ اور پورے عالم اسلام کے مسلمانوں کی قدر و منزلت کے عین مطابق ہو"

اور اسی مقصد کے حصول کی خاطر حکومت کی مختلف وزارتیں اور مختلف کمپنیاں دن رات لگی ہوئی ہیں۔ اس کے علاوہ حکومت نے سعودی باشندوں کو بھی اس کار خیر میں شرکت کرنے کا موقع دے رکھا ہے۔

## غیر معمولی جد و جہد

حقیقت یہ ہے کہ اس اہم پروگرام کی تکمیل میں غیر معمولی مشکلات کا مقابلہ کرنے کیلئے جو کوششیں صرف کی جا رہی ہیں اس کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ اس سلسلے کی سب سے بڑی مشکل یہ تھی کہ مکہ مکرمہ مضبوط قسم کی پہاڑیوں اور چٹانوں سے گھرا ہوا تھا۔ برسوں سے یہاں کے باشندوں نے ان پہاڑوں پر غیر مہذب انداز میں اپنے مکانات بنا رکھے تھے۔ ان آبادیوں کو منظم کرنا اور انکے لئے بجلی، پانی، سڑک اور زندگی کی دیگر ضروریات فراہم کرنا ایک مشکل کام تھا۔

مکہ مکرمہ کی فضائی تصویر جس میں بیت اللہ شریف واضح طور پر نظر آرہا ہے۔
مقدس مقامات کی کشادگی، تعمیر و تزئین اور ڈویلپمنٹ کے لئے پلان تیار کیا
گیا اس میں فضاء سے تصاویر کے ذریعے بھی مدد لی گئی

پندرہویں صدی ہجری کے اوائل سے حاجیوں کی تعداد میں اتنا بے پناہ اضافہ ہوا کہ انکی سہولتوں کے سارے منصوبے ناکافی ہو گئے بیک وقت یہاں کے دس لاکھ باشندوں اور لاکھوں کی تعداد میں حجاج، زائرین اور معتمرین کیلئے راحت و سکون کے اسباب مہیا کرنا ایک اہم کام تھا۔

دنیا کے ایک ارب سے زائد مسلمانوں کا قبلہ جو شہر کے عین وسط میں واقع ہے اس کی تعمیر جدید اور اس کے ساتھ پورے شہر کی تنظیم، تعمیر غیر معمولی خدمات کا باعث ہیں۔

حرم مکی کی توسیع و تعمیر کا کام شروع کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری تھا کہ اس سے متصل علاقے کی تعمیر و تنظیم ہو، اور حرم مکی اور آبادی کے درمیان اتنا فاصلہ ہو جہاں پارک، پیدل چلنے کے راستے اور گاڑی کھڑی کرنے کی جگہیں بنائی جاسکیں۔

کافی غور و خوض اور مکمل تحقیق کے بعد خادم حرمین شریفین کی نگرانی میں اس پروگرام کیلئے مکمل منصوبہ بندی کر لی گئی ہے۔ حکومت اور شہریوں کے درمیان حسب امکانیات ساری ذمہ داریاں تقسیم کر دی گئیں ہیں۔

## مکہ مکرمہ تعمیر و ترقی پروگرام

عام باشندوں کو عملی طور پر اس پروگرام میں شرکت کیلئے خادم حرمین شریفین نے مکہ مکرمہ تعمیر و ترقی پروگرام جاری کیا، یہ ایک مقامی اور امدادی پروگرام ہے جسے یہاں کے شہری خود چلاتے ہیں۔ اس کا راس المال ۱۵۰۰ ملین ریال سے زیادہ ہے۔ جس کا بیشتر حصہ شہریوں سے حاصل کیا گیا ہے۔ اس پروگرام کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ مسجد حرام سے متصل آبادی کی تعمیر و ترقی میں تعاون کیا جائے تاکہ مسجد حرام اور اس سے متصل آبادی کو ایک نئے انداز میں

مکہ مکرمہ تعمیر و ترقی پروگرام کمپنی کے تعمیری پروگرام میں شامل عمارت کا ایک منظر۔ عمارت اسلامی اور ماڈرن طرز تعمیر کا بہترین نمونہ ہے۔ جو کہ مکہ مکرمہ کے لیے انتہائی موزوں اور مناسب ہے۔

تعمیر کیا جا سکے جو حسن و جمال کا بہترین مرقع ثابت ہو۔

اس پروگرام کے پہلے منصوبہ کا سنگ بنیاد خادم حرمین شریفین نے بذات خود رکھا جس میں تجارتی رہائش گاہ کی تعمیر شامل ہے۔ یہ تجارتی رہائش گاہ مندرجہ ذیل حصوں پر مشتمل ہو گی۔

۱ - ایک رہائشی علاقہ جو بارہ برجوں پر مشتمل ہو گا اور جس کے اندر ۷۶۴ عمارتیں ہوں گی۔ یہ عمارتیں تین قسم کے فلیٹوں پر مشتمل ہوں گی۔ جن میں ایک کمرہ، دو کمرے اور تین کمروں کے فلیٹ ہوں گے۔ ان فلیٹوں کو آپس میں ملانے کا نظام بھی رکھا گیا ہے۔

۲ - ۶۷ دو منزلہ مختلف سائزوں کی کوٹھیاں بنائی جائیں گی جو اس قسم کی رہائش پسند کرنے والوں کی ضرورت پوری کر سکیں گی۔

۳ - ۶۵۲ کمروں اور لگژری اپارٹمنٹ پر مشتمل ایک ہوٹل۔

۴ - ۲۲,۰۰۰ نمازیوں کی گنجائش رکھنے والی ایک مسجد۔

۵ - ایک تجارتی علاقہ، جس میں ایک ہزار کرایہ پر دینے کے لیے عمارتیں ہوں گی۔ ۱۲۰۰ گاڑیوں کو کھڑی کرنے کی جگہ۔

۶ - دفاتر اور ہسپتال۔

۷ - ۳۷۷ وضو کرنے کی ٹونٹیاں۔

۸ - ۳۴۸ واش بیسن۔

۹ - ۳۷۸ پبلک ٹوالیٹ۔

۱۰ - چار میٹر چوڑائی اور نصف کلو میٹر لمبائی میں شمال، مشرق اور مغرب کی جانب پیدل چلنے کے سایہ دار راستے۔

۱۱ - حجاج اور زائرین کو بآسانی ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کیلئے سڑکیں اور گزرگاہیں۔

محترم قارئین کرام : تعمیراتی منصوبے کا یہ ایک نمونہ ہے۔ اور یکے بعد دیگرے اس منصوبے کو عملی جامہ پہنایا گیا۔ اس طرح مکہ مکرمہ تعمیر و تمدن کا ایک بہترین مرقع ثابت ہوا۔ اور زائرین و معتمرین بالخصوص حجاج کرام کو رہائش کی تمام سہولیات حاصل ہیں۔

## مکہ مکرمہ کی بلدیہ

بلدیاتی و دیہی وزارتیں شہر کے نئے علاقے کی تعمیر و ترقی کے منصوبوں پر بھی عمل کر رہی ہیں۔ باغات، سڑکیں، پل، سرنگیں اور گاڑیوں کی پارکنگ وغیرہ کی تعمیر ان کے منصوبوں میں داخل ہیں۔ تاکہ حجاج و معتمرین اور زائرین کی بڑی سے بڑی تعداد کو بھی بآسانی قبول کیا جا سکے اور انہیں راحت کے تمام ممکن ذرائع مہیا کیے جا سکیں۔

## مسلمانوں کا قبلہ

خادم حرمین شریفین نے مکہ مکرمہ کے سرکاری ذمہ داران کو خطاب کرتے ہوئے کہا" :مکہ مکرمہ کی تعمیر جدید کا خاص اہتمام اسلئے کیا جا رہا ہے کہ یہ مقدس و مبارک جگہ دنیا کے تمام مسلمانوں کا قبلہ ہے۔ دنیا کے کروڑوں آدمی اس کی زیارت کو آتے ہیں ایسی صورت میں ضروری ہے کہ اس مقدس جگہ کے شایان شان اسے خوبصورت اور جاذب نظر بنایا جائے"

بلدیہ مکہ مکرمہ نے گزشتہ چند سالوں میں ۷۰ سے زیادہ پراجیکٹوں پر کام شروع کیا ہے جس کی مجموعی لاگت ۲۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰ ریال سے بھی زیادہ ہے اس میں بعض سڑکوں کی تکمیل' پرانے رہائشی علاقوں کی تعمیر جدید' پانی کی سپلائی کا نظام' آبادی والی پہاڑیوں کو سڑکوں کے ذریعہ سرنگوں سے جوڑنا' بازار' مذبح خانہ' ورکشاپ اور تین منزلوں پر مشتمل کار پارکنگ کے منصوبے شامل ہیں۔

## جنرل صفائی کا منصوبہ

بلدیہ مکہ مکرمہ کے اہم ترقیاتی منصوبوں میں سے ایک اہم کام یہ ہے کہ اس نے ۷۰۵،۰۰۰،۰۰۰ ریال سے بھی زیادہ کی لاگت سے جنرل صفائی کا پروجیکٹ تکمیل کیا گیا۔ یہ پروگرام پورے مکہ مکرمہ اور اس کے قریب تمام علاقوں پر محیط ہے۔

## مکہ مکرمہ کی ترقی کا منصوبہ

تعمیر و ترقی کے گزشتہ تمام منصوبوں کے علاوہ یہاں پانچ علاقے ایسے ہیں جو اپنی دینی، تاریخی اور تمدنی اہمیت کے پیش نظر خصوصیت کے ساتھ حکومت کی توجہ کے مرکز ہیں۔ ان پانچ علاقوں میں سے دو اہم علاقے قابل ذکر ہیں۔

جبل نور کا علاقہ جہاں وہ غار حرا واقع ہے جس میں قرآن مجید کی پہلی آیات اللہ کے رسول صلی اللہ و علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھیں۔ اور وہ جبل ثور جس نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور

آپ کے رفیق ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس وقت پناہ دی تھی جب آپ مدینہ منورہ جا رہے تھے یہ دن اسلامی تاریخ کا اہم دن ہے اور اسی دن سے اسلامی کیلنڈر کی ابتدا تسلیم کی جاتی ہے۔

## دیگر منصوبے

بلدیہ مکہ مکرمہ نے دیگر جو منصوبے تیار کیے ہیں اسکی تفصیل یہ ہے:

- باغات کی سیرابی۔
- حشرات الارض اور دیگر موذی کیڑوں کو ختم کرنے کیلئے سالانہ فضائی چھڑکاؤ۔
- وادی النار میں مذبح خانہ
- بدیلہ مذبح خانہ
- شجر کاری کا زیادہ سے زیادہ پھیلاؤ تاکہ مکہ مکرمہ میں زیادہ سے زیادہ سایہ دار جگہ حاصل کی جا سکے۔
- اہم شاہراؤں اور گلیوں میں اسفالٹ بچھانا۔
- روشنی کے منارے۔
- روشنی کے کھمبے۔

مکہ مکرمہ کو منظم اور خوبصورت بنانے کے دو منظر
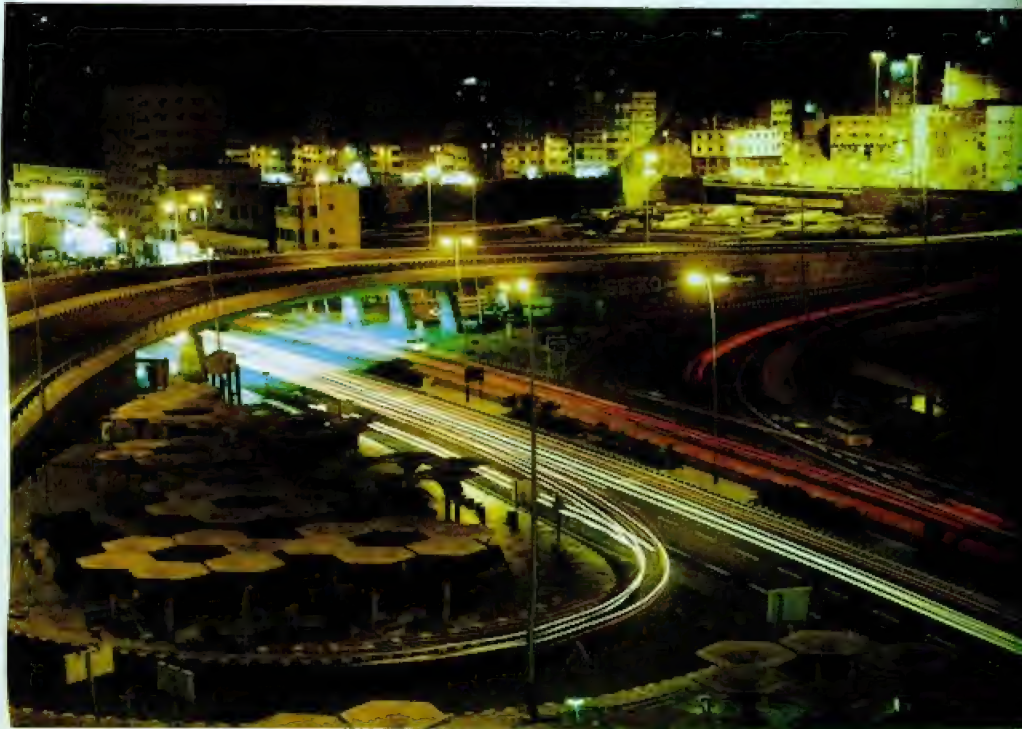
مکہ مکرمہ کی سڑکیں، پل، روشنی کے پول اور سبزہ
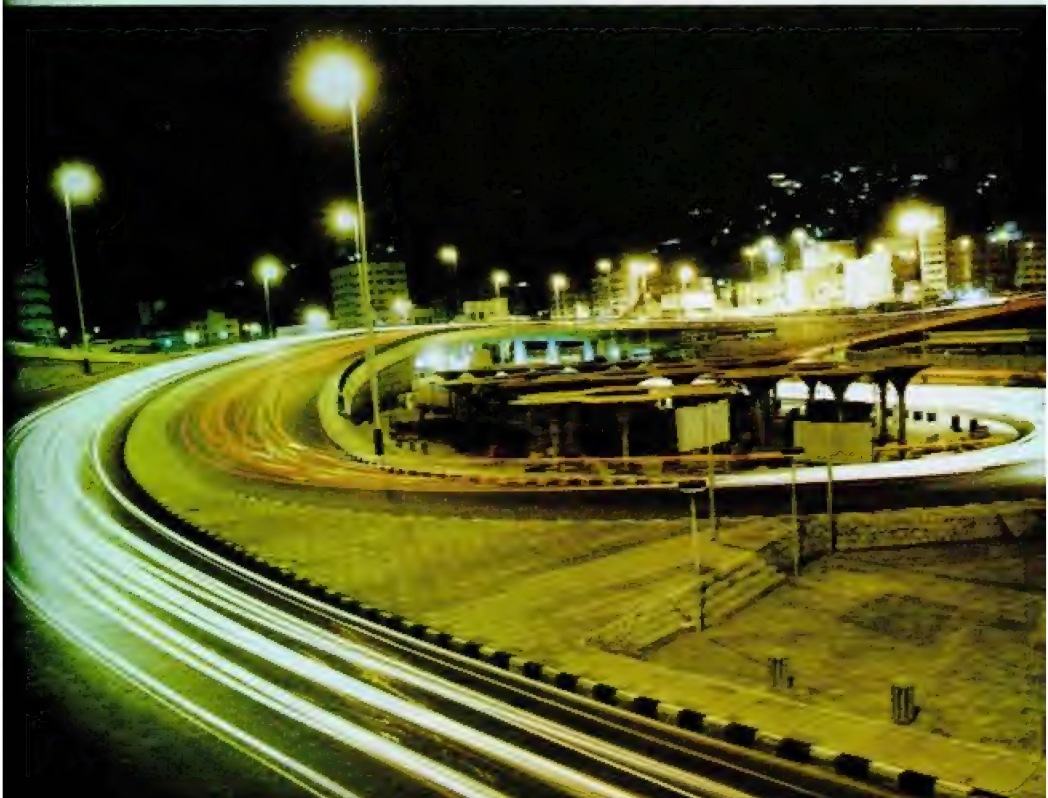
- سڑکیں اور پل۔
- عام سڑکوں کی مزید توسیع۔
- مکہ مکرمہ یا حرم مکی کے تعمیری و توسیعی منصوبے میں داخل پرانی ملکیت کا تصفیہ۔

## وزارت مواصلات

مقامات مقدسہ میں سڑکوں کی تعمیر اور ٹریفک کی سہولیات فراہم کرنے، مکہ مکرمہ مدینہ منورہ اور دیگر مشاعر مقدسہ کو ایک دوسرے کے ساتھ ملانے اور اس کے علاوہ دیگر ترقیاتی کاموں میں وزارت مواصلات بھی دوسری وزارتوں کے ساتھ مل کر کام کر رہی ہے۔

مکہ مکرمہ اور دیگر مقاماتِ مقدسہ میں کاروں اور راہ گیروں کے لئے ۵۴ ذیلی سڑکیں جن کی جملہ لمبائی ۳۰ کلو میٹر ہے بنائی گئی ہیں: ۴۴ سڑکیں کاروں اور ۴ سڑکیں راہ گیروں کے لئے مکہ مکرمہ میں اور ۶ سڑکیں راہ گیروں کے لئے دیگر مقامات مقدسہ میں۔

مکہ مکرمہ میں اس کے اہم ترقیاتی کام یہ ہیں۔

### ۱ - اندرونی شاہراہ مکہ مکرمہ دائری (رنگ روڈ)

اس سڑک کی لمبائی ۹ کلو میٹر ہے۔ اور دو طرفہ سڑک پر آنے جانے کے لیے تین تین گاڑیاں بیک وقت چل سکتی ہیں، اور ۷ مختلف جگہوں پر اہم سڑکوں کے لیے راستہ نکلتا ہے۔
اس سڑک کا اہم مقصد مسجد حرام کے قریب سے ٹریفک کو کم کرنا ہے۔ اور حرم شریف کے پاس سے گزرے بغیر شہر میں داخل ہونا ہے، خصوصاً حج کے موسم میں یہ سڑک بھیڑ میں بہت زیادہ کمی کا باعث بنتی ہے۔

### ۲ - مکہ مکرمہ کا دائری راستہ (رنگ روڈ)

اسکی لمبائی ۲۸ کلومیٹر ہے۔ جس میں متعدد سرنگیں آتی ہیں اور حرم شریف سے چار کلومیٹر کی مسافت پر ہے۔
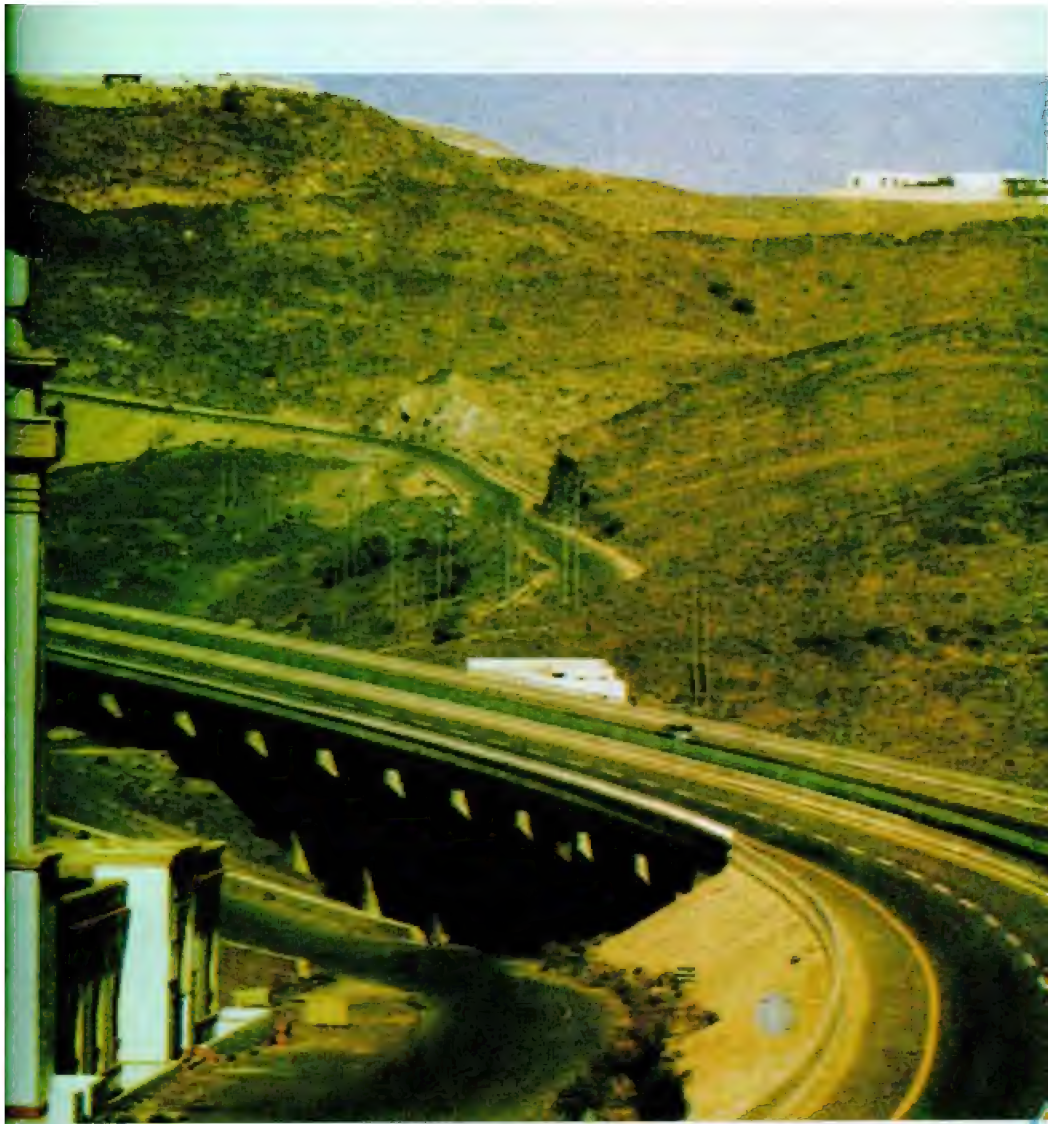
مکہ مکرمہ - کر ایکسپریس روڈ کا منظر۔ یہ سڑک مسجد کر سے ہو کر گزرتی ہے۔

یہ راستہ بھی دوطرفہ ہے اور ہر طرف تین تین گاڑیاں بیک وقت گزرتی ہیں۔ اس سے مختلف راستے نکلتے ہیں، یہیں سے منیٰ کا راستہ بھی نکلتا ہے۔ یہ راستہ جدہ سے حجاج کو مکہ مکرمہ لانے اور لے جانے میں بھی کام آتا ہے۔

### ۳- اجیاد روڈ - (السد)

اسکی لمبائی ایک کلومیٹر اور دو طرفہ ہے۔ ہر جانب بیک وقت تین گاڑیاں چلتی ہیں یہ حرم مکی سے ملا ہوا ہے۔ اس سڑک کی اہمیت اسلئے بھی بڑھ جاتی ہے کہ یہ منیٰ اور محبس الجن سرنگوں کو سیدھا حرم مکی سے ملاتی ہے۔ اور اس سے نکلنے والی ایک سڑک قصر دیوان ملکی تک جاتی ہے۔

### ۴- اجیاد سرنگ - کدی

یہ سڑک دو متوازی سرنگوں پر محیط ہے ہر ایک سرنگ کی لمبائی ۱٫۶ کلومیٹر ہے، ہر ایک سڑک پر بیک وقت دو گاڑیاں چل سکتی ہیں۔ یہ دونوں سرنگیں مکہ روڈ کے پاس کدی روڈ سے مل جاتی ہیں۔

### ۵- مکہ مکرمہ - الکر سڑک

اس کی لمبائی سات کلومیٹر ہے۔ یہ سڑک بھی دوطرفہ ہے ، اور تین تین گاڑیاں بیک وقت چل سکتی ہیں۔ دونوں راستوں کے درمیان ۲۰ میٹر چوڑی جگہ ہے ۔ یہ وادی نعمان سے گذرتی ہوئی کئی پلوں والی سڑک ہے ، جس سے کئی وادیوں کا پانی بہتا ہے۔ یہ سڑک غیر مسلموں کیلئے طائف جانے والی سڑک سے ملتی ہے۔ اس طرح طائف جانے والی گاڑیاں حجاج کی ٹریفک سے مڈ بھیڑ کیے بغیر چلتی رہتی ہیں۔

### ۶- حدود مکہ مکرمہ کی پارکنگ

امور حج کی تعلیمات کے مطابق چونکہ صرف وہی گاڑیاں مکہ مکرمہ میں داخل ہو سکتی ہیں جن میں نو سواریاں بیٹھ سکتی ہوں، اسلئے وزارت مواصلات نے مکہ مکرمہ کی حدود پر گاڑیاں ٹھہرنے کی پانچ جگہیں بنا رکھی ہیں۔ ایک جدہ شاہراہ کے پاس، دوسری اللیث شاہراہ کے پاس، تیسری الکر شاہراہ کے پاس، چوتھی شاہراہ الحویۃ کے پاس اور پانچویں شاہراہ مدینہ منورہ کے پاس ۔

ان جگہوں پر گاڑیاں حج کے اختتام تک رہتی ہیں، یہاں سایہ، پانی، متعلقہ ادارے کا دفتر، روشنی اور دوسری تمام سہولیات مہیا ہیں۔ اسی طرح یہاں سے گاڑیاں لے جانے اور لے آنے کے لئے الگ الگ راستے بنا دیے گئے ہیں۔

## ٹرانسپورٹ کمپنیاں

یہ پراجیکٹ ۴۹ سال سے جاری ہے اور اس کا مقصد حرمین شریفین اور دیگر مقامات حج میں حجاج کرام کی حفاظت اور انکے آرام کا خیال رکھنا ہے۔ اس ادارہ کی کارکردگی کی وجہ سے حجاج کرام کو کافی سہولتیں میسر ہیں۔

یہ ادارہ ۳ رجب ۱۳۷۲ ھجری بمطابق ۱۹۵۲ء میں شاہی فرمان نمبر ۱۱۵۰۱ کے تحت وجود میں آیا۔ ابتداء میں اس ادارہ کے تحت کل پانچ کمپنیاں ۱۱۹۶ گاڑیوں کے ساتھ کام کرتی تھیں۔

لیکن بعد میں بعض دوسری کمپنیوں کی شراکت سے گاڑیوں کی تعداد ۱۱۳۷۰ تک پہنچ گئی۔ جن میں مسافروں کے بیٹھنے کے لئے کل ۵۸۵،۱۰۸ سیٹیں ہیں۔ حکومت سعودیہ کی ہدایات کے تحت اس ادارے نے گاڑیوں کے بارے میں کچھ شرائط عائد کی ہیں تاکہ حجاج امن و سکون کے ساتھ سفر کر سکیں۔ بنیادی شرط یہ ہوتی ہے کہ گاڑی اچھی پوزیشن میں ہو، ایرکنڈیشنڈ ہو اور حجاج کی سہولت کا ہر سامان اس میں موجود ہو۔

ابتداء میں اس ادارہ کے تحت کام کرنے والی گاڑیوں کی تعداد مطلوبہ تعداد سے کم تھی، لیکن حکومت نے خود ۲۰۰۰ گاڑیاں خریدیں اور انہیں ٹرانسپورٹ کمپنیوں میں تقسیم کر دیا۔ جن کی قیمت پندرہ سال کی مدت میں قسطوں میں وصول کی جائے گی۔

اور اب اس ادارہ کے تحت بشمول سعودی ٹرانسپورٹ کمپنی ۱۰ کمپنیاں کام کر رہی ہیں۔ ان گاڑیوں میں پینے کے ٹھنڈے پانی اور وضوء کرنے کے انتظامات بھی کر دیے گئے ہیں۔ اس

وقت ان کمپنیوں میں ۲۰،۰۰۰ آدمی کام کر رہے ہیں جن میں ڈرائیور ٹیکنیشن اور انتظامیہ کے افراد شامل ہیں۔ دیار مقدسہ کے تمام راستوں پر ابتدائی طبی امداد کے مراکز قائم ہیں، جہاں ہر مرکز پر ۲۱۷ گاڑیاں جن میں ایمبولینس اور بسیں شامل ہیں، ہمیشہ موجود رہتی ہیں، اس کے علاوہ گاڑی ٹھیک کرنے کے ورکشاپ بھی پورے راستہ میں موجود ہیں تاکہ گاڑی خراب ہونے کی صورت میں مرمت کی جا سکے۔ اس ادارے کے تحت ساری گاڑیاں چونکہ نئی ہوتی ہیں اسلئے حج سیزن کے دوران بریک ڈاؤن کا اوسط ۰۰۳، % سے ۰۰۴، % تک ہی ہوتا ہے۔ حاجیوں کے ساتھ ہر ممکن تعاون اور سہولت کے پیش نظر حج ویزہ کے حصول کے لئے حاجی کو دو چیک پیش کرنا ہوگا، (۱) بغرض ادائیگی خدمات (۲) فیس برائے حمل و نقل۔ یہ دو چیک موسسہ طوافہ اور کار کمپنیوں کے نمائندوں کو قابل ادا ہوں گے یہ نمائندے حاجیوں کے پاسپورٹ پر ضروری اندراجات تکمیل کروائیں گے۔ یہ بات قابل غور ہے کہ یہ ساری خدمات حکومت خادم الحرمین الشریفین کی جانب سے مفت مہیا کی جاتی ہیں۔ حاجیوں کی اداشدہ رقم ان کی بنیادی ضروریات مہیا کرنے میں خرچ کی جاتی ہیں۔

## وزارت حج

وزارت حج حج سے متعلق تمام معاملات کا ذمہ دار ہونے کے باوجود تعمیر و ترقی کے پروگرام میں بھی سرگرم عمل ہے۔ اس میدان میں بھی اس نے بعض اہم کارنامے انجام دیے ہیں۔ مساجد کے تعمیری کاموں میں حصہ لینے کے ساتھ اس وزارت نے بری حجاج کیلئے ایسے اسٹیشن تعمیر کروائے ہیں جو پانی اور بجلی کی سہولیات فراہم کرنے کے علاوہ آرام و آسائش کے تمام تر لوازمات سے مزین ہیں۔ چنانچہ مکہ مکرمہ میں "ہدی" اور "عدل" مدینہ

منورہ میں "سلطانہ" اور "عنبریہ" اسکی زندہ مثالیں ہیں۔ اسکے علاوہ اس وزارت نے بری راستوں کے ابتداء سے مکہ مکرمہ تک حجاج کیلئے ریسٹ ہاؤسز کا انتظام کر رکھا ہے۔ جو وزارت مواصلات کے تعاون سے مکمل ہوا ہے۔ اسی طرح اس نے عرفات، منیٰ، مسیجید، اور وادی فاطمہ میں ایسے سایہ دار شیڈ قائم کر دیے ہے جو حاجیوں کو گرمی کے موسم میں دھوپ کی شدت سے محفوظ رکھتے ہیں۔ یہ سایہ دار شیڈ گم شدہ حاجیوں کے جمع ہونے میں بھی کام آتے ہیں جہاں سے اس کام پر مامور افراد انہیں صحیح راستے کی رہنمائی کرتے ہیں۔ اس طرح اس نے عرفات کے حدود کی واضح نشان دہی کر دی ہے تاکہ ان حدود کے اندر میں کہیں بھی قیام کیا جا سکے تاکہ حجاج کرام ان متعین کردہ شرعی حدود سے باہر نہ جائیں اسکے علاوہ اس نے منی کی سڑکوں پر انکے نام کے بورڈ لگا رکھے ہیں تاکہ حجاج بآسانی اپنی قیام گاہ تک پہنچ سکیں۔ وزارت نے حرم مکی کی حدود کو بھی واضح نشانات کے ذریعہ متعین کر دیا ہے۔ اسی طرح حجاج کی آمد پر انکے لئے استقبالیہ مراکز اور واپسی پر مختلف گروپوں میں بھیجنے کے مراکز بھی اس نے قائم کیے ہیں۔ گم شدہ حاجیوں کو صحیح جگہ پر پہنچانے کیلئے اس نے مکہ میں ایسے مراکز بھی قائم کر دئے ہیں جو پانی بجلی اور دیگر سہولیات سے مزین ہیں۔ ان مراکز کی افادیت و اہمیت کے پیش نظر مزید ایسے مراکز بھی کھولے گئے ہیں جو پہلے نہیں تھے۔

اسکے علاوہ بھی بعض دوسرے منصوبے ہیں جنہیں وزارت حج نے دوسری وزارتوں کے تعاون سے مکمل کیا ہے۔

## غلاف کعبہ تیار کرنے کا کارخانہ

غلاف کعبہ جس نوعیت کے کپڑے سے تیار کیا جاتا رہا اس میں دیباج (ریشمی) نمارق (ریشم اور اون سے تیار کردہ) اور قباطی مشہور ہیں۔

بیت اللہ شریف کے غلاف کا نمونہ جو غلاف بنانے والی فیکٹری کے شو روم میں رکھا ہوا ہے

بیت اللہ شریف کے غلاف پر آیات کریمہ کی کڑھائی کا کام

بسم الله الرحمن الرحيم لقد صدق الله رسوله الرؤيا بالحق لتدخلن المسجد الحرام إن شاء الله آمنين
حسبي الله
١٤٠٨ھ
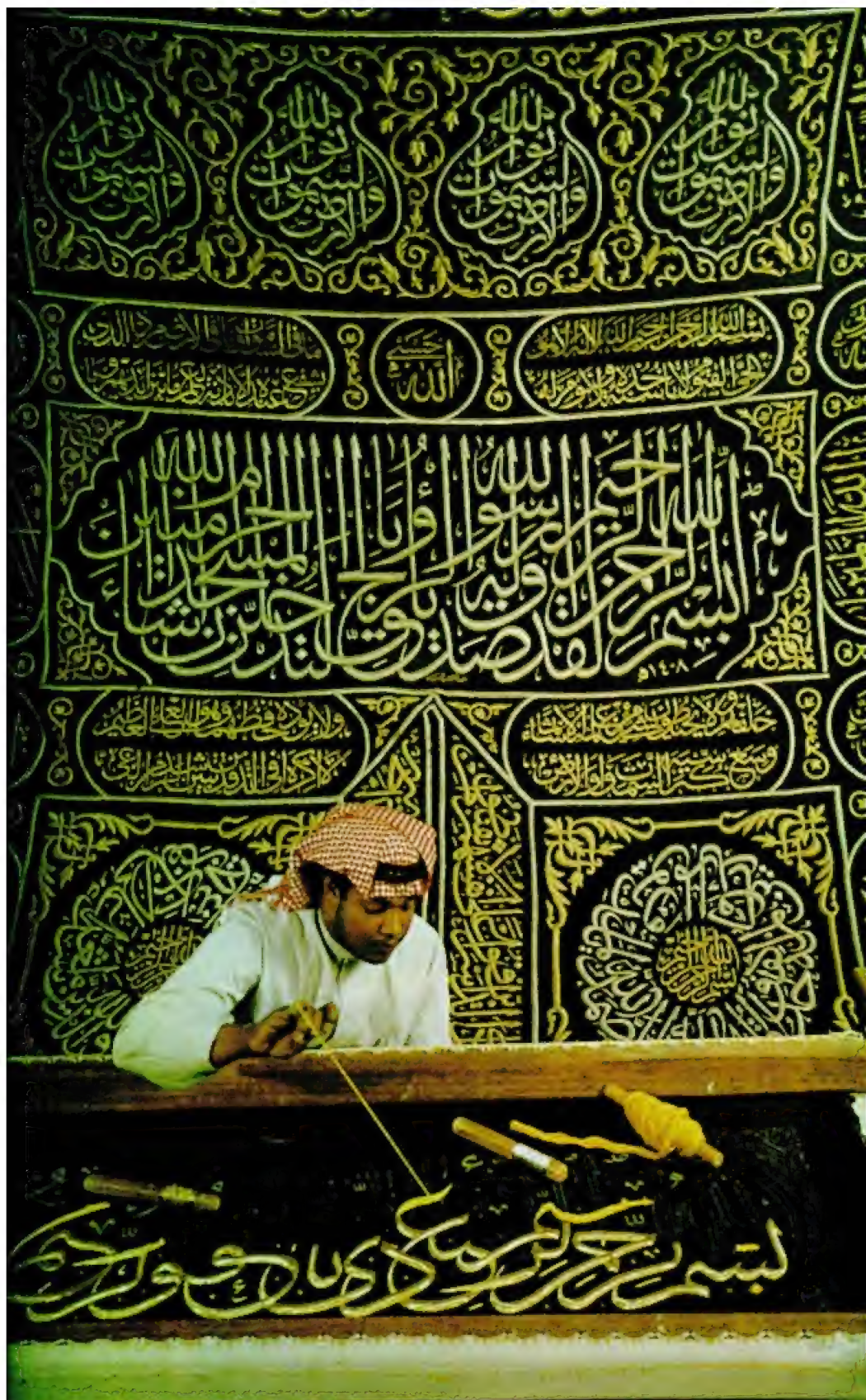
ابتداء میں تبدیلی غلاف کیلئے کوئی وقت مقرر نہیں تھا۔ کبھی سال میں ایک بار اور کبھی اسے ناقابل استعمال ہونے تک رہنے دیا جاتا۔

۸ هجری فتح مکہ کے دن جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو غلاف کعبہ تبدیل نہیں کیا۔ ایک دفعہ ایک عورت خانہ کعبہ کو عود کا دھواں لگا رہی تھی کہ ایک چنگاری غلاف کعبہ سے لگ گئی اور غلاف جل گیا اس کے بعد اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یمنی کپڑے کا غلاف لگانے کا حکم دیا۔ آپ کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی آپ کی اقتداء کی اور خانہ کعبہ پر غلاف چڑھایا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگ و جدال میں مشغولیت کے سبب نیا غلاف نہ چڑھا سکے۔

بعد کے تمام ادوار میں بھی خلفاء، امراء اور بادشاہ خانہ کعبہ کے پرانے غلاف پر نیا غلاف چڑھاتے تھے جس کی وجہ سے عمارت کو نقصان پہنچنے کا خطرہ لاحق ہو گیا۔ اسلئے خلیفہ عباسی مہدی نے صرف ایک غلاف باقی رکھنے کا حکم دیا اور باقی غلافوں کو الگ کر دیا۔ اس وقت سے لیکر آج تک یہی سلسلہ جاری ہے۔

حرمین شریفین کے ساتھ سعودی حکومت کی خاص توجہ کے پیش نظر حکومت سعودیہ کے بانی جلالۃ الملک عبدالعزیز آل سعود رحمۃ اللہ نے ۱۳۵۷ ھ میں مکہ مکرمہ میں غلاف کعبہ تیار کرنے کیلئے ایک کارخانہ کی بنیاد رکھی جس میں کام کرنے والے تمام ماہرین اور کارکن سعودی تھے۔

۱۳۹۲ هجری بمطابق ۱۹۷۲ء میں طے پایا کہ اس کام کیلئے ایک جدید کارخانہ بنایا جائے۔ چنانچہ خادم حرمین شریفین نے اسکی بنیاد رکھی اس وقت آپ وزیر داخلہ اور مجلس وزراء کے نائب ثانی تھے۔ پھر ۱۳۹۵ھ مطابق ۱۹۷۵ء میں اس کا افتتاح بھی آپ ہی نے کیا، اور اس وقت آپ ولی عہد اور مجلس وزراء کے نائب تھے۔

اب یہ کارخانہ بنائی اور رنگائی کے جدید ترین آلات سے مزین ہے۔ لیکن اس کام کو مشین کی بجائے ہاتھ سے ہی انجام دیا جاتا ہے اسلئے کہ ہاتھ کی کاریگری ایک انسانی کمال اور فنی ورثہ تصور

کیا جاتا ہے۔

غلاف کی لمبائی ۱۴ میٹر ہے،اور اس کے اوپر والے ایک تہائی حصہ میں غلاف کو باندھنے والی ڈوری ہوتی ہے جس کی چوڑائی ۹۵ سنٹی میٹر ہوتی ہے اور اس پر چاندی پر پالش کئے ہوئے سونے سے قرآنی آیات لکھی جاتی ہیں۔ اس ڈوری کی لمبائی ۴۷ میٹر کے قریب ہوتی ہے جو ۱۶ ٹکڑوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔

ڈوری والے حصہ کے تھوڑا سا نیچے اسلامی آرٹ (خطاطی) میں سورت اخلاص اور چھ قرآنی آیات الگ الگ مربع شکل میں لکھی جاتی ہیں۔ بیچ والے حصہ میں چند اسلامی عبارتیں درج ہوتی ہیں۔ یہ آیات خط ثلث میں لکھی جاتی ہیں جو عربی میں سب سے زیادہ خوبصورت خط ہے۔

کعبہ کے دروازے کا غلاف جسے "برقع" کے نام سے جانا جاتا ہے عمدہ اور نفیس قسم کے کالے ریشم سے بنایا جاتا ہے۔ اسی رنگ کا پورا غلاف بھی ہوتا ہے۔ لیکن اس کی عمدہ اور جاذب نظر ترتیب و کتابت اس کو دوسرے حصے سے ممتاز بنا دیتی ہے۔ ان آیات کے نیچے اسی خط اور اسی انداز میں یہ عبارت درج ہوتی ہے

یعنی یہ غلاف مکہ مکرمہ میں تیار ہوا اور خادم حرمین کی طرف سے اسے خانہ کعبہ کو بطور تحفہ پیش کیا گیا۔ اللہ تعالی اس کو قبول فرمائے۔

اس عمدہ اور نفیس انداز میں تیار شدہ ایک غلاف پر ۱۷,۰۰۰,۰۰۰ ریال خرچ ہوتا ہے۔

آیات و کلمات سے اسطرح مزین غلاف کعبہ سعودی عہد کی ایک یادگار بھی ہے۔ تاریخ میں اس انداز کا غلاف کعبہ کبھی بھی نہیں بنایا گیا تھا۔

## مکہ مکرمہ پر ایک نظر عام

اس سے پہلے کہ آپ طواف قدوم (مکہ آنے کے فوراً بعد جو طواف کیا جاتا ہے اسے طواف قدوم کہتے ہیں) کیلئے حرم مبارک میں داخل ہوں آیئے ہم آپکو مکہ مکرمہ سے متعلق بعض ایسی باتیں بتاتے چلیں جس کا ذکر اب تک نہیں ہو سکا ہے۔

اسلام کی آمد سے اب تک مکہ مکرمہ علم و علماء کا ایک عظیم مرکز اور فکر اسلامی کا ایک عظیم مینار رہا ہے۔

یہاں کے علمی میناروں میں سب سے پہلا مینار جامع ام القری ہے یہ سعودیہ کی آٹھ بڑی یونیورسٹیوں میں سے ایک ہے جسکی شاخیں پورے ملک میں پھیلی ہوئی ہیں۔ یہ یونیورسٹی، شریعت اسلامیہ کالج، عربی لغت کالج، ایجوکیشن کالج طائف، ایجوکیشن کالج، انجینیرنگ اور سائنس کالج پر مشتمل ہے۔ ان کالجوں میں طلباء اور طالبات کیلئے پچاس سے زیادہ مختلف علوم میں اختصاص کے ڈیپارٹمنٹ ہیں۔ اس یونیورسٹی کے تحت جو انسٹیٹیوٹ اور سنٹر کام کر رہے ہیں ان میں سے بعض اہم مراکز یہ ہیں:

(۱) عربی زبان سے ناواقف طلباء کیلئے مستقل مرکز۔
(۲) تعلیم و تربیت
(۳) اسلامی تحقیقاتی اور اسلامی ورثہ کا مرکز۔
(۴) انگریزی زبان کا انسٹیٹیوٹ۔
(۵) حج سے متعلق ریسرچ کا مرکز۔
(۶) اسلامی تعلیم۔
(۷) انجنئیرنگ مرکز۔
(۸) ہارَ سنٹر برائے اسلامی تعلیم۔

یونیورسٹی کا کل ایریا ۱۵,۰۰۰,۰۰۰ مربع میٹر ہے۔

- ابتداء میں پینے کا پانی کنویں سے نکالا جاتا تھا۔ لیکن بڑھتی ہوئی آبادی اور حجاج و زائرین کی کثرت مشینوں سے پانی حاصل کرنے کا سبب بن گئی۔ سعودی عرب کھارے پانی کو قابل استعمال بنانے اور اسے دیگر شہروں تک پہنچانے میں منفرد حیثیت رکھتا ہے۔ اسلئے بحر احمر کے ساحل پر "شعیبہ" میں پانی صاف کرنے کا کارخانہ لگایا گیا جو ۱۱۳,۵۰۰ کیوبک میٹر پانی صاف کرتا

ہے۔ اس سے تیار ہونے والا میٹھا پانی مکہ مکرمہ کی پوری آبادی کیلئے کافی ہوتا ہے۔

اب آیئے ہم آپکو روئے زمین کی سب سے مقدس و متبرک جگہ مسجد حرام لے چلتے ہیں اور طواف قدوم کرتے ہیں۔

# شرعی احکام

# احرام کی حالتیں

حج میں احرام باندھنے کی تین صورتیں ہیں۔

تمتع: ایام حج میں عمرہ کی نیت سے احرام باندھا جائے اور اس سے فارغ اور حلال (احرام اتارنا) ہونے کے بعد اسی سال حج کا احرام باندھ لے۔ ایسے لوگوں پر قربانی کا جانور "ھدی" یا دس دن کا روزہ ضروری ہو جاتا ہے۔ ان میں سے تین روزے ایام حج میں اور سات روزے گھر لوٹنے کے بعد رکھنا ہوں گے۔

افراد: صرف حج کی نیت سے احرام باندھا جائے اور اس سے فارغ ہونے کے بعد اگر اس سے پہلے کبھی عمرہ نہیں کیا ہو تو "عمرۃ الاسلام" کر لے۔



قران: حج اور عمرہ دونوں کی نیت سے احرام باندھے اور عمرہ کرنے کے بعد حلال نہ ہو (یعنی احرام نہ اتارے) یا یہ کہ عمرہ کا احرام باندھے اور طواف شروع کرنے سے پہلے حج کی بھی نیت کر لے ایسے شخص پر ھدی کا جانور یا دس دن کے روزے ضروری ہو جاتے ہیں ان میں سے تین روزے ایام حج میں اور سات روزے گھر لوٹنے کے بعد رکھنا ہوں گے) احرام باندھتے وقت ناپسندیدہ بال اتارنا، ناخن کاٹنا، غسل کرنا اور دو رکعت نماز ادا کرنی مستحب ہے۔ خواتین بھی

مردوں کی طرح سارے کام کریں گی مگر وہ غیر سلا کپڑا نہیں پہنیں گی۔

## طواف کی نیت

دو رکعت نماز ادا کرنے کے بعد جو چاہیں دعا کریں اور احرام کی نیت کریں۔

## تلبیہ

دو رکعت نماز پڑھنے اور احرام باندھنے کے بعد بلند آواز سے تلبیہ پڑھنا مستحب ہے۔ لیکن عورت اتنی آواز سے کہے جسے وہ خود سن سکے، اس سے زیادہ آواز بلند کرنا عورت کے لئے درست نہیں ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور فرمایا کہ اپنے ساتھیوں سے کہو کہ تلبیہ میں اپنی آوازیں بلند کریں اسلئے کہ یہ علامات حج میں سے ہے۔ تلبیہ کے الفاظ یہ ہیں:

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ . لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ .
اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ . لَا شَرِيْكَ لَكَ .

میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں، بے شک تمام تعریفیں اور نعمتیں اور بادشاہت تیرے ہی لئے ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔

دوسری دعاؤں کے ساتھ ساتھ حاجیوں کو تلبیہ بکثرت پڑھتے رہنا چاہئے۔

## ارکان حج

ارکان کا مطلب یہ ہے کہ حج یا عمرہ ان کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتا۔ ارکان یہ ہیں

(۱)احرام (۲) عرفات میں ٹھہرنا (۳) طواف افاضہ (۴) صفا مروہ کے درمیان چکر لگانا (۵) سر کے بال منڈوانا یا کترانا۔

# ارکان عمرہ

## عمرہ کے ارکان یہ ہیں

(۱) احرام (۲) طواف (۳) صفا اور مروہ کے درمیان چکر لگانا (۴) سر کے بال منڈوانا یا کترانا۔

## واجبات حج و عمرہ

واجب اور رکن تقریباً ایک ہی ہے فرق صرف یہ ہے کہ واجب کو چھوڑ دینے پر فدیہ ادا کر دینے سے حج اور عمرہ پورا ہو جائے گا لیکن رکن کو چھوڑنے سے حج باطل ہو جائے گا۔

## حج کے واجبات یہ ہیں

(۱) میقات سے احرام باندھنا۔

(۲) مزدلفہ میں رات گزارنا۔

(۳) کنکریاں مارنا۔

(۴) ایام تشریق (دس، گیارہ، بارہ ذوالحجہ) کی دو راتیں منیٰ میں گزارنا۔

(۵) طواف الوداع کرنا

عمرہ کے واجبات میں یہ ہے کہ میقات سے احرام باندھا جائے۔

اور اگر مکہ مکرمہ میں رات گزارنا ہے تو طواف الوداع کرنا۔

# احرام کی سنتیں

احرام کی سنتیں یہ ہیں

(۱) غسل کرنا (۲) خوشبو لگانا (۳) دو رکعت نماز پڑھنا

# بیت اللہ شریف

اللہ تعالی قرآن مجید میں فرماتا ہے:

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِّلْعَالَمِينَ ﴿٩٦﴾

ترجمہ: بے شک سب سے پہلے جو گھر لوگوں کی (عبادت) کے لیے بنایا گیا وہی ہے جو مکہ میں ہے۔ برکت والا اور سارے جہاں کو ہدایت کرنے والا۔

اللہ تعالی نے مسجد حرام کو اس نام سے پندرہ مرتبہ ذکر کیا ہے اور اسکے علاوہ دوسرے ناموں سے بھی یاد کیا ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس گھر کو کتنا تقدس اور جلال حاصل ہے۔ اور اسے کتنے احترام و تکریم کے انداز میں ہمیں محسوس کرنا چاہیے۔

اللہ کے نبی ابراہیم علیہ السلام اور انکے صاحبزادے اسماعیل علیہ السلام نے اس گھر کی تعمیر کے سلسلہ میں اللہ کے فرمان کا اعلان کیا۔

اس وقت لوگ اس گھر کی عظمت و ہیبت کے پیش نظر اس سے بہت دور گھاٹیوں اور غاروں میں اپنا گھر بناتے تھے۔ قصیٰ بن کلاب کے زمانہ میں اس سے قریب گھر بنانے کی اجازت دی گئی جس کے بعد لوگ اس طرح ٹوٹ پڑے کہ ایک چھوٹی سی جگہ کے علاوہ خانہ کعبہ کے گرد کوئی جگہ باقی نہ رہی جسے بعد میں مطاف کے نام سے جانا گیا۔ لوگوں نے اس بات کا خیال رکھا کہ اپنا اپنا گھر دائرہ کی شکل میں تعمیر کریں تاکہ اس مربع خانہ خدا سے مشابہت نہ ہو سکے اور گھروں کی بلندی خانہ خدا سے زیادہ نہ ہو سکے۔ نیز ہر دو گھروں کے درمیان ایک ایسا راستہ بنا لیا جو مطاف تک جاتا ہو۔

اسلام سے قبل خانہ کعبہ اسی حالت میں باقی رہا اسلئے کہ اس وقت طواف سے زیادہ کوئی چیز نہیں ہوتی تھی۔ اور طواف کرنے والے بھی سب عرب ہی ہوتے تھے اسلئے چار دیواری یا توسیع کی بھی ضرورت نہیں تھی۔

عہد نبوت اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں بھی خانہ کعبہ اسی حالت پر برقرار رہا۔ خلیفہ ثانی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں جب بکثرت لوگ اسلام میں داخل ہونے لگے تو اسکی توسیع کی ضرورت محسوس کی گئی۔ آپ نے خانہ کعبہ سے متصل تمام مکانات خریدے اور ان کو توڑ کر حرم میں داخل کر دیا۔ اسکے علاوہ چاروں جانب دیوار بنائی اور دیواروں میں مختلف دروازے لگائے اور رات کے وقت دیواروں پر چراغ جلانے کا حکم دیا۔ آپ پہلے وہ شخص ہیں جنہوں نے خانہ کعبہ میں دروازہ بنایا اور اس میں چراغ روشن کئے۔ پھر اس کے بعد متعدد خلفاء، امراء اور بادشاہوں نے اس میں اضافہ کیا۔ بعض حصوں میں ترمیم کی یا بعض حصوں کی نئی تعمیر کرائی۔ اس کی تفصیل ذیل میں ہے۔

١ - ۷ ھجری میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اضافہ کیا۔

٢ - حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ۲۶ ھجری میں اضافہ کیا۔ آپ نے مسجد پر پہلی مرتبہ چھت ڈلوائی۔

٣ - ٦٦ ھجری میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے مسجد میں اضافہ کیا، اس سے پہلے ٦٤ ھجری میں آپ نے خانہ کعبہ کو از سر نو تعمیر کروایا۔

۴ - ۹۱ ھجری میں ولید بن عبدالملک نے اضافہ کیا۔ آپ نے بھی اس کی از سر نو تعمیر کروائی ساج لکڑی کی چھت ڈلوای۔ شام اور مصر سے سنگ مرمر منگوایا اور سنگ مرمر سے ستون بنوایا۔ آپ پہلے خلیفہ ہیں جنھوں نے مسجد میں ستون بنوایا۔

۵ - ۱۳۹ھجری میں ابو جعفرالمنصور نے مسجد میں اضافہ کیا۔ اور مسجد کو منقش و مزین کیا۔

۶ - ۱۶۰ھ میں عباسی خلیفہ مہدی جب حج کرنے آئے تو دیکھا کہ مسجد نمازیوں کے لئے تنگ ہو رہی تھی۔ تو انہوں نے شمال اور مشرق کی جانب سے مزید اضافہ کرنے کا حکم دیا۔ اس وقت خانہ کعبہ جنوب کی طرف سے تنگ ہو رہا تھا چنانچہ ۱۶۴ھجری میں جب وہ دوسری بار حج کے لئے آئے تو جنوب سے بھی توسیع کا حکم دیا تاکہ کعبہ مسجد کے وسط میں ہو جائے۔ موسیٰ الھادی نے اپنے باپ مہدی کے بعد یہ کام مکمل کروایا جو ۱۶۷ھجری میں پایہ تکمیل کو پہنچا۔

۷ -۲۸۴ ھجری میں عباسی خلیفہ معتضد باللہ نے بعض ترامیم و اضافہ کے ساتھ از سر نو مسجد تعمیر کروائی اور ایک دروازے کا اضافہ بھی کیا جو "باب الزیارہ" کے نام سے معروف ہے۔

۸ - ۳۰۶ ھجری میں عباسی خلیفہ مقتدرباللہ نے مزید اضافہ کیا۔ یہ اضافہ "باب ابراہیم" کے نام سے معروف ہے۔

اسکے بعد اضافہ کا کام رک گیا اور بعد میں آنے والے خلفاء اور بادشاہوں نے اسی کی تزئین، مرمت وغیرہ پر ہی اکتفا کیا۔

۸۰۴ ھجری میں مسجد میں آگ لگ گئی جس سے مسجد کا ایک حصہ منہدم ہو گیا۔ پھر سیلاب آیا تو یہ آگ مزید بھڑکنے سے رک گئی اور بجھ گئی۔ پھر مصر کے حاکم سلطان فرج بن برقوف نے منہدم حصہ کو بہترین شکل میں بنانے کا حکم دیا۔

۹ - ۹۷۹ ھجری میں سلطان سلیم عثمانی کو یہ خبر ملی کہ مسجد کی عمارت متاثر ہو رہی ہے تو انہوں نے پوری مسجد کو دوبارہ بنانے کا حکم دیا۔ چنانچہ چھت کو گنبد (جو کہ عثمانی طرز عمارت کا نمونہ ہے) کی شکل میں اور پوری مسجد کو بہترین انداز میں تعمیر کیا گیا۔ سلطان سلیم کی وفات کے بعد باقی کام ان کے لڑکے سلطان مراد نے پورا کیا جو ۹۸۴ھ میں پایہ تکمیل کو پہنچا۔

مقتدر باللہ کے اضافے کے بعد ترمیم و تجدید کے سوا کوئی اضافہ نہیں کیا گیا اور مسجد ۱۰۶۹

هجری تک بغیر کسی اضافہ کے رہی۔ جسکی وجہ سے آبادیاں مسجد سے اس طرح مل گئیں کہ (صفا مروہ) سعی کرنے کی جگہ مسجد سے الگ اور آبادی سے متصل ہو کر رہ گئی اور درمیان میں ایک مختصر سا راستہ رہ گیا جس کے دونوں جانب مکانات اور دوکانیں تھیں۔

## سعودی توسیعات

حرمین شریفین اور مقامات مقدسہ کی خدمت و اہتمام اور مہمانان خدا کے آرام و سکون کیلئے بانی حکومت، جلالۃ الملک عبدالعزیز آل سعود رحمہ اللہ نے ہر ممکن جدوجہد کی جب آپ نے یہ دیکھا کہ حرمین شریفین نمازیوں کیلئے تنگ ہو گیا ہے۔ اور اس میں ترمیم و توسیع کی ضرورت ہے تو ۱۳۶۸ ھجری میں آپ نے مسلمانان عالم کو یہ خوشخبری سنائی کہ "وہ حرمین شریفین کو وسعت دینے کا عزم کر چکے ہیں جس کی ابتداء حرم نبوی سے کی جائے گی۔
چنانچہ اسکی تکمیل کے بعد ۱۳۷۵ ھجری مطابق ۱۹۵۵ء (۴) ربیع الثانی کو مکہ مکرمہ میں مسجد حرام کی توسیع کا سب سے پہلا سعودی منصوبہ عمل میں لایا گیا، یہ جلالۃ الملک سعود بن عبدالعزیز آل سعود کا زمانہ تھا۔ منصوبہ بندی اور ابتدائی مراحل کے تمام کام ایک ہی بار شروع کر دیے گئے تاکہ حج کی آمد سے پہلے صفا اور مروہ کی جدید عمارت مکمل کی جا سکے۔ بلکہ مشرقی جانب (صفا کی طرف) اور جنوبی جانب (صفا کے مغربی طرف) سے لیکر باب ام ہانی تک تعمیر کی ابتداء کر دی گئی۔

۲۳ شعبان ۱۳۷۵ ھجری میں ابتدائی اور تمہیدی کام ختم کر لئے گئے اور اسکے بعد بلڈنگ کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ اس سال کا سب سے اہم کارنامہ یہ ہے کہ صفا اور مروہ کی جانب سے ٹریفک اور دکانیں وغیرہ ختم کر دی گئیں اور اس کو نئے سرے سے تعمیر کیا گیا۔ اسطرح تقریباً ایک ہزار سال کے بعد پہلی مرتبہ حجاج کو یہ راحت ملی کہ دکانوں اور راستہ چلنے والے مسافروں سے مزاحمت کئے بغیر انہوں نے صفا اور مروہ کی سعی کی۔

"بیت اللہ شریف میں حجاج کرام صفا اور مروہ کے درمیان بڑے آرام و سکون سے سعی کرتے ہوئے"

# سعی کرنے کی جگہ

حجاج کی بڑھتی ہوئی تعداد کو دیکھتے ہوئے سعودیہ کی پہلی توسیع میں صفا اور مروہ کی درمیانی جگہ کو دو منزلہ بنایا گیا۔

صفا اور مروہ کی درمیانی مسافت ۳۹۴,۵ میٹر اور چوڑائی ۲۰ میٹر ہے۔ پہلی منزل کی بلندی ۱۲ میٹر اور دوسری منزل کی باندی ۹ میٹر ہے۔ اس دو منزلہ عمارت کا صرف یہی فائدہ نہیں ہے کہ سعی کرنے میں آسانی پیدا ہو گئی ہے بلکہ دوسرا اہم فائدہ یہ بھی ہے کہ نمازیوں کی ایک بڑی تعداد اس میں نماز بھی پڑھتی ہے۔ صفا اور مروہ کی درمیانی جگہ کو دو منزلہ بنانے کیلئے شرعی طور پر پہلے علماء سے فتویٰ حاصل کیا گیا، پھر تعمیر شروع ہوئی۔

صفا اور مروہ کے درمیانی حصے کو ایک ہلکی اور مختصر دیوار کے ذریعہ دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے ایک جانب کے لوگ صفا کی طرف جاتے ہیں اور دوسری جانب کے لوگ مروہ کی جانب چلتے ہیں نیز اس مختصر دیوار کے ساتھ ایک اور دیوار کے ذریعہ دونوں طرف آنے اور جانے کیلئے چھوٹا سا راستہ بنا دیا گیا ہے جس میں معذور اور مجبور لوگ سعی کرتے ہیں۔ اس طرح صفا اور مروہ دونوں جانب اوپر جانے کیلئے سیڑھیاں بنائی گئی ہیں یہ سیڑھیاں دو طرفہ ہیں یعنی ایک آنے کیلئے اور دوسری جانے کیلئے۔

سعی کرنے کی دوسری منزل۔ بیت اللہ شریف کی پہلی سعودی توسیع کے دوران تعمیر ہوئی

مسجد کے مشرقی جانب میں صفا اور مروہ سے نکلنے کیلئے ۱۶ دروازے بنائے گئے ہیں۔ دوسری منزل پر بھی صفا اور مروہ کے راستے حرم میں آنے کیلئے دو دروازے ہیں۔ ایک صفا کے پاس اور دوسرا مروہ کے پاس۔ یہ دونوں دروازے سطح زمین سے اتنی ہی بلندی پر ہیں جتنی بلندی پر اندر نمازیں پڑھی جاتی ہیں۔ مسجد کے اندرونی حصہ سے صفا اور مروہ کی دوسری منزل پر جانے کیلئے بھی دو سیڑھیاں ہیں۔ ایک باب صفا کے پاس اور دوسری باب السلام کے پاس۔

سیلاب سے مسجد کو بچانے کیلئے ایک خاص ڈرینج (چھوٹی نہر) بنائی گئی ہے جو شارع قشاشیہ کے جنوبی جانب زمین کے اندر سے ہوتی ہوئی صفا اور شارع جدید تک چلی جاتی ہے۔ اس چھوٹی نہر کی چوڑائی پانچ میٹر اور سطح زمین سے بلندی چار اور چھ میٹر کے درمیان ہے۔ اسطرح سیلاب کے اس پانی کو جو کبھی کبھی صفا اور مروہ کے درمیان اور مسجد میں آ جاتا تھا اس نالی کے ذریعہ دوسری طرف منتقل کر دیا گیا ہے۔

## مسجد میں دیواروں میں لگے ہوئے پتھر

سعودیہ کی پہلی توسیع میں مسجد کی ساری دیواریں اور فرش عمدہ قسم کے سنگ مرمر سے بنائے گئے، ستونوں اور چھتوں کو منقش پتھروں اور عمدہ اسلامی آرٹ سے تیار کیا گیا۔ اس پورے تعمیری پروگرام میں جتنے بھی پتھر استعمال ہوئے سب کے سب مکہ مکرمہ کے قریب چند پہاڑوں سے لائے گئے۔ اور ان کو کاٹنے اور ان پر نقش و نگار بنانے کے لیے ایک خاص کارخانہ قائم ہوا جہاں ان کو کانٹ چھانٹ اور منقش کرنے کے بعد استعمال کے قابل بنایا گیا۔ مشینوں پر تیار کئے گئے یہ پتھر جدہ میں بنائے جاتے تھے اور پھر گاڑیوں کے ذریعے مکہ لائے جاتے تھے۔

سعودی توسیع کے اس پہلے مرحلہ میں تقریباً ۱۲۲,۰۰۰ مربع میٹر سنگ مرمر استعمال ہوا۔

## خانہ کعبہ کی ترمیم و تجدید

توسیع کے پہلے مرحلہ میں کام کرتے ہوئے یہ دیکھا گیا کہ جگہ جگہ چھتوں اور دیواروں میں دراڑ آ

گئے ہیں اور اس کی وجہ یہ تھی کہ حرارت، بارش اور امتداد زمانہ کے ساتھ چھت کے نیچے لگی ہوئی لکڑیاں کمزور پڑ گئی تھیں۔ اسلئے کہ اس سے پہلے جو ترمیم کی گئی تھی اس پر چھ سو سال کا زمانہ گزر گیا تھا۔

جب یہ بات جلالۃ الملک سعود بن عبدالعزیز آل سعود کو بتائی گئی تو آپ نے فوراً خانہ کعبہ کی تجدید و ترمیم کا حکم دیا۔ ۱۸ رجب ۱۳۷۷ ھجری بمطابق ۱۹۵۷ء میں اس کام کیلئے ایک کانفرنس بلائی گئی جس میں سعودی عرب اور عالم اسلام سے مختلف نمائندے حاضر ہوئے۔ کعبہ کی اس تجدید و ترمیم میں دو مہینہ سے بھی کم مدت صرف ہوئی ۔ کام مکمل ہو جانے پر ۱۱ شعبان ۱۳۷۷ ھجری کو اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔

خانہ کعبہ کی بنیاد سے لیکر اس زمانے تک کی یہ تیرھویں تجدید و ترمیم تھی جو عمل میں آئی۔

## مسجد حرام کے دروازے

سعودیہ کی پہلی توسیع میں اس بات کا خیال رکھا گیاکہ مسجد کے پرانے دروازے اور انکے نام اسی طرح برقرار رکھے جائیں اور ان کے علاوہ علیحدہ مزید دروازوں کا اضافہ کر دیا جائے۔ چنانچہ اضافے کے بعد اب دروازوں کی مجموعی تعداد ۵۱ ہو گئی جس میں تین دروازے صدر دروازہ کی حیثیت رکھتے ہیں اور وہ ہیں باب الملک عبدالعزیز، باب العمرہ، اور باب السلام۔ ان میں سے ہر دروازہ کے اوپر دو دو مینار بنے ہوئے ہیں اور ہر ایک مینار کی بلندی ۹۲ میٹر اور بنیاد ۷ × ۷ میٹر چوڑی ہے۔ پھر ان میں سے ہر ایک مینار کے اوپر پانچ میٹر اور ساٹھ سنٹی میٹر لمبے عمود کے سہارے ایک چاند بنا ہوا ہے۔ یہ چاند خالص سونے سے پالش کئے ہوئے تانبے سے بنایا گیا ہے۔ ساتواں مینار باب الصفا کے اوپر واقع ہے اور اسکے ساتھ میں ایک گول گنبد بنا ہوا ہے۔ پھر اس گنبد پر ۳۵ میٹر قطر کا ایک دوسرا گنبد ہے۔ اس گنبد کے اندرونی حصہ کو قرآن کریم کی مختلف آیتوں سے منقش کیا گیا ہے اور اس پر بھی دوسرے میناروں کی طرح چاند بنا ہوا ہے۔ اسی طرح چاہ زمزم کے پاس بھیڑ کو کم کرنے کیلئے تینوں بڑے دروازوں کے ساتھ پانی پینے کی دو بڑی سبیلیں لگائی گئی ہیں جن میں پانی براہ راست زمزم کے کنویں سے آتا ہے۔
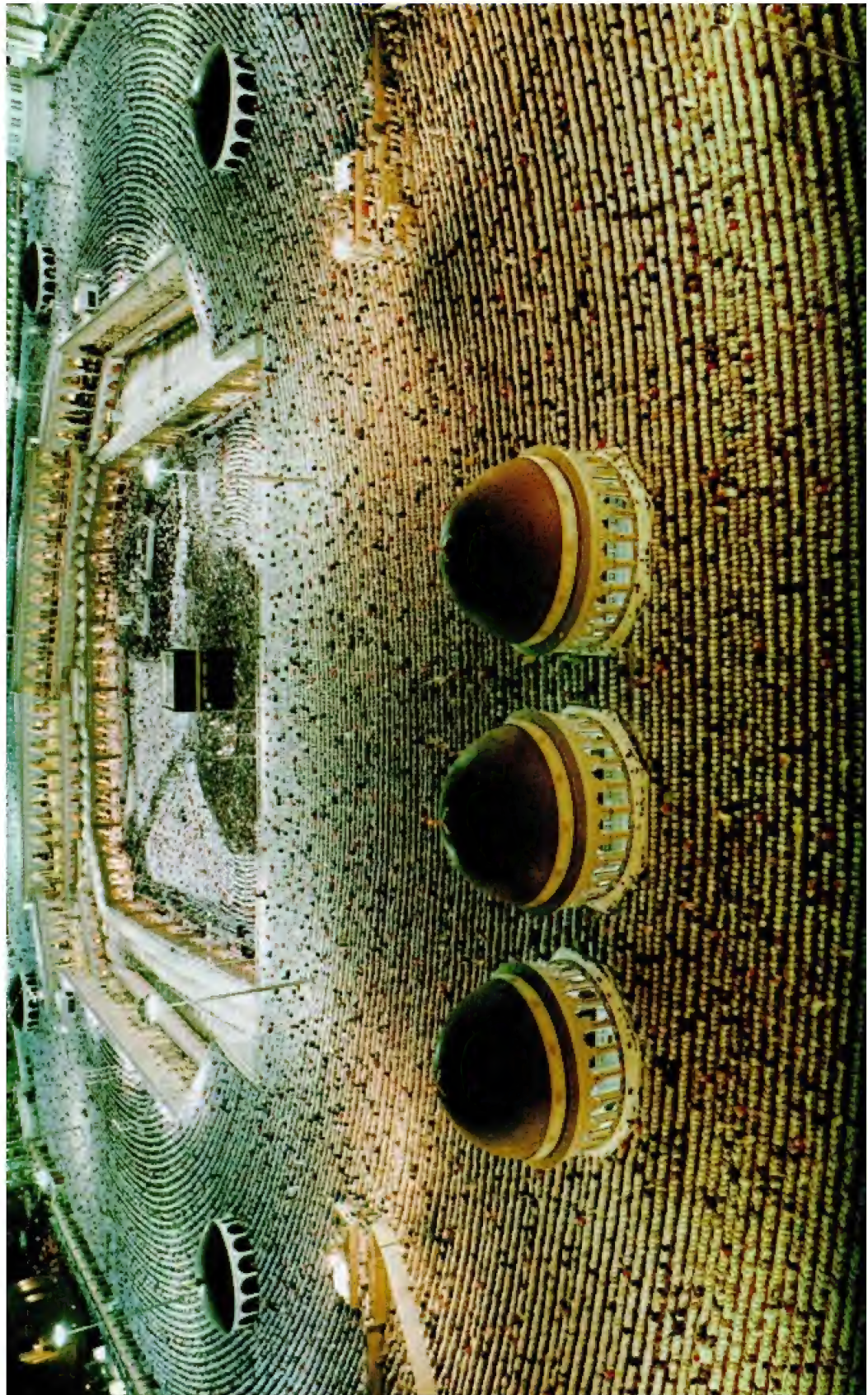
* پہلی توسیع کے بعد مسجد کا صحن اور چھت اتنا کشادہ ہو گیا کہ پانچ لاکھ نمازی نماز ادا کر سکتے تھے۔

* پہلی توسیع سے پہلے مسجد کا کل ایریا ۲۷,۰۰۰ مربع میٹر تھا لیکن توسیع کے بعد اب وہ ۱۸۰,۰۰۰ مربع میٹر ہو گیا۔ گویا کہ ۱۵۳,۰۰۰ مربع میٹر کا اضافہ ہوا۔

* زمین کی کھدائی اور دیگر توڑ پھوڑ کا حجم ۱,۲۸۲,۹۱۸ مکعب میٹر رہا۔

* توسیع کے اندر آنے والے مالکان اراضی و بلڈنگ کو جو رقم دی گئی اسکی مقدار ۴۰۰,۰۰۰,۰۰۰ ریال تھی۔

* پہلی توسیع میں جو مکمل خرچ سامنے آیا اسکی مقدار ۸۰۰,۰۰۰,۰۰۰ ریال تھی۔

## طواف کی جگہ اور مقام ابراہیم

ایام حج یا غیر ایام حج میں بھی مطاف میں طواف کرنے والوں کو کافی دقت محسوس ہوتی تھی۔
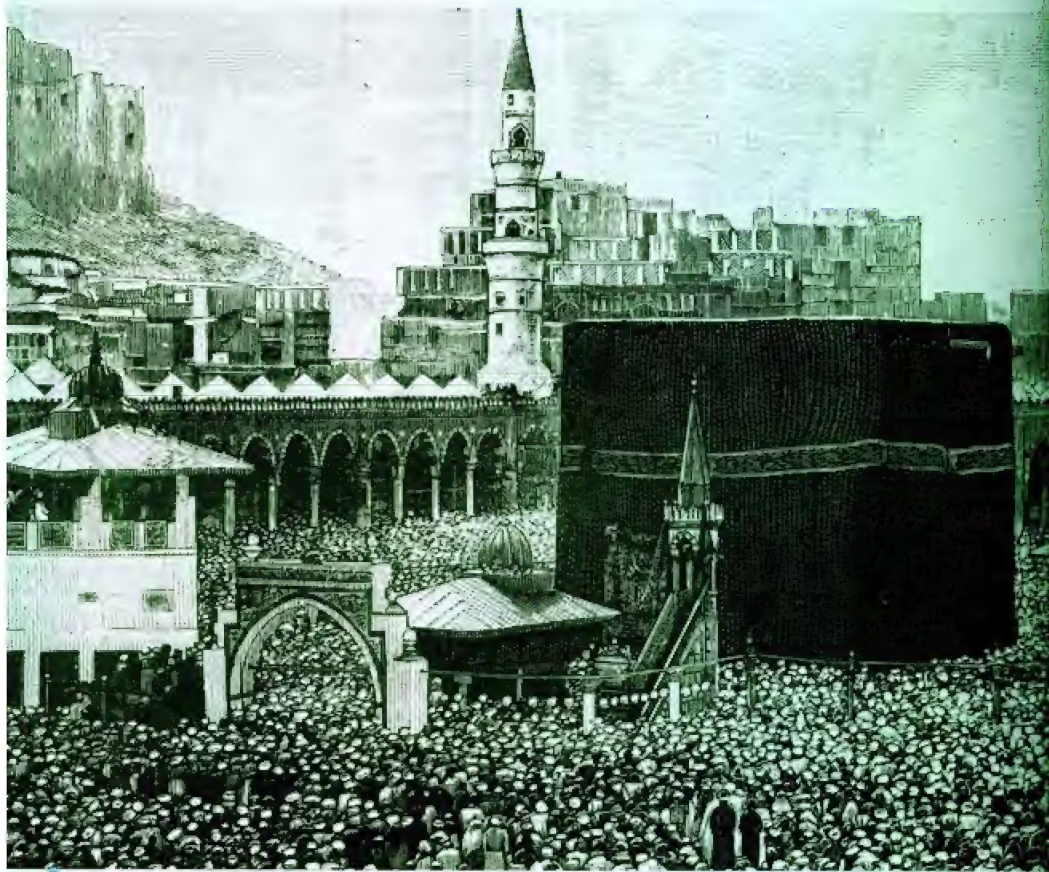
لکڑی کے ٹکڑے پر منقش تقریباً سو سال پرانی بیت اللہ شریف کی تصویر میں حرم شریف کا صحن اور کعبہ مشرفہ نظر آرہے ہیں۔ اس کے علاوہ باب شیبہ، مقام ابراہیم، منبر اور چاہ زمزم کی عمارت بھی نظر آرہی ہے۔ حرم کے قریب ان تعمیرات کی وجہ سے طواف کرنے کی جگہ بڑی کم تھی، طواف کرنے والوں کو بڑی مشکل ہوتی تھی۔ اب منبر اور چاہ زمزم کو پیچھے منتقل کر دیا گیا ہے، باب شیبہ کو ختم کر دیا گیا ہے۔ مقام ابراہیم کی عمارت کو ختم کر کے مقام ابراہیم کو کریسٹل کے خوبصورت خول میں بند کر کے اس کی جگہ پر رکھا گیا ہے۔ جس کے نتیجے میں طواف کی جگہ بڑی کھلی ہو گئی ہے اور حجاج کو بہت سہولت میسر ہو گئی ہے

اسلیے یہ فکر دامن گیر ہوئی کہ کوئی ایسی صورت ہو جو کعبہ سے متصل مکانوں کو ختم کر دینے میں معاون ہو سکے۔ اسلئے کہ اس وقت چاہ زمزم اور مقام ابراہیم پر بھی مکانات بنے ہوئے تھے اور منبر بھی الگ سے بنایا گیا تھا۔

اس مقصد کے حصول کیلئے سب سے پہلے چاہ زمزم پر بنی ہوئی عمارت کو ختم کر دیا گیا۔ اور اس کا راستہ زیر زمین بنا دیا گیا اب حجاج سیڑھیوں سے چاہ زمزم کے اندر جاتے ہیں جو مطاف کے نیچے واقع ہے۔ اس طرح منبر کو بھی مشرقی جانب منتقل کر دیا گیا۔

امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مقام ابراہیم اس پتھر کو کہتے ہیں جس کے پاس آئمہ نماز پڑھاتے ہیں۔ یہ وہی پتھر ہے جس پر ابراہیم علیہ السلام نے کھڑے ہو کر خانہ کعبہ کی تعمیر کی تھی۔ جب دیوار بلند ہو گئی تو اسماعیل علیہ السلام نے اس پر کھڑے ہو کر ابراہیم علیہ السلام کو پتھر دیے اور اس طرح دیوار مکمل کی گئی۔ جب ایک جانب مکمل ہو جاتی تو وہ پتھر خود بخود دوسری طرف منتقل ہو جاتا۔ اسطرح حضرت ابراہیم علیہ السلام اس پر کھڑے رہے اور اس نے پورے کعبہ کا ایک چکر لگا لیا اور کعبہ کی تعمیر مکمل ہو گئی۔

مقام ابراہیم پر پہلے بہت ساری زائد چیزیں اور عمارتیں بنی ہوئی تھیں جن کی کوئی ضرورت نہ تھی اور وہ نمازیوں اور طواف کرنے والوں کیلئے کافی دقت و پریشانی کا سبب بنتی تھیں۔ رابطہ عالم اسلامی کی مجلس تاسیس نے اس موضوع پر غور و فکر کرنے کے بعد ان چیزوں کو وہاں سے ختم کرایا۔

رابطہ عالم اسلامی نے جلالۃ الملک فیصل رحمہ اللہ کو ان چیزوں کے ختم کرنے کیلئے ۲۷-۱۲-۱۳۸۴ ھجری بمطابق ۱۹۶۴ء کو مذکرہ نمبر ۱۹۸۵ کا جو منصوبہ پیش کیا اس میں کہا گیا تھا کہ مقام ابراہیم کے اوپر مضبوط قسم کے شفاف شیشے کا ایک خول بنایا جائے یہ خول گول ہو اور اتنا بلند ہو کہ طواف کرنے والے اس سے ٹھوکر نہ کھا سکیں۔ اس سے ایک تو مطاف کی جگہ میں اضافہ ہو جائے گا دوسرے یہ کہ سب لوگ بآسانی مقام ابراہیم کا مشاہدہ کر سکیں گے اور تیسری بات یہ کہ بہت سے لوگوں کا جو یہ خیال ہے کہ موجود عمارت کے اندر ابراہیم علیہ السلام کی قبر موجود ہے اس خیال کا ازالہ بھی ہو جائیگا۔

طواف اور نماز کے سلسلے میں اس کار خیر کی اہمیت کا اندازہ اس وقت ہو گا جب آپ کو یہ معلوم ہو گا کہ مقام ابراہیم کی عمارت ۶×۳ میٹر تھی (یعنی ۱۸ میٹر مربع) جبکہ مقام ابراہیم کا حجم ۴۰×۴۰ سنٹی میٹر سے زیادہ نہیں ہے۔

مقام ابراہیم کو کریسٹل کے قیمتی شیشے میں بند کر کے اوپر سے سنگ مرمر اور لوہے کا خول بنا دیا گیا اسکا مجموعی حجم ۱۸۰×۱۳۰ سنٹی میٹر ہے اسطرح مطاف کے اندر تقریباً پانچ میٹر کا اضافہ ہو گیا جسکی وجہ سے طواف کرنے والوں کو کافی سہولت محسوس ہونے لگی۔

شیشے کے اس خول کی چوڑائی ۸۰ سنٹی میٹر، موٹائی ۲۰ سنٹی میٹر اور لمبائی ۱۰۰ سنٹی میٹر ہے۔

مقام ابراہیم کو ۷۵ سنٹی میٹر اونچے پیتل کے پیندے کے اوپر رکھا گیا ہے۔ اس پورے خول کا وزن ۱۷۰۰ کلو گرام ہے۔ جس میں سے ۶۰۰ کلو گرام صرف وہ پیتل ہے جس پر مقام ابراہیم

رکھا گیا ہے۔ اندر سے بھی سنگ مرمر کا خول بنا دیا گیا ہے۔ لوہے کا جو خول بنا ہوا ہے اسکی لمبائی تقریباً تین میٹر ہے۔ ۱۳۸۷ھجری بمطابق ۱۹۶۷ء کو اس شکل میں یہاں مقام ابراہیم بنا دیا گیا تھا۔

## خانہ کعبہ کا دروازہ

جمادی الاولیٰ ۱۳۹۷ھ بمطابق ۱۹۷۷ء کو جلالۃ الملک خالد بن عبدالعزیز آل سعود رحمہ اللہ خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کر رہے تھے، آپ نے دیکھا کہ اس کا دروازہ کافی بوسیدہ ہو چکا ہے۔ اسلئے کہ یہ دروازہ جلالۃ الملک عبدالعزیز آل سعود کے زمانہ میں ۱۳۶۳ھ مطابق ۱۹۴۳ء کے اندر بنایا گیا تھا۔ ملک خالد بن عبدالعزیز نے حکم دیا کہ اسکی جگہ ایک دوسرا دروازہ بنایا جائے جو کافی مضبوط اور جدید ہو حقیقت میں یہ دروازہ دو دروازوں کا مجموعہ ہے ایک دروازہ بیرونی ہے اور دوسرا دروازہ اندرونی ہے۔

اسلامی آرٹ میں مہارت رکھنے والے ایک انجینئر نے اس پروگرام کی ٹیکنیکل منصوبہ بندی کی جس پر ۳۰۰,۰۰۰ ریال خرچ ہوا۔

اس منصوبہ بندی کو آخری شکل دینے کے بعد اس کام کیلئے مکہ مکرمہ میں ایک خاص ورکشاپ کھولی گئی جسکی نگرانی کی ذمہ داری مکہ مکرمہ کے چیف گولڈ سمتھ (سنار) کے سپرد کی گئی اور ان کی امداد کے لیے اس فن میں ماہر افراد کی خدمات حاصل کی گئیں۔ اس منصوبہ بندی میں یہ بات شامل تھی کہ خانہ کعبہ کا دروازہ ایسا ہو جو غلاف کعبہ کیلئے مناسب بھی ہو۔
اولین تجربات کے بعد عملی طور پر کام شروع کیا گیا۔ جسکے لیے سعودی مالیاتی کمپنی نے ۲۸۰ کلو گرام ۹۹۹,۹ % کیرٹ خالص سونا اور ۱۳,۴۲۰,۰۰۰ ریال فراہم کیے۔
خادم حرمین شریفین ملک فہد بن عبدالعزیز حفظہ اللہ اس وقت ولی عہد تھے۔ آپ نے بذات خود کئی بار ورکشاپ میں جا کر ان کاموں کا معائنہ کیا تاکہ اس کام کی رفتار میں باقاعدگی رہے اور کوالٹی میں بھی فرق نہ آئے۔

خانہ کعبہ کا اندرونی دروازہ جسے "باب التوبہ" کے نام سے جانا جاتا ہے وہ بھی نقش و نگار اور
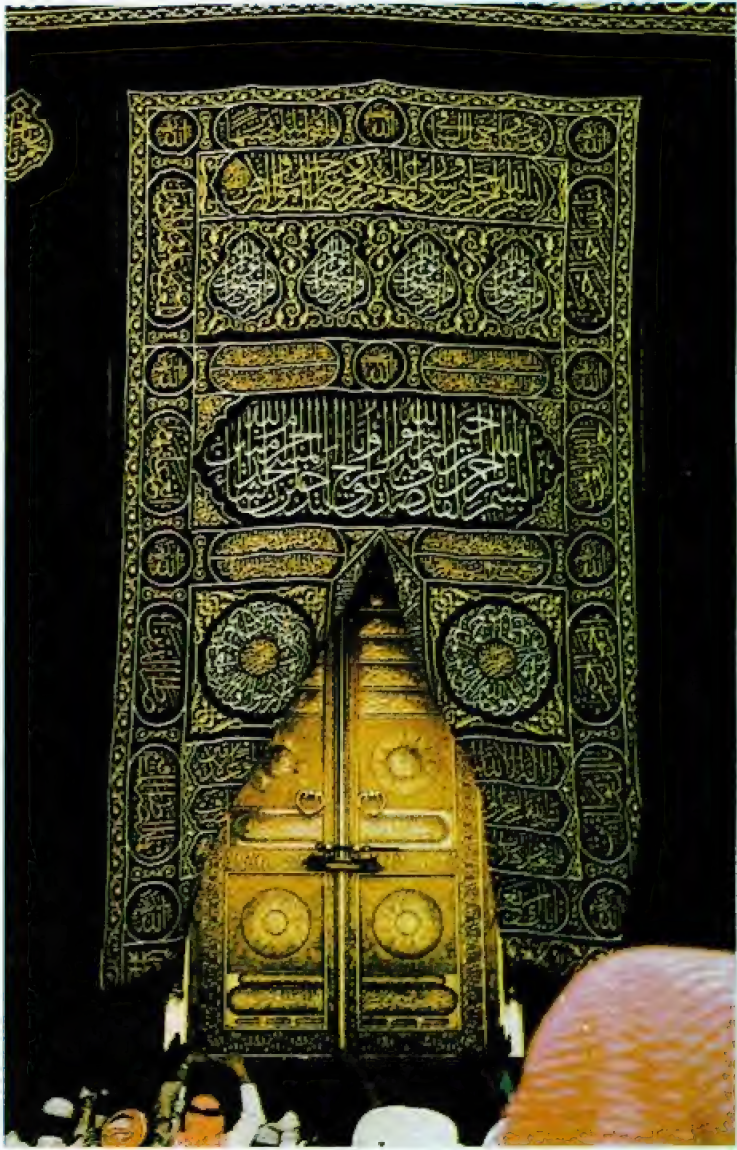
بیت اللہ کا نیا دروازہ۔ تصویر میں غلاف بھی نظر آ رہا ہے جو مکہ مکرمہ میں غلاف کعبہ تیار کرنے والی فیکٹری میں تیار ہوا ہے۔

خوبصورتی میں بیرونی دروازے کی طرح ہے۔

اس دروازہ کے ساتھ جو تالا لگا ہوا تھا وہ بھی تقریباً ۶۰ سال سے زیادہ پرانا تھا اسلئے ساتھ ہی ایک عمدہ قسم کا نیا تالا بھی بنایا گیا۔

اس طرح قبلہ عالم، مسجد حرام اور خانہ کعبہ سے متعلق تجدید و تحسین کا سارا کام پایۂ تکمیل تک پہنچ گیا۔

## خادم حرمین شریفین

## شاہ فہد بن عبدالعزیز آل سعود کے منصوبے

جیسا کہ آپ نے گزشتہ صفحات میں یہ پڑھا کہ خادم حرمین شریفین پہلے نائب وزیراعظم پھر ولی عہد اور پھر اپنے بادشاہ ہونے کی تمام مدتوں میں حرمین شریفین کے ساتھ ایک گہرا ربط اور خاص اہتمام رکھتے رہے۔ اسی لئے حرمین کی توسیع ترقی اور خوبصورتی کا اہم منصوبہ انکے ذاتی تجربات اور دقت نظر کے ساتھ طے پایا۔

خادم حرمین شریفین کے منصوبے دو طرح کے ہیں۔

۱ - تحسین و تجمیل اور تعمیر و ترقی کا منصوبہ۔

۲ - حرم مکی شریف کی توسیع کا منصوبہ۔



پہلے منصوبے کی اہم اور خاص چیزیں مندرجہ ذیل ہیں۔

## مسجد حرام کی چھتوں کی تزئین و تحسین

خادم حرمین شریفین کی تعلیمات کے تحت مسجد حرام کی چھتوں کو خوبصورت اور عمدہ شکل میں تبدیل کیا گیا۔ سطح زمین سے مسجد کی بلندی ۳۵ میٹر ہے۔ اور اس پر ۸۰ ہزار لوگ بیک وقت نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اس پروگرام میں مندرجہ ذیل امور شامل ہیں۔

۱ - مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کے جو راستے ہیں انکو خوبصورت انداز میں تعمیر کیا گیا۔ پھر مسجد کی چھت پر جانے کیلئے خود کار سیڑھیاں (لفٹیں) لگائی گئیں۔ ہر راستے پر بیک وقت ۴ متحرک سیڑھیاں ہیں۔ یہ راستے جن پر ۳۰۰,۰۰۰,۰۰۰ ریال خرچ ہوئے گنبد کی شکل میں تعمیر کیے گئے ہیں۔ یہ ۵۲ چھوٹے چھوٹے گنبد ہیں جن میں سے ہر ایک کا قطر ۱۵ میٹر ہے یہ راستے باب الفتح، باب الملک عبدالعزیز، باب العمرہ، اور باب الصفا کے پاس ہیں۔

## مسجد حرام کی صفائی اور دیگر اہم منصوبے

مسجد حرام کے جملہ امور کی حفاظت اور صفائی کے معاملات کو باقاعدگی سے چلانے کیلئے تجربہ کار سعودی کمپنیوں کے ساتھ تین سال کا معاہدہ طے پایا ہے۔
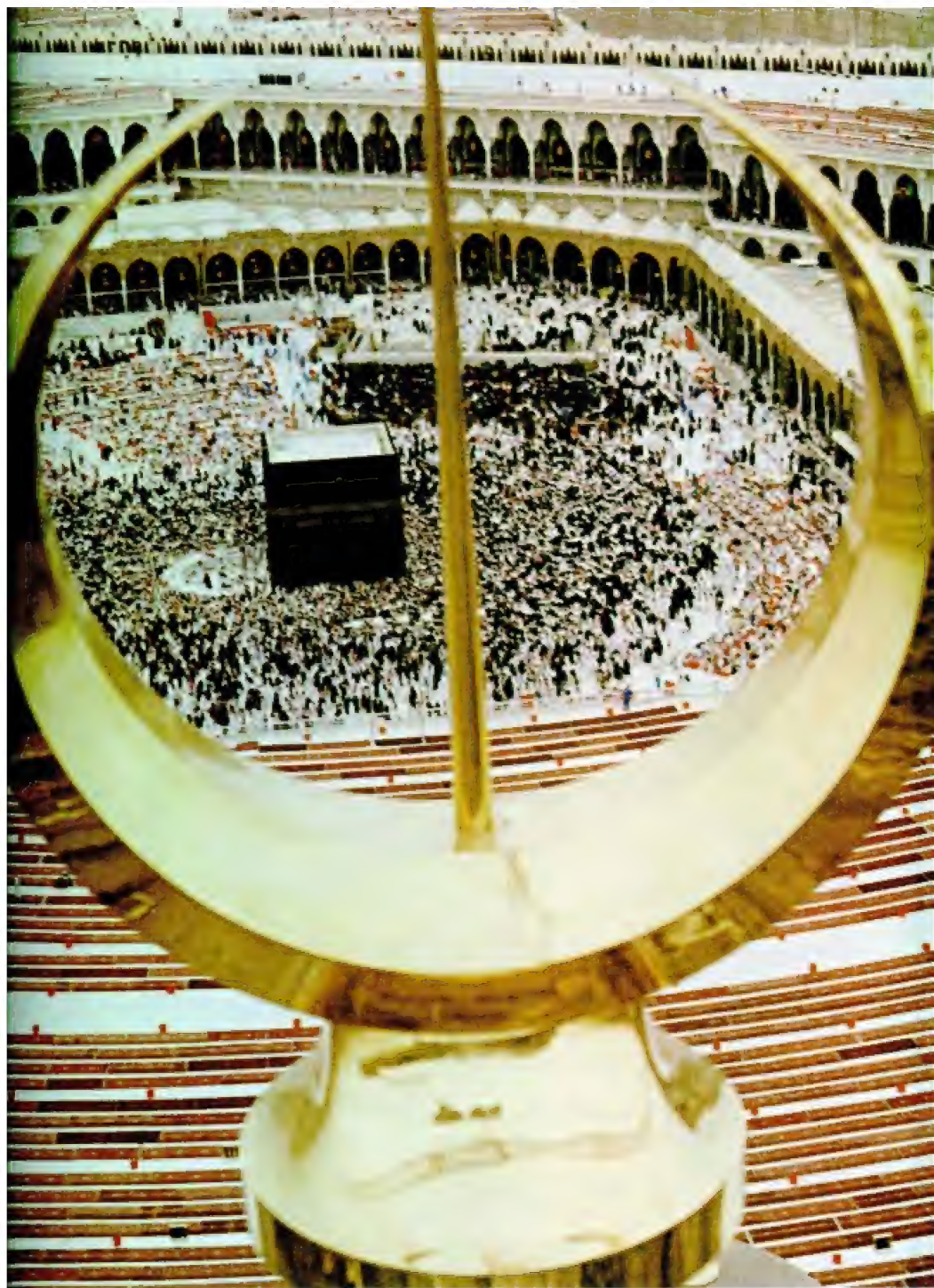
بیت اللہ کی چھت کا ایک منظر۔ مسجد کی تحسین و تجمیل کا منصوبہ تکمیل کے بعد

(۱) جنرل صفائی و نگرانی کا معاہدہ ۲۱,۰۰۰,۰۰۰ ریال کا ہے۔
(۲) مسجد اور فرش کی صفائی اور پانی کے انتظامات کا معاہدہ ۵۴,۰۰۰,۰۰۰ ریال کا ہے۔
(۳) بجلی کے نظام کو چلانے اور اس کی مینٹیننس (مرمت) کا معاہدہ ۱۳,۳۵۹,۰۶۰ ریال کا ہے۔

مندرجہ ذیل منصوبوں کی تکمیل ہو چکی ہے۔

* جدید پروگرام کے تحت مسجد میں ۸,۰۰۰ بجلی کے پنکھے، الیکٹرونک گھڑیاں، فرش پر جدید قالین اور طواف کے ایریا کی جانب جانے والی سیڑھیوں کو ٹھنڈے سنگ مرمر میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔

مسجد کے ۵۴ دروازوں کی ۱۱,۹۶۰,۰۰۰ ریال کی لاگت سے تجدید، صفا اور مروہ پر چار پل، اور اسکے علاوہ دو مزید پلوں کی تعمیر منصوبے میں داخل ہے۔ جسکی مجموعی لاگت ۱۳,۰۹۳,۲۵۰ ریال ہو گی۔

- مسجد کے تمام اندرونی حصوں میں آگ بجھانے کا سسٹم۔
- مطاف کے اندرونی حصے کے دھلنے کا انتظام۔
- زمزم کی ٹونٹیوں کا مکمل انتظام مطاف، تہہ خانہ، باب الفتح اور باب العمرہ کے درمیان اور باب الملک کے درمیان باب الملک اور باب الصفا کے درمیان کیا گیا ہے۔
- مسجد کے تمام بجلی سے چلنے والے بلبوں کی تعداد ۵۵,۰۰۰ ہے۔

حرم شریف میں بجلی کا استعمال ۸ میگا واٹ کا ہے۔ جب کہ حرم میں استعمال شدہ تاروں کی لمبائی ۳۵,۰۰۰ میٹر ہے۔

## حرم شریف کی نئی توسیع

خادم حرمین شریفین نے توسیع کا جو منصوبہ طے کیا ہے وہ مسجد حرام کی جدید توسیع ہو گی۔ جس سے حجاج اور عمرہ کرنے والوں کی ایک بڑی تعداد کو نمازیں ادا کرنے کی سہولت ملے گی۔

خادم حرمین شریفین نے مسجد حرام کی حتی الامکان سب سے بڑی توسیع کا منصوبہ طے کیا ہے جس میں مسجد کے ارد گرد تمام ممکنہ خالی جگہوں کو شامل کیا جائیگا۔
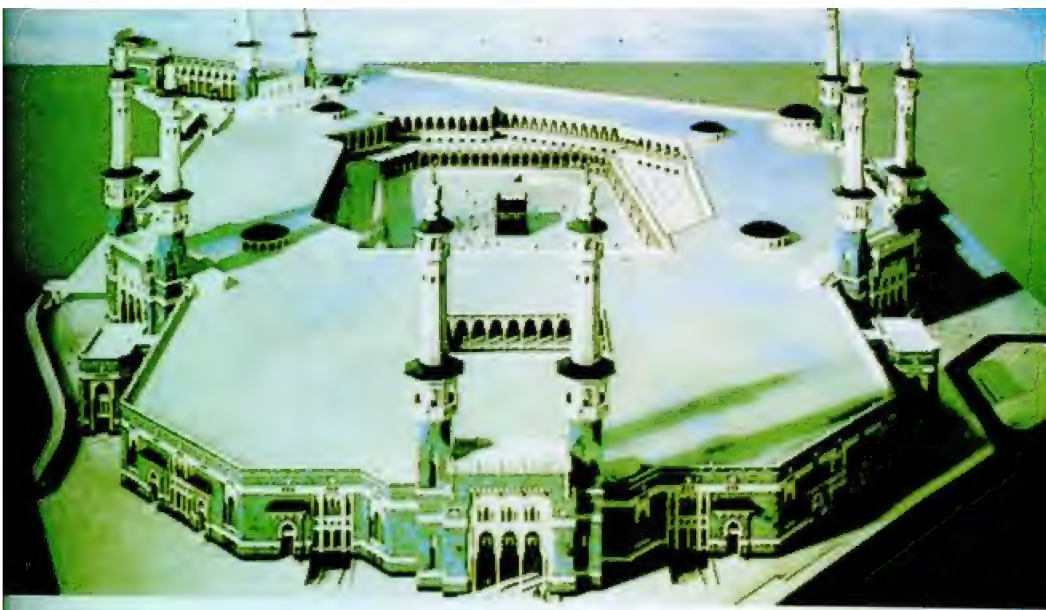
خادم حرمین شریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز توسیع کا منصوبہ مکمل ہونے کے بعد حرم شریف اس طرح ہو گا۔ ماڈل کی تصویر۔

## حرم مکی میں نیا اضافہ

حرم مکی میں جو نیا اضافہ کیا جا رہا ہے اس کا ایریا ۷۶,۰۰۰ مربع میٹر ہو گا۔ یہ توسیع مغربی حصے میں باب العمرہ اور باب الملک کی طرف "سوق صغیر" کے علاقے میں ہو رہی ہے۔ اس کی زمینی منزل، پہلی منزل اور چھت پر تقریباً ۱۴۰,۰۰۰ افراد بیک وقت نماز ادا کر سکیں گے۔

اس جدید توسیع سے متعلق بعض معلومات یہ ہیں۔

- یہ جدید توسیع ایک صدر دروازہ، ۱۴ عام دروازوں اور دو تہ خانوں کے دروازہ پر مشتمل ہو گی۔ جو موجودہ تین مین گیٹ ۲۷ عام دروازوں اور ۴ تہ خانوں کے دروازوں کے علاوہ ہو گی۔
- اس توسیع میں دو ۸۹ میٹر اونچے مینار ہوں گے جو پہلے سات میناروں جیسی شکل کے ہوں گے
- اس طرح میناروں کی تعداد نو ہو جائے گی۔

ماہ صفر ۱۴۰۹ بمطابق ۱۹۸۸ میں منصوبہ کے ابتدائی کاموں کا آغاز ہوا

- اس میں خود کار سیڑھیوں کے لیے دو عمارتیں ہونگی۔ ایک شمال میں اور دوسری جنوب میں۔ ان میں سے ہر ایک کا ایریا ۳۷۵ مربع میٹر ہو گا۔ ہر عمارت میں متعدد سیڑھیاں ہونگی۔ جو بیک وقت ۱۵,۰۰۰ افراد کو چھت تک لے جائینگی۔ اس طرح حرم مکی کی تمام خود کار سیڑھیوں کی تعداد پانچ ہو جائیگی۔ جو بھیڑ کے اوقات میں رش کو کم کرنے کی مجموعی صلاحیت میں اضافہ کرے گی۔

## تعمیراتی کام

حرم کی نئی توسیع میں ۴۹۲ ستون ہوں گے۔ گول ستونوں کا قطر ۷۱ اور مربع شکل والے ستون کا ضلع ۷۱ سنٹی میٹر ہو گا۔ یہ ستون الوکسی، موزیک یا سنگ مرمر سے مزین ہوں گے۔

* ستونوں کی لمبائی زمینی منزل پر ۴,۲۱۵ میٹر اور پہلی منزل پر ۵,۰۴ میٹر ہو گی۔

* نئی توسیع میں چھت کی ٹائلیں ٹھنڈی (دھوپ کو منعکس کرنے والی) سنگ مرمر کی ہوں گی۔

* اس منصوبہ پر ۱۱۰,۰۰۰ مکعب میٹر کنکریٹ اور ۸۵۰۰ ٹن سریا کا استعمال ہو گا۔ دیواریں ۴۵,۰۰۰ مکعب میٹر مصنوعی پتھر سے تیار ہوں گی۔

* محرابوں اور کنگوروں (CORNICES) پر مصنوعی پتھر، گول ستونوں پر موزیک اور مربع ستونوں پر سنگ مرمر لگایا جائے گا۔

* زمینوں پر سنگ مرمر کا فرش بچھا کر اسلامی طرز پر مزین کیا جائے گا۔ اس کا رقبہ مجموعی طور پر ۷۵,۰۰۰ مربع میٹر ہے۔ جہاں تک بیرونی احاطوں کا تعلق ہے تو اس میں بچھے ہوئے سنگ مرمر کا رقبہ ۴۶,۰۰۰ مربع میٹر ہے۔

کھڑکیاں، جو مختلف اقسام کی ہیں، ان کو بنانے میں خاص قسم کا المونیم استعمال کیا گیا ہے۔ موجودہ کھڑکیاں حرم کی سابقہ کھڑکیوں ہی کی طرح ہیں۔ ان کی تیاری میں اسلامی آرٹ کو استعمال کیا گیا ہے۔

بجلی کے کنٹرول کے لئے احتیاطی پاور اسٹیشن تعمیر کئے گئے ہیں اور ان میں سے ہر ایک کی طاقت ایک میگا واٹ ہے۔ یہ پاور اسٹیشن مسجد میں استعمال ہونے والی بجلی کی پوری مقدار کے برابر ہے۔

تمام قسم کی وائرنگ لائینوں اور وینٹیلیشن سسٹم کو زمین دوز بنایا گیا ہے۔ اور انہیں بجلی کے کنٹرول سسٹم کے ساتھ منسلک کر دیا گیا ہے۔

توسیعی منصوبہ میں ساؤنڈ سسٹم کا منصوبہ بھی شامل ہے تاکہ مسجد کے ہر حصہ میں آواز سنائی دے۔

مسجد کو ٹھنڈا رکھنے اور ہوا کے گزرنے کے منصوبے میں جدید طریقے کو استعمال کیا گیا ہے۔ تہہ خانے میں ٹھنڈی ہواؤں کی خاطر ایسے پنکھوں کا انتظام کیا گیا ہے جس میں فلٹر لگے ہوئے ہیں۔ یہ فلٹر ہوا کو گرد و غبار سے محفوظ رکھنے کے ساتھ ساتھ حرم کے سامنے والی چھت کے بیرونی دروازوں کے ذریعہ فاسد ہوا کو باہر نکالتے رہتے ہیں۔ پہلی اور دوسری منزل کے لئے ہوا کا نظام قدرتی ہے۔ یہاں پر حتی المقدور گرمی کی تخفیف کے لئے ستونوں پر پنکھے لگائے گئے ہیں۔

خادم حرمین شریفین شاہ فہد بن عبد العزیز آل سعود بیت اللہ شریف کی توسیع کے منصوبے کا سنگ بنیاد رکھ رہے ہیں۔ تصویر میں ولی عہد، نائب وزیر اعظم، نیشنل گارڈ کے کمانڈر امیر عبد اللہ بن عبد العزیز آل سعود اور نائب وزیر اعظم ثانی، وزیر دفاع و شہری ہوا بازی، امیر سلطان بن عبد العزیز آل سعود بھی نظر آ رہے ہیں۔

## سنگ بنیاد

مورخہ ۲ صفر بروز منگل ۱۴۰۹ ھجری بمطابق ۱۳ ستمبر ۱۹۸۸ ء مسجد حرام میں باب الملک کے قریب ایک بڑی تقریب منعقد ہوئی۔ اس تقریب کی صدارت خادم الحرمین ملک فہد بن عبد العزیز نے فرمائی اور اس میں بڑے بڑے افسران اور ذمہ داران نے شرکت کی، نیز اسلامی ممالک کے سفارت کار، عالم اسلام اور عرب ممالک سے بعض بڑی بڑی شخصیات بھی مدعو تھیں۔
اس موقع پر شاہ فہد نے فرمایا: در حقیقت ہم نے جو کچھ دیکھا اور عزت مآب وزیر حج و اوقاف سے سنا، اس نے آئندہ مکمل ہونے والی بہت ساری چیزوں کے بارے میں وضاحت کر دی ہے۔
اپنی نسبت سے میں صرف اتنا ہی کہوں گا، کہ آج میرا احساس وہی ہے جو اس ملک کے کسی بھی شہری کا ہو سکتا ہے۔ جو سابقہ توسیعی تعمیرات کی نوعیت کو ملاحظہ کرتے ہوئے یہی سوچ سکتا ہے، کہ یہ ایک عظیم الشان منصوبہ ہے جو انشاء اللہ عنقریب پورا ہو جائے گا۔ بس میں آج اس سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتا کہ اللہ رب العزت کے اس عظیم احسان پر اس کا شکریہ ادا کروں، کہ اس نے ہمیں اس توسیعی منصوبے کے قیام کی سعادت بخشی، جس میں انشاء اللہ العزیز بیت اللہ الحرام کے حاجیوں کو بہت زیادہ سہولتیں میسر ہوں گی۔ پھر اس خطاب کے بعد خادم الحرمین نے اللہ کے نام سے، اس کی برکت کی امید کرتے ہوئے اس منصوبے کا سنگ بنیاد رکھ دیا۔

## مسجد حرام سے ملحقہ صحن

یہ بات قابل ذکر ہے کہ حرم مکہ کے تمام توسیعی منصوبوں میں حرم سے متصل صحنوں کا خاص لحاظ رکھا گیا ہے۔ تاکہ مسجد کا داخلی حصہ پر ہو جانے کے بعد اس میں نماز ادا کی جا سکے۔ ملک فہد کے اس منصوبہ میں بھی خاص طور پر اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ مسجد حرام سے متصل صحنوں کی تعمیر اس انداز میں کی جائے کہ اس میں نمازیوں کی زیادہ سے زیادہ تعداد آ سکے۔
ایک محتاط اندازے کے مطابق حجاج کرام روزانہ دس ہزار مکعب میٹر آب زمزم کا استعمال کرتے ہیں گویا ہر گھنٹے میں ۶۵، مکعب میٹر پانی کا استعمال ہوتا ہے۔

توسیع حرم کے تمام تر منصوبوں میں چاہ زمزم کی حفاظت کا خاص اہتمام کیا گیا ہے تاکہ کھدائی اور تعمیر کے کاموں سے کنوئیں کو کسی بھی قسم کا نقصان نہ پہنچے۔ یہاں پر ایک بات کی طرف اشارہ کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے، کہ حضرت ہاجرہ علیھا السلام کے دور سے لے کر آج تک سوائے چند موقعوں کے پانی کی مقدار میں کبھی بھی کسی قسم کی کمی واقع نہیں ہوئی صرف ۲۲۳ ہجری اور ۲۳۴ ہجری میں تھوڑی سی کمی واقع ہو گئی تھی۔ اس کے علاوہ پانی کی سطح کبھی بھی نیچے نہیں گئی بلکہ بے شمار حجاج کرام کی سیرابی کے باوجود بروز بڑھتی ہی گئی اور اس کا پانی جوش مارتا رہا۔

## زمزم ہاؤس

تمام قسم کی تحقیقات اور مختلف واٹر ٹیسٹوں سے یہ بات ثابت شدہ ہے کہ زمزم کا پانی بالکل صاف ستھرا کسی بھی ملاوٹ سے پاک اور پینے کے قابل ہے اور وہ عالمی معیار کے عین مطابق ہے۔ ۱۳۷۷ ہجری میں جب مطاف کے پہلے سعودی منصوبے کا نفاذ ہوا تو زمزم ہاؤس کی تعمیر کا نیا فنی خاکہ تیار ہوا، اور اس میں حجاج بیت اللہ اور زائرین مسجد حرام کے آرام کا مکمل خیال رکھا گیا۔ اور پانی پینے کے لئے مردانہ و زنانہ مختلف مقامات کی تعمیر کر دی گئی۔

شروع شروع میں تو زمزم ہاؤس مطاف میں داخل تھا مگر جب زمزم کا نیا منصوبہ بنا، تو پرانے گھر کو توڑ کر اس کی جگہ تہہ خانے میں زمزم ہاؤس کی بنیاد ڈالی گئی۔ اس گھر کی چھت مطاف سے بالکل متصل ہے جس کی وجہ سے پانی کے حصول میں انتہائی سہولت ہو گئی ہے۔

اور اس گھر کے لئے کعبہ کی سمت میں مضبوط دیوار قائم کر دی گئی ہے، جسے سنگ مرمر سے ڈھانپ دیا گیا ہے۔ اور نصف دائری شکل کے لوہے کے پائپوں کے ذریعے اس کے درمیان رکاوٹ قائم کر دی گئی ہے۔ اور پولسٹرین کی شفاف پلیٹ لگا دی گئی ہے جس کی وجہ سے چاہ زمزم کو صاف طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔

مطاف کے فرش پر چاہ زمزم کا مقام ظاہر ہے۔ کالے سنگ مرمر کا ایک گول دائرہ بنا ہوا ہے جس پر زمزم لکھا ہے یہی زمزم کا مقام ہے اور یہ دائرہ دراصل کنوئیں کا ڈھکن بھی ہے جسے ضرورت کے وقت کھولا جا سکتا ہے۔

# آب زمزم کی تقسیم

اصل کنواں "زمزم الام" کے نام سے معروف ہے مگر پانی پینے کے لئے اصل کنویں سے متصل سنگ مرمر کی دیواریں ہیں جس پر کروم کی بے شمار ٹوٹیاں لگی ہوئی ہیں۔ اس طرح کا انتظام مردوں اور عورتوں کے لئے علیحدہ علیحدہ کیا گیا ہے۔ اس کا پانی ہمیشہ ٹھنڈا کرنے کے بعد سپلائی ہوتا ہے۔ مسجد کے تمام حصوں میں آب زمزم کی تقسیم کا انتظام ہے۔ تہہ خانے سے لے کر اوپر کی تمام منزلوں میں یہ پانی دستیاب ہے۔ ان تمام مقامات پر پانی کو ٹھنڈا کرنے کا انتظام ہے۔ جس کی وجہ سے مسجد حرام کے زائرین کو ہمیشہ ٹھنڈا پانی ملتا رہتا ہے۔ اس کے علاوہ بہت سارے واٹر کولروں کا بھی انتظام کیا گیا ہے جو مسجد کے تمام حصوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ واٹر کولروں کی تعداد تین ہزار ہے جو ایام حج میں بڑھا کر پانچ ہزار کر دی جاتی ہے۔

اسی طرح مقام ھجلی میں ملک عبدالعزیز کی سبیل بھی ہے جہاں سے روزانہ چالیس ٹن آب زمزم مدینہ منورہ مسجد نبوی میں بھیجا جاتا ہے۔

پانی نکالنے اور ٹھنڈا کرنے کا کام کمپیوٹر کے ذریعہ انجام دیا جاتا ہے۔ اسی طرح اسے مقین پر شعاعوں کے نیچے سے گزارا جاتا ہے۔ یہ کام محض احتیاطی طور پر جراثیم کا خدشہ دور کرنے کے لئے انجام دیا جاتا ہے۔

یہاں پر وضاحت ضروری ہے کہ یہ چیز پانی کے مزہ یا رنگ یا ترکیب پر کسی طور اثر انداز نہیں ہوتی بلکہ پینے والوں تک آب زمزم بغیر کسی اضافے کے اپنی اصلی صورت میں پہنچتا ہے۔

۱۴۰۴ ہجری بمطابق ۱۹۸۴ء کو خادم الحرمین الشریفین ملک فہد نے خاص طور پر حجاج کے لئے اور عمومی طور پر تمام زائرین مکہ و مدینہ کے لئے ایک نئے منصوبہ کا اضافہ کیا۔ اراضی مقدسہ کے زائرین کے لئے آپ کی جانب سے ہر ممکنہ سہولت کی فراہمی کے سلسلے میں مکمل اہتمام کرنے کی دلیل ہے۔

اس منصوبہ میں پانی ٹھنڈا کرنے والی فیکٹری کا قیام ہے۔ یہ فیکٹری شاہ فہد نے اپنے ذاتی خرچ

پر بنوائی اور اس کی ساری پیداوار مسلمانوں کو گفٹ کر دی گئی۔
فیکٹری نے اپنی پیداوار کا آغاز ڈھائی ملین ٹھنڈے پانی کے پلاسٹک کے تھیلوں سے کیا، جن میں ایک لیٹر پانی ہوتا ہے۔ یہ پانی کے تھیلے حجاج اور زائرین میں مفت تقسیم کئے جاتے ہیں۔
تھوڑے ہی دنوں میں اس کی پیداوار بڑھ کر سالانہ ۵۰,۰۰۰,۰۰۰ تھیلوں تک پہنچ گئی اور اس کارخانے کے ذریعہ رمضان المبارک اور حج کے سیزن میں جو خدمات انجام دی گئیں وہ بھی کھل کر سامنے آگئیں۔
آب رسانی کا شعبہ، مغربی علاقے میں واقع اس فیکٹری کی جملہ کاروائیوں، تھیلوں کی تقسیم اور صفائی کے ساتھ جراثیم کشی وغیرہ کے کاموں کی بھی نگرانی کرتا ہے۔
اس فیکٹری میں پانی کھینچنے کے لئے چار مکمل طور پر آٹو میٹک پمپ ہیں اس پانی کو جراثیم کش مشینوں سے گزارا جاتا ہے اور پھر ٹھنڈا کر کے پلاسٹک کے تھیلوں میں بھر کر تقسیم کرنے کے لئے جمع کر لیا جاتا ہے۔
یہ بات قابل ذکر ہے کہ حجاج کرام کے لئے اس ٹھنڈے اور میٹھے پانی کی مقبولیت کی وجہ سے پانی کی سپلائی ملک عبدالعزیز ایرپورٹ جدہ، مکہ، منیٰ اسلامی جدہ، مدینہ اور تمام مقامات مقدسہ اور حاجیوں کے مقام آمدورفت تک پہنچادی گئی ہے۔

اس فیکٹری کے پاس دو سو کولڈ گاڑیاں ہیں جو معین مقامات پر جہاں حجاج کرام جمع ہوتے ہیں کھڑی رہتی ہیں اور یہاں سے پانی مفت تقسیم ہوتا ہے۔

# شرعی احکام

## طواف قدوم

حاجی صاحبان مکہ مکرمہ میں اپنی قیام گاہ پر پہنچ کر جب انھیں اطمنان ہو جائے اور غسل وغیرہ سے فارغ ہو کر بیت اللہ شریف میں آنے کے لئے پوری طرح تیار ہو کر مسجد کا رخ کریں، تو مندرجہ ذیل دعا پڑھتے ہوئے دایاں پاؤں پہلے مسجد میں رکھیں

"بِسْمِ اللّٰهِ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَىٰ رَسُولِ اللّٰهِ أَعُوذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ"

ترجمہ: میں اللہ کا نام لے کر داخل ہو رہا ہوں۔ درود و سلام ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ میں اللہ بزرگ و برتر اور اس کی ذات کی شیطان مردود سے پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ یا یہ دعا پڑھی جائے۔

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ دَارَ السَّلَامِ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ. اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَ مَغْفِرَتِكَ وَأَدْخِلْنِي فِيهَا بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَالصَّلَاةُ عَلَىٰ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اے اللہ تو سلامتی والا ہے اور تیری ہی طرف سے ہر طرح کی سلامتی ہے۔ اے اللہ سلامتی کے ساتھ تو ہمیں زندہ رکھ اور جنت میں ہمیں داخل کر دے جو سلامتی کا گھر ہے، اے اللہ تیری ذات بابرکت اور ہر عیب سے پاک ہے، اے صاحب، جود و کرم تیری ذات بلند و برتر ہے۔ اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازوں کو کھول دے اور اس میں ہمیں داخل فرما۔ اللہ کا نام لے کر میں داخل ہو رہا ہوں، تمام تعریفیں صرف اللہ کے لئے ہیں اور درود و سلام ہو محمد

صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ کعبہ شریف کو دیکھ کر تین بار "لا الہ الا اللہ" اور تین مرتبہ "اللہ اکبر" کہہ کر یہ دعا پڑھنی چاہئے۔

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ؛

أَعُوذُ بِرَبِّ الْبَيْتِ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَضِيقِ الصَّدْرِ ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

اَللّٰهُمَّ زِدْ بَيْتَكَ تَشْرِيفًا وَتَكْرِيمًا وَتَعْظِيمًا وَ مَهَابَةً وَرِفْعَةً وَبِرًّا وَزِدْ يَا رَبِّ ، مَنْ شَرَّفَهُ ، وَكَرَّمَهُ وَعَظَّمَهُ ، مِمَّنْ حَجَّهُ وَ اعْتَمَرَهُ ، تَشْرِيفًا وَتَكْرِيمًا ، وَتَعْظِيمًا ، وَ مَهَابَةً وَرِفْعَةً ، وَبِرًّا .

اللہ کے علاوہ کوئی معبود بر حق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے بادشاہت اور ہر طرح کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر حاوی و قادر ہے۔ "کفر اور محتاجی" سے اس گھر کے رب کی پناہ چاہتا ہوں اور عذاب قبر' سینہ کی تنگی سے پناہ چاہتا ہوں۔ درود و سلام نازل ہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

اے اللہ اپنے گھر کے شرف و عزت کو بڑھا دے' اس کی عظمت اور لوگوں کے دلوں میں اس کا خوف اور اس کی بلندی کو بڑھا دے۔ حج و عمرہ کرنے والوں میں جو بھی اس گھر کی تعظیم و تکریم بجا لائے۔ اے اللہ تو اس شخص کی عظمت و رفعت اور اس کی نیکیوں کو زیادہ فرما۔

طواف کی نیت : پھر حاجی صاحبان طواف کی نیت کریں۔

## طواف

طواف کے کل سات چکر ہیں جن میں سے ہر چکر حجر اسود کو اپنے بائیں جانب میں کر کے وہیں سے شروع کیا جائے گا۔ طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل کرنا یعنی ذرا تیز چلنا مستحب ہے۔ بشرطیکہ کسی کو تکلیف نہ پہنچے۔ بقیہ چار چکروں میں اپنی عام رفتار کے مطابق چلنا چاہئے۔

طواف کے درمیان ہر چکر میں حجر اسود کو چھونا اور بوسہ دینا چاہئے۔

اور اگر حجر اسود کو بھیڑ بھاڑ کی وجہ چھونا سے دشوار ہو تو دور سے ہی اشارہ کرتے ہوئے یہ دعا پڑھنی چاہئے۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ، وَتَصْدِيْقًا لِكِتَابِكَ، وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ، وَاِتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

"اللہ کے نام کے ساتھ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اے اللہ تجھ پر ایمان لا کراور تیری کتاب کی تصدیق کر کے اور تیرے عہد و میثاق کو پورا کر کے نیز تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کرتے ہوئے میں طواف کر رہا ہوں۔"

چکروں کے لئے کوئی مخصوص دعا نہیں ہے بلکہ اس میں زیادہ سے زیادہ تکبیر و حمد کرنا چاہئے۔ عورتوں کو رمل نہیں کرنا چاہئے۔ وہ اپنی عام رفتار کے مطابق چل کر طواف کریں گی۔ طواف پورا کر کے دو رکعت نماز مقام ابراہیم پر ادا کریں۔ اگر وہاں جگہ نہ ہو تو مسجد میں کسی جگہ بھی ادا کی جا سکتی ہے۔

نماز کی صحت کے لئے جن چیزوں کا پایا جانا ضروری ہے بعینہٖ وہی سب چیزیں طواف کی درستگی کے لیے بھی ضروری ہیں۔ مثلاً نیت اور ہر طرح کی ناپاکی سے پاک و صاف رہنا۔ نیز بدن کے چھپائے جانے والے حصوں کو چھپانا ضروری ہے طواف کے چکر، یکے بعد دیگرے پے در پے پورے کرنے چاہیں۔ کسی شرعی عذر اور ضرورت کے بغیر ان کے درمیان وقفہ نہیں کرنا چاہئے۔ طواف کرنے والا دوسرے طواف کرنے والوں کو دھکا دے کر یا ہاتھ سے دھکیل کر کسی کو ذرہ برابر تکلیف نہ پہنچائے ورنہ عین ممکن ہے کہ دوسروں کو تکلیف پہنچانے کی وجہ سے اس کے طواف کا ثواب کم ہو جائے یا طواف کے اجر سے مکمل طور پر محروم کر دیا جائے۔

## طواف کی سُنتیں

طواف اور دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد حاجی صاحبان کے لئے زمزم کا پانی پینا مستحب ہے۔ آپ زمزم کے متعلق اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمزم جس مقصد کے لئے پیا جائے اسی مقصد کے لئے ہے۔ زمزم کا پانی پینے کے بعد صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنی چاہیے۔

# صَفامَروہ کے درمیان سعی کا بیان

سعی حج کے ارکان میں سے ایک خاص رکن ہے جو صفا مروہ کے درمیان سات چکر چل کر یا سوار ہو کر پورا کرنا چاہیے۔ عمرہ کا احرام باندھنے والے کی سعی، عمرہ کا طواف کرنے کے بعد کی جائے گی۔ اور پھر سعی کرنے کے بعد بال مکمل منڈوا، یا کتروا کر، حلال (احرام اتارنا) ہو جانا چاہیے۔ یعنی عمرہ کرنے والا صرف چار کام کرنے کے بعد حلال ہو جائے گا۔ (۱) طواف (۲) دو رکعت نماز (نوافل) (۳) سعی (۴) سر کے بالوں کو منڈوانا یا کتروانا۔

حج کا احرام باندھنے والے کی سعی طواف قدوم کے بعد ہو گی اور اگر طواف قدوم نہیں کیا ہے تو پھر طواف افاضہ کے بعد ہو گی۔

حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھنے والے کی سعی، عمرہ کا طواف کرنے کے بعد ہو گی۔ اور یہی ایک سعی طواف افاضہ کے بعد والی سعی لے لئے بھی کافی ہو گی۔ یعنی طواف افاضہ کے بعد دوسری سعی نہیں کرنی پڑے گی۔

## سعی کی شرطیں

سعی اس وقت درست مانی جائے گی جب سات چکر پورے ہوں۔ نیز ہر چکر صفا سے شروع کر کے مروہ پر ختم کیا جائے۔ صفا سے مروہ تک ایک چکر، اور مروہ سے صفا تک دوسرا چکر مانا جائے گا۔ اسی طرح ساتوں چکر پورے کئے جائیں گے۔ نیز یہ سعی طواف کے بعد ہو گی۔ سعی کی نیت کرنا ضروری ہے، (جو دل سے کرے گا۔ واضح رہے کہ نیت کا تعلق دل سے ہے نہ کہ زبان سے) چلنے کی طاقت رکھنے والے پر چل کر سعی کرنا ضروری ہے۔

## سعی کی سُنتیں

(۱) سعی کی جگہ صفا کے دروازے سے داخل ہوں۔

(۲) صفا پہاڑی پر اتنا چڑھ جائیں کہ کعبہ شریف دکھائی دینے لگے البتہ اگر وہاں بھیڑ بھاڑ ہو تو

عورتوں کو صفا پہاڑی پر نہیں چڑھنا چاہیے۔

(۳) سعی کرنے والا کعبہ شریف کو دیکھ کر "اللہ اکبر، اللہ اکبر، وللہ الحمد" کہے، نیز مندرجہ ذیل دعا پڑھنی چاہیے۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى مَا هَدَانَا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا أَوْلَانَا، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، أَنْجَزَ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ۔

"اللہ سب سے بڑا ہے جس نے ہمیں ہدایت دی ہر طرح کی تعریف صرف اللہ کے لئے ہے۔ جس نے ہمیں برتری بخشی۔ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کے لئے بادشاہت اور ہر طرح کی تعریف ہے وہی مارتا اور زندہ کرتا ہے ہر طرح کی بھلائی اسی کے قبضے میں ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے، اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، اس کا کوئی ساجھی نہیں۔ جس نے اپنا وعدہ پورا کیا اپنے بندے کی مدد کی، اور اسلام کی مخالف تمام جماعتوں کو اکیلے شکست دی۔ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں۔ ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں، اپنی اطاعت اسی کے لئے خالص کرتے ہوئے، اگرچہ یہ بات کافروں کو ناپسند ہی کیوں نہ لگے۔"

طواف کے بعد فوراً سعی کرنی چاہیے، نیز سعی کرنے والوں کو ان دو سبز نشانوں کے درمیاں پہنچ کر دوڑنا چاہیے جو مشہور ہیں۔ مگر عورتیں اس سے مستثنیٰ ہیں۔ پھر حاجی منیٰ کا رخ کرے۔

# مقاماتِ مقدسہ میں خوش آمدید

ماضی میں منیٰ، مزدلفہ اور عرفات جیسے مقدس مقامات میں حج کے ارکان کی ادائیگی بہت مشکل تھی، باوجود اس کے کہ حجاج کی تعداد بھی بہت تھوڑی ہوتی تھی کیونکہ سفر کی سہولیات نہ ہونے کی وجہ سے بہت کم تعداد ہی حج کی ادائگی کے لئے بیت اللہ کا رخ کرتی تھی۔

لیکن دور حاضر کی ترقی اور خصوصاً وسائل سفر کی آسانی اور ہوائی جہاز کی سہولت کے پیش نظر حاجیوں کے لئے سفر کی مشقت بہت کم ہو گئی ہے بلکہ بیت اللہ کے لئے سفر انتہائی آسان اور آرام دہ ہو گیا ہے۔

ان وسائل سفر سے حاجیوں کو جو آسانی ہوئی اسی طرح حکومت کے لئے یہ ایک بہت بڑا مسئلہ بھی بن گیا۔ وہ اس لئے کہ ایام حج میں ادائیگی فریضہ حج کے لئے جن مقامات پر رکنا اور ٹھہرنا پڑتا ہے وہ علاقے محدود ہیں جو شریعت اسلامیہ نے مقرر کئے ہیں جن میں رکنا اور ٹھہرنا ضروری ہے ورنہ اگر کوئی ان حدود سے باہر رہا تو اس کا حج ضائع ہونے کا خدشہ ہے۔

اس کا حل یہی تھا کہ ان مقامات مقدسہ کو منظم اور وسیع کیا جائے تاکہ شرعی حدود کے اندر اندر مناسک حج ادا کئے جا سکیں۔ اس بات کے پیش نظر کہ زیادہ سے زیادہ حاجی اطمنان اور سکون سے حج ادا کر سکیں ایام حج میں چھوٹی گاڑیوں کا مکہ مکرمہ میں داخلہ منع ہے، بلکہ ان کے لئے خاص پارکنگ کی جگہیں بنائی گئی ہیں۔

اس طرح ہر ممکن کوشش کی گئی ہے کہ منیٰ اور عرفات کی شرعی حدود کے اندر ہر انچ جگہ سے

فائدہ اٹھایا جائے اور زیادہ سے زیادہ حجاج کو مناسک کی ادائیگی کا موقع مل سکے۔
اس لئے بہت سے سرکاری اداروں نے اس مسئلہ کو جدید تقاضوں کے مطابق حل کرنے کے لئے تحقیقات کیں، ان کے سائنٹیفک حل پیش کئے۔ جس سے وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ ان مقامات کو حدود شرعیۃ کے اندر وسیع کیا جائے کہ مستقبل میں تین ملین حاجیوں کو ادائگی حج کی سہولت مہیا ہو سکے اور کسی قسم کی پریشانی نہ ہو۔
اس کی ابتداء منیٰ میں تنظیم اور ترتیب سے ہوئی، جس میں ٹیکنیکل طریقوں سے میدان کو ہموار کرنا اور چٹانوں کو توڑنا اور پہاڑوں کو کاٹ کر راستے بنانا اور اونچی نیچی زمین کو میدانی شکل میں لانا اور اس طرح سڑکوں اور پلوں اور سرنگوں کی تعمیر شامل ہے جس سے ادائیگی فریضہ حج میں بہت زیادہ مدد ملی اگرچہ ان مقاصد کے حصول کے لئے بلین ڈالر خرچ کرنا پڑے۔ باوجود اس کے کہ ان مقامات سے حاجیوں کے سوائے چند دن کے استفادہ کے علاوہ کوئی مقصد حاصل نہیں اور ایام حج کے بعد پورا سال یہ مقامات خالی پڑے رہتے ہیں اور وہاں سوائے ترقیاتی اداروں کے مزدوروں کے کوئی انسان نظر نہیں آتا۔

## منیٰ کے ترقیاتی کاموں کا ادارہ

وزارۃ پبلک ورکس اینڈ ہاؤسنگ مشاعر مقدسہ کے ترقیاتی کاموں اور منصوبوں کی نگران ہے۔ منیٰ میں ترقیاتی کاموں کے لئے اس وزارۃ میں خصوصی ادارہ بنایا گیا۔ یہ ادارہ مکمل طور پر منیٰ میں تمام ترقیاتی کاموں کی ڈیزائننگ اور پلاننگ کا با اختیار ادارہ ہے۔
اس ادارے نے جو کام کئے ان کی تفصیل یہ ہے۔

### ۱۔ مکہ مکرمہ کی بیرونی رنگ روڈ

اس سڑک کی لمبائی بارہ کلو میٹر ہے اور یہ طائف کے راستہ سے "عدل" اور "الشرائع" کے درمیان سے نکلتی ہے اور مزدلفہ کے جنوب سے روڈ نمبر ایک کو منقطع کرتی ہوئی مزدلفہ کو ملاتی ہوئی شمال جنوب کی طرف دو متوازی پلوں کی صورت میں نکلتی ہے جن میں ہر ایک کی لمبائی ۲۵۰۰ اور چوڑائی ۱۵ میٹر ہے۔

مشاعر مقدسہ میں اللہ کے مہمانوں کے لیے سڑکیں، پل اور سرنگیں

یہ دونوں پل ان ۲۰ ڈھلوانی سڑکوں سے ملے ہوئے ہیں تاکہ عرفات، منیٰ اور مزدلفہ کے درمیان ٹریفک کو منظم کر سکیں۔

۲ - شاہ فیصل پل

یہ پل مکہ مکرمہ کی بیرونی رنگ روڈ اور دوسری سڑکوں سے جو اس کی طرف آتی ہیں، سے ملتا ہے۔ یہ سڑک دو رویہ ہے جس پر دونوں طرف تین تین گاڑیاں چل سکتی ہیں۔ اس پل پر مجموعی طور پر ۳۴۰,۰۰۰,۰۰۰ ریال خرچ آیا ہے۔ جس میں سڑک اور ڈھلوان کے اخراجات شامل ہیں

۳ - شاہ فھد روڈ

اس روڈ کی لمبائی ۸,۵ کلو میٹر اور چوڑائی ۳۱,۵ میٹر ہے۔ یہ دو رویہ سڑک ہے جس پر ہر سمت میں تین تین گاڑیاں چل سکتی ہیں۔ دونوں سڑکوں کے درمیان میں ۲ میٹر خالی جگہ ہے۔ اور پہاڑوں سے سڑک کو محفوظ کرنے کے لئے تین میٹر چوڑی پٹی دونوں جانب چھوڑی گئی ہے۔
یہ سڑک شمال مزدلفہ سے روڈ نمبر آٹھ سے شروع ہو کر مسجد حرام کے قریب شعب علی تک چلی گئی ہے۔ اس سڑک کو دوسرے راستوں سے ملانے یا جدا کرنے کے لئے کئی روڈ بنے ہوئے ہیں جو علاقہ بحر الکش کی پہاڑیوں سے دو رویہ سرنگوں کے ذریعہ گزرتے ہیں۔ سرنگ کی لمبائی ۸۰۰ میٹر ہے۔ پھر یہ سڑک "میدان العدل" کے اور برج (پل) سے جا ملتی ہے۔ اور غربی علاقے تک چلی جاتی ہے جہاں عزیزیہ پر جا کر جدا ہو جاتی ہے اور ایک ایسے پل سے جا ملتی ہے، جس کے متصل دو رویہ سرنگیں ہیں جن میں سے ہر ایک کی لمبائی ۹۵۰ میٹر ہے یہ سرنگیں اسے ان روڈوں سے ملا دیتی ہیں جو مکہ مکرمہ میں شعب علی تک گئی ہیں پھر اس کے بعد مکہ مکرمہ کے اندرونی حصوں تک پہنچ کر دوسری سڑکوں کے ساتھ مل گئی ہیں۔
اس سڑک کی تعمیر میں ۵۰۰,۰۰۰,۰۰۰ ریال کی لاگت آئی ہے۔ جس میں سرنگیں، پل، اور چوراہے وغیرہ سبھی شامل ہیں۔

۴ - شاہ عبدالعزیز روڈ

یہ سڑک جنوبی منیٰ میں واقع ہے اور طویل مرکزی شاہراہ ہے، جسے مکہ سے رنگ روڈوں کے

مشاعر مقدسہ میں شاہ عبدالعزیز روڈ

جمرات پل

ذریعہ جوڑا گیا ہے اور کئی پلوں اور سڑکوں کو ملاتی ہوئی مسجد حرام تک پہنچ کر ختم ہو گئی ہے۔
اس کی لمبائی ۹,۵ کلو میٹر اور کشادگی ۳۱,۲۰ میٹر ہے۔ یہ دو رویہ سڑک ہے جس پر ہر سمت
تین' تین گاڑیاں چل سکتی ہیں۔ اس میں ۵ پل ہیں اور دونوں جانب ۱۴ میٹر لمبی سرنگیں ہیں۔
اس سڑک کی تعمیری لاگت ۵۲۰,۰۰۰,۰۰۰ ریال ہے۔

## ۵ - شاہ خالد روڈ

یہ سڑک جمرات والے علاقے سے پہلے واقع ہے اور اس کی تعمیر کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ جمرات کے علاقے سے لے کر "عزیزیہ" و "التعیسیم" اور شارع ملک فہد تک کی ٹریفک کی دشواریوں پر قابو پایا جا سکے۔

یہ سڑک جبل ثور' وادی منیٰ سے ہوتی ہوئی مکہ کے بیرونی رنگ روڈ تک چلی گئی ہے۔ دوسری سڑکوں سے اس کا ربط قائم کرنے کی خاطر بہت سے راستے اور ڈھلوان سڑکیں بنائی گئی ہیں۔

اس کا طول ۸ کلو میٹر اور عرض ۳۱,۲۰ میٹر ہے اور دو رویہ ہے۔ تین تین گاڑیاں دونوں جانب چل سکتی ہیں اس سڑک پر دو پل بھی ہیں ان میں سے ایک منیٰ کے اندرونی علاقے میں ہے اور دوسرا "العزیزیہ" میں باہمی رابطے کے لئے اس میں ۱۱ ڈھلوان سڑکیں ہیں۔

دونوں پلوں کی لمبائی ۷۸۰ میٹر ہے۔ اس سڑک میں ۸ سرنگیں ہیں جن میں ہر ایک کی لمبائی ۶۰۰ میٹر ہے۔ اور یہ سرنگیں چار چار کی تعداد میں دونوں سمتوں میں واقع ہیں۔ پہلے مرحلے کی تعمیری لاگت ۲۷۰,۰۰۰,۰۰۰ ہے۔

## ۶ - پیدل چلنے والوں کے لئے مرکزی گزرگاہ

عرفات سے مزدلفہ تک پیدل جانے والوں کے لئے دو ۳۰ میٹر چوڑے راستے ہیں۔ پھر یہ دونوں راستے مزدلفہ میں ایک ہو جاتے ہیں اور منیٰ تک جاتے ہیں اس وقت ان کی چوڑائی ۶۰ میٹر ہو جاتی ہے۔ پھر اس کی ایک جانب سے جمرات کے پل تک ایک سائڈ روڈ چلی گئی ہے۔ اسی طرح دوسری جانب سے ایک روڈ مسجد حرام تک گئی ہے۔ اس وجہ سے مسجد الحرام کا راستہ بہت ہی مختصر ہو گیا ہے۔

عرفات میں حجاج کرام کے خیمے

منیٰ میں حجاج کرام

اس راستے کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ سارا راستہ سایہ دار ہے اور ضرورت کی سبھی چیزیں اس میں مہیا ہیں۔ مثلاً بجلی، پانی، ہوا، غسل خانے، لیٹرین، اشیائے خورد و نوش کی دکانیں وغیرہ۔ اس راستے کی لمبائی ۷ کلو میٹر ہے، پلوں کی لمبائی ۴۷۰ میٹر، اور سرنگوں کی لمبائی ۱۸۳۰ میٹر ہے، اور یہ سرنگیں ہر سمت میں چارعدد ہیں۔، ہر سرنگ کی چوڑائی ۱۳٫۵ میٹر ہے اس راستے کی تعمیری لاگت ۴۴۵,۰۰۰,۰۰۰ ریال ہے۔

## ۷ - وادی منیٰ کو ہموار کرنا

اس منصوبے کا مقصد یہ ہے کہ کنکریٹ کے پشتوں کے ذریعہ خیموں کی جگہ کو سڑکوں سے علیحدہ کر دیا جائے۔ اس طرح خیموں کا علاقہ سڑک سے تقریباً ۳۰ سنٹی میٹر اونچا ہو گیا ہے۔ اور اس علاقے کی مکمل احاطہ بندی کر دی جائے تاکہ حاجیوں کی بڑی تعداد اس کشادہ زمین میں آسانی کے ساتھ سما سکے اور انھیں سڑکوں کی آمدورفت کی وجہ سے دشواریوں کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

جو علاقہ اب تک ہموار کیا جا چکا ہے اس کا رقبہ تقریباً ۲,۰۰۰,۰۰۰ مربع میٹر ہے اور وہاں پر اس طرح کا خصوصی انتظام کر دیا گیا ہے کہ خیموں کے علاقے میں گاڑیوں کا داخلہ ممکن نہیں رہا۔ اسی طرح جملہ لوازمات زندگی کے سامان مہیا کر دئے گئے ہیں اور پانی کی نکاسی کا بھی معقول بندوبست ہو گیا ہے۔ اس منصوبے کی لاگت ۹۰,۰۰۰,۰۰۰ ریال تک پہنچ چکی ہے۔

## ۸ - منیٰ کے پہاڑی ٹیلوں کو ہموار کرنا

منیٰ کے پہاڑی علاقے کی ہمواری ان بڑے منصوبوں میں سے ہے، جس کے لئے جدید ترین ترقی یافتہ تکنیک کا استعمال کیا گیا ہے اور اب تک کی کاوشوں کے نتیجے میں ۵۰۰,۰۰۰ کیوبک میٹر چٹانیں کاٹی جا چکی ہیں۔ ہموار شدہ علاقے میں وہ جگہ بھی شامل ہے جو خیمہ گاہ کی حیثیت سے قابل استعمال ہے۔ بجگہ ہموار کرنے کے ساتھ ساتھ حاجیوں کے لئے پانی، بجلی اور لیٹرین وغیرہ کی جملہ سہولتیں فراہم کر دی گئی ہیں۔

معیصم میں پانی کی ٹینکی نمبر ۱

مشاعر مقدسہ میں ایک دوسری پانی کی ٹینکی

# پینے کے پانی کی ٹینکیاں

مقامات مقدسہ میں حال اور مستقبل میں پانی کی بڑھتی ہوئی ضرورتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے وزارۃ پبلک ورکس اینڈ ہاؤسنگ کے شعبہ ترقیاتی امور برائے منیٰ نے بڑی مقدار میں پانی ذخیرہ کرنے کے لئے ایسے واٹر ٹینکوں کی تعمیر کا منصوبہ مکمل کیا ہے جہاں بھاری مقدار میں پانی جمع کیا جا سکتا ہے ان میں سے کچھ اہم واٹر ٹینک مندرجہ ذیل ہیں

## ٹینکی نمبر ۱

یہ ٹینکی المعیصم کے علاقے میں گول شکل میں ہے۔ اس کا قطر ۲۳۰ میٹر اور اس میں پانی کی گنجائش ۱,۰۰۰,۰۰۰ مکعب میٹر ہے۔ اس کے اطراف میں مٹی کا بند بندھا ہوا ہے اور اس کا حجم ۸۵۰,۰۰۰ مکعب میٹر ہے۔ اس کی زمین کو ہموار کرنے کے بعد پختہ کر دیا گیا ہے۔
پانی کو گرمی وغیرہ سے محفوظ رکھنے کے لئے چھت تعمیر کر دی گئی ہے اور اس چھت کی تیاری میں ۴۵,۰۰۰ مکعب میٹر پتھر اور ۵۰۰ ٹن لوہا استعمال کیا گیا ہے۔ اس منصوبے کی لاگت ۱۲۰,۰۰۰,۰۰۰ ریال ہے۔

## پانی ذخیرہ کرنے والی اہم ٹینکوں کی تفصیلات

مشاعر مقدسہ کے سارے علاقوں میں بہت ساری ٹینکیاں تعمیر کی گئی ہیں جن کی مجموعی لاگت ۴۸۰,۰۰۰,۰۰۰ ریال سے زیادہ ہے۔

* ٹینکی نمبر ۲ کشادگی ۶۰۰,۰۰۰ مکعب میٹر۔ یہ ٹینکی "الشرائع" کے علاقے میں ہے۔

ب۔ "المعیصم" ٹینکی وسعت ۹۶,۰۰۰ مکعب میٹر۔ یہ ٹینکی نمبر ایک کے قریب المعیصم میں واقع ہے۔

ج۔ "ذقم الوبر" کی ٹینکی، گہرائی ۴۰,۰۰۰ مکعب میٹر۔ یہ منیٰ کے جنوب مشرقی حصہ میں ہے۔

د۔ ٹینکی الشعیب۔ گہرائی ۲۰,۰۰۰ مکعب میٹر۔ یہ شمالی منیٰ میں مقام شعیب پر ہے۔

ھ۔ ٹینکی قصور الضیافہ۔ گہرائی ۲۰,۰۰۰ مکعب میٹر۔ یہ جنوبی منیٰ میں ہے۔

و۔ البیعہ کی دو ٹینکیاں، دونوں کی وسعت ۲۴,۰۰۰ مکعب میٹر۔ یہ دونوں منیٰ میں ہیں۔

ز- دیگر چھ ٹینکیاں جن میں ہر ایک کی وسعت ۱۸,۰۰۰ مکعب میٹر۔ یہ ٹینکیاں منیٰ کے مختلف حصوں میں ہیں۔ ح- مزدلفہ کی ٹینکی، گہرائی ۴۵,۰۰۰ مکعب میٹر۔

ط- عرفات کی ٹینکی، گہرائی ۹۰,۰۰۰ مکعب میٹر۔

عرفات کے ان مقامات پر جہاں پانی دستیاب نہیں ہے وہاں پر پانی کی سپلائی کے لئے دو سو فائر گلاس کی ٹنکیاں جن کی جملہ گنجائش ۵۲۰۰,۰۰۰ لیٹر ہے، نصب کی گئی ہیں۔

## شعائی سرنگیں

۱۴۰۱ ہجری بمطابق ۱۹۸۱ء سے مذکورہ سرنگوں کی تعمیر کا منصوبہ شروع ہوا اور یہ سرنگیں "شعائی سرنگوں" کے نام سے مشہور ہوئیں۔

ان سرنگوں کی تعمیر کو فن تعمیر کا زبردست کارنامہ تسلیم کیا گیا ہے۔ اس لئے کہ یہ سرنگیں پہاڑ کاٹ کر بنائی گئیں ہیں اور اس کی تعمیر میں اعلیٰ ترین تکنیکی وسائل استعمال کئے گئے ہیں۔ نیز روشنی و پانی کے انتظام کے ساتھ گندے پانی کی نکاسی کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ اور ہر طرح کی ہنگامی حالات سے فوری طور پر نپٹنے کی مکمل تیاریاں کی گئی ہیں۔ اس سلسلے میں آگ بجھانے اور خطرے سے فوری آگاہ کرنے اور ٹیلیفون وغیرہ کی جملہ آسانیاں فراہم کر دی گئیں ہیں۔ سرنگ کے اندر ہی وضو خانے، غسل خانے، اور بیت الخلاء وغیرہ کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ پیدل چلنے والوں اور گاڑیوں کے لئے الگ الگ راستے بنائے گئے ہیں۔

اسی طرح بعض سرنگیں ہنگامی حالات میں استعمال کرنے کی غرض سے نکالی گئی ہیں۔ جیسے باب الملک کے میدان اور مقام کدی والی سرنگیں ہیں۔

ان سرنگوں کی تعمیر کا مقصد راستے کی مسافت کو کم کرنے کے علاوہ ٹریفک میں سہولتیں پیدا کرنا ہے۔ تمام مرکزی سرنگوں سے چھوٹی چھوٹی سرنگیں بھی نکلی ہوئی ہیں۔ یہ پانی ذخیرہ کرنے اور ہنگامی حالات میں آمدورفت کے لئے استعمال ہوتی ہیں اور ان میں سے بعض کا استعمال وضو خانے اور بیت الخلاء کے لئے بھی ہوتا ہے جو انھیں سرنگوں کے اندر بنے ہوئے ہیں۔

جب ہم ان سرنگوں کا غور و فکر کے ساتھ معائنہ کرتے ہیں تو یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ

سرنگوں کا یہ کارنامہ بلا شبہ فن تعمیر کا عظیم کارنامہ ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ بعض سرنگیں انتہائی حیران کن ہیں۔ اس لئے کہ وہ پہلے سے موجود دوسری سرنگوں کے نیچے سے ہو کر گزرتی ہیں۔ اسی طرح کی ایک سرنگ قلعہ جیاد کے نیچے سے ہو کر گزرتی ہے۔

بعض سرنگیں ایسی ہیں جو ہنگامی حالت کے لئے دوسری سرنگوں سے نکالی گئی ہیں۔ اور بعض سرنگیں بہت زیادہ بڑی ہیں۔ ایسی بڑی سرنگوں کی تعمیر میں دیو ہیکل آلہ سوراخ (جمبو) سے مدد لی گئی ہے۔ اس آلے کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہ تعمیری عمل کے دوران بھاری چٹانوں کو سہارا بھی دیتا ہے۔ تاکہ وہ جھٹکے سے متاثر ہو کر گرنے سے محفوظ رہیں۔

## مثالی قربان گاہ

۱۴۰۲ ہجری بمطابق ۱۹۸۲ء کو المعیصم کے مقام پر ایک مثالی قربان گاہ قائم کی گئی تاکہ قربانی کے گوشت سے بھرپور استفادہ کیا جا سکے اور اسے دنیا بھر کے فقراء اور مساکین میں تقسیم کیا جا سکے۔ اس عظیم الشان مثالی قربان گاہ کی تعمیر میں ۱۵۰،۰۰۰،۰۰۰ ریال کی خطیر رقم خرچ ہوئی۔ اس قربان گاہ میں بے شمار جانوروں کو سمو لینے کی جگہ ہے۔ اور اسی مقام پر قربانی کے جانوروں کو ذبح بھی کیا جاتا ہے۔ یہیں ان کو صاف کیا جاتا ہے۔ گوشت بنایا جاتا ہے۔ اور یہیں سے ساری دنیا میں تقسیم بھی ہوتا ہے۔



جانوروں کے لئے بنائے گئے باڑوں میں بیک وقت ۱۲۰،۰۰۰ جانور رہ سکتے ہیں۔ یہ تعداد صرف ایک دن کے لیے ہے اس لئے کہ یوم النحر کی ابتداء ہی سے جانوروں کی آمد کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔

عصری قربان گاہ: ۱۴۲۰ھ (۲۰۰۰ء) میں دنیا کا سب سے بڑا قربان گاہ کا افتتاح مقامات مقدسہ میں عمل میں آیا۔ اس کی تعمیر پر ۵۰۰،۰۰۰،۰۰۰ ریال خرچ ہوئے اور اس میں ۵۰۰،۰۰۰ جانوروں کی گنجائش ہے۔ اس پروجیکٹ میں ۲۸۰،۰۰۰ جانوروں کو تین دن تک منجمد رکھا جا سکتا ہے۔ منسٹری آف پبلک ورکس اینڈ ہاؤزنگ کی طرف سے انجام دیئے جانے والا یہ دنیا کا سب سے بڑا عصری پروجیکٹ ہے۔

اس قربان گاہ کے قیام کا منصوبہ بحمداللہ سو فیصد کامیاب رہا اور اس کے ذریعہ پوری دنیا کے غریب و محتاج مسلمانوں کو لاکھوں جانوروں کا گوشت تقسیم ہوا۔ اور اس طرح قربانی کے جانوروں سے بھرپور استفادہ ممکن ہوا اور قربانی کا شرعی مقصد بھی پورا ہوا۔

## عرفات میں مسجد نمرہ

یہ مسجد حج کے موقع پر امامت کرانے والے ائمہ کرام کی جائے قیام ہے جو موقف عرفات میں واقع ہے۔ وزارۃ الحج نے اس کی توسیع کا منصوبہ پاس کیا جس کا بنیادی رقبہ ۱۲۴,۰۰۰ مربع میٹر تک پہنچ گیا ہے۔ اور اس کے ایک حصہ کو دو منزلہ بنا دیا گیا ہے جس کا رقبہ ۲۷,۰۰۰ میٹر ہے۔ مسجد کے اندر بیک وقت ۳۰۰,۰۰۰ نمازی نماز ادا کر سکتے ہیں اس مسجد کے ائیر کنڈیشن سسٹم، وضو کی جگہ، بیت الخلاء وغیرہ میں بھی اضافہ کر دیا گیا ہے۔ اس مسجد کی توسیع اور مرمت میں ۲۳۷,۰۰۰,۰۰۰ ریال خرچ ہو چکے ہیں۔

## منیٰ میں مسجد خیف

مسجد خیف مشاعر مقدسہ کے علاقے میں بڑی اہم مسجد ہے اس کی لمبائی چوڑائی ۲۵,۰۰۰ مربع میٹر ہے نیز اس کے اندر روشنی، پنکھوں، ائیر کنڈیشنڈ وضو کی جگہ، بیت الخلاء کا بڑا اچھا انتظام ہے اس میں بیک وقت ۲۵,۰۰۰ افراد نماز پڑھ سکتے ہیں۔ اسی طرح ملک عبد العزیز رحمۃ اللہ کے خرچ پر مسجد سے متصل ایک عمارت اور بنا دی گئی ہے جہاں سے محتاج حاجی صاحبان کو مفت کھانا تقسیم کیا جاتا ہے۔ وزارۃ الحج نے مذکورہ چیزوں کے بنانے پر ۹۰,۰۰۰,۰۰۰ ریال خرچ کیا ہے۔

## مزدلفہ میں مسجد مشعر الحرام

مشعر الحرام کی تعمیر وزارۃ الحج کے خرچ پر ہوئی ہے جس کی مجموعی لمبائی چوڑائی ۵۴۰۰ مربع میٹر ہے اور بیک وقت ۸۰۰۰ آدمی اس میں نماز ادا کر سکتے ہیں اس کے بنانے میں ۵,۰۰۰,۰۰۰ ریال خرچ ہوئے ہیں۔

عرفات میں مسجد نمرہ

منیٰ میں مسجد خیف

# شرعی احکام

## ترویہ کا دن

## آٹھویں ذی الحجہ

حاجی صاحبان کو ذی الحجہ کی آٹھ تاریخ کو منی کی طرف جانا مسنون ہے جو عرفات کے راستے میں آتا ہے۔ حاجی نے اگر حج قران یا حج افراد کی نیت کر کے احرام باندھا تھا تو وہ اپنے اسی احرام میں منی جائے گا۔ اور اگر حج تمتع کی نیت سے احرام باندھ کر عمرہ کر کے حلال ہو گیا تھا تو پھر ۸ ذی الحجہ کو حج کے لئے دوبارہ احرام باندھے گا۔ البتہ اسے اپنے قیام گاہ سے ہی احرام باندھ لینا چاہیے خواہ وہ مکہ میں مقیم ہو یا مکہ سے باہر۔ منیٰ جاتے ہوئے کثرت سے تلبیہ اور ذکر و اذکار تیز دعائیں پڑھتی ہیں۔ نویں ذی الحجہ کی رات منی میں گزارنا مستحب ہے اور نویں ذی الحجہ کو منی سے عرفات جائیں البتہ ایک بات کا خیال رہے کہ جب تک سورج چڑھ نہ آئے اس وقت تک منی سے کوچ نہ کریں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورج کے خوب چڑھ آنے کے بعد منیٰ سے نکلے تھے۔ اگر حاجی حضرات منی کی شب باشی اور وہاں ٹھہرے بغیر یا سیدھے نویں ذی الحج کو مکہ مکرمہ سے عرفات چلے جائیں تو بھی کوئی حرج نہیں ہے اور نہ ہی کسی قسم کا فدیہ عائد ہو گا۔

## عرفات میں ٹھہرنا

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حج عرفہ میں ٹھہرنے کا نام ہے۔ عرفہ یا عرفات اس پہاڑ کا نام ہے جس کے ارد گرد حاجی صاحبان نویں ذی الحج کو غروب آفتاب تک ٹھہرتے ہیں۔ بطن عرنہ کو چھوڑ کر بقیہ پورا عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ بطن عرنہ اس وادی کا نام ہے جو مسجد نمرہ سے قریب قبلہ کے سامنے ہے عرفات میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہئے۔

اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ ، وَبِكَ إِعْتَصَمْتُ ، وَ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ .
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِمَّنْ تُبَاهِيْ بِهِمُ الْيَوْمَ مَلَائِكَتَكَ ، إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ .

اے اللہ تیری طرف میں متوجہ ہوا اور تجھی کو مضبوطی سے پکڑ کر تجھ پر بھروسہ کیا۔ اے اللہ مجھے ان لوگوں میں سے بنا دے جن پر آج تیرے فرشتے فخر کرتے ہیں یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے۔

## عرفات کا دن

عرفہ کے دن عرفات میں مسجد نمرہ میں حاجی حضرات سب سے پہلے عرفات کے دن کا خطبہ سنیں۔ پھر ظہر و عصر کی نماز قصر کر کے بیک وقت جمع تقدیم کے ساتھ ایک اذان اور دو اقامت سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہوئے ادا کریں۔ جنھوں نے ہمیں حج کے مناسک سکھلائے۔ حاجی حضرات نویں ذی الحجہ کا پورا دن ذکر و اذکار اور دعاؤں میں گزار دیں۔ یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔

## عرفات سے مزدلفہ کی طرف روانگی

نویں ذی الحجہ کو سورج غروب ہو جانے کے بعد حاجی صاحبان عرفات سے مزدلفہ کی طرف کوچ کریں نیز مزدلفہ پہنچ کر مغرب و عشاء کی نماز قصر کر کے جمع تاخیر سے ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ ادا کریں گے نیز مزدلفہ میں ستر کنکریاں چن کر اپنے پاس رکھ لیں تاکہ تین جمروں کو کنکریاں مار سکیں۔

## مزدلفہ میں ٹھہرنا

مزدلفہ میں ٹھہرنا دو حالت سے خالی نہیں ہو گا۔ (۱) یا تو آدھی رات تک (یہ صرف عورتوں اور ضعیف و بیماروں کے لئے ہے) (۲) یا پھر فجر کی نماز تک۔ لیکن یہی حالت افضل ہے۔

مشعر الحرام میں حاجی صاحبان مشعر الحرام کے پاس ٹھہر کر جو بھی دعا چاہیں مانگ لیں یا مزدلفہ و مشعر حرام کے پاس ٹھہر کر حاجی حضرات جن دعاؤں کے عموماً مانگنے کے عادی ہوتے ہیں مانگ سکتے ہیں۔

## جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنا

مزدلفہ میں صبح خوب روشن ہو جائے تو پھر جمروں کو کنکریاں مارنے کے لئے مزدلفہ سے منیٰ کی طرف کوچ کریں نیز وادی محسر میں پہنچ کر رفتار ذرا تیز کر دینی چاہیے۔ بڑے جمرے کے پاس پہنچ کر حاجی حضرات تلبیہ پڑھنا بند کر دیں اور اللہ اکبر کہتے ہوئے پے در پے سات کنکریاں ماریں۔ ہر کنکری مارتے وقت اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھ اٹھانا مستحب ہے۔ نیز اگر ممکن ہو تو خانہ کعبہ کو بائیں طرف اور منیٰ کو داہنے طرف میں کر کے کھڑے ہوں۔ اس طرح کھڑا ہونا اگر کسی وجہ سے دشوار اور ناممکن ہو تو کوئی حرج نہیں ہے بلکہ جہاں بھی کھڑا ہو کر جمرہ کو کنکریاں ماری جائیں کافی ہے۔

## قربانی کرنا

بڑے جمرے کو کنکری مارنے کے بعد حج قران اور حج تمتع کرنے والا اپنی قربانی کو ذبح کرے گا۔ اور اگر مذکورہ عازمین حج کو قربانی نہ ملے یا قربانی کی طاقت نہیں ہے تو انہیں دس روزے رکھنا چاہیے۔ جن میں سے تین روزے حج کے دنوں میں اور سات روزے وطن واپس ہونے کے بعد رکھنا ہوں گے۔ ہدی ہر اس جانور کو کہا جاتا ہے جسے قربانی کے دن ذبح کیا جاتا ہے چاہے بکری، گائے، بیل اور اونٹ ہو قربانی کی مشروعیت قرآن پاک اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے جس پر پوری امت کا اجماع ہے۔

# قربانی کے بعض احکام

قربانی سنت موکدہ ہے جس کا کرنے والا اجر و ثواب کا مستحق، اور نہ کرنے والا گناہ گار بھی نہیں ہو گا۔ قربانی کی شرائط میں سے پہلی شرط یہ ہے کہ قربانی کرنے والا قربانی کی قیمت ادا کرنے پر قادر ہو نیز قربانی کا جانور ہر طرح کے نقص اور عیب سے پاک ہو اور قربانی اپنے محدود اور مقررہ وقت میں ذبحہ کی جائے یعنی عید کے دن اور تشریق کے تینوں دنوں میں قربانی کرنا درست ہے۔ گائے اور اونٹ کی قربانی میں زیادہ سے زیادہ سات آدمی شریک ہو کر قربانی کر سکتے ہیں نیز قربانی ذبحہ کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے یعنی بسم اللہ پڑھکر قربانی ذبحہ کی جائے۔ قربانی کا گوشت تین حصہ کر کے ایک حصہ خود کھانا دوسرا حصہ تحفہ میں دینا اور تیسرا حصہ مسکینوں اور غریبوں کو دینا سنت ہے۔

## حلال (احرام اتارنا) ہونا

قربانی ذبحہ کرنے کے بعد حاجی صاحبان اپنے پورے سر کے بال جڑ سے صاف کرائیں یا سارے سر سے بال کتروائیں دونوں طریقے درست ہیں (مگر حلق یعنی جڑ سے صاف کرانا افضل ہے) البتہ عورتیں صرف تقصیر کرائیں گی یعنی ایک انگلی کے برابر بال کاٹ لیں۔ بڑے جمرے کو کنکری مارنے اور قربانی کرنے نیز حلق یا تقصیر کرانے کے بعد حاجی کے لئے بیوی کے علاوہ وہ تمام چیزیں حلال ہو گئیں جو احرام کی حالت میں نا جائز تھیں۔ اس حلال ہونے کو حلال اول کہا جاتا ہے۔

## طواف افاضہ

حلال اول کے بعد حاجی صاحبان کے لئے خوشبو لگانی مسنون ہے اور پھر طواف افاضہ کی غرض

سے مکہ جانا چاہیے طواف افاضہ حج کے ارکان میں سے ایک رکن ہے جو طریقہ طواف، قدوم کا ہے۔ طواف افاضہ بھی اس طرح کرنا چاہیے البتہ طواف افاضہ کے ساتھ حاجی کو سعی نہیں کرنی ہے بشرطیکہ اس سے پہلے سعی کر چکا ہے، یعنی طواف قدوم کے ساتھ اگر سعی کر چکا تھا تو پھر وہی سعی کافی ہے۔ طواف افاضہ کے ساتھ سعی نہیں کرنی ہے۔

## مکمل طور سے حلال (احرام اتارنا) ہونا

طواف افاضہ کر لینے کے بعد حاجی مکمل طور پر حلال ہو گیا، اور اب اس کے لئے دیگر تمام چیزوں کے ساتھ ساتھ بیوی بھی حلال ہو گئی، جو کہ طواف افاضہ سے پہلے حرام تھی۔ نیز اپنی عام زندگی کی طرف لوٹ آیا اور احرام سے پہلے جتنی چیزیں اس کے لئے جائز تھیں وہ سب جائز ہو گئیں۔

اگر حاجی بارہ تا تیرہ ذی الحجہ تک تینوں جمروں کو کنکریاں مارنے کی غرض سے ٹھہرا رہا پھر طواف افاضہ کی غرض سے مکہ کا رخ کیا نیز طواف افاضہ کر کے مکمل طور پر حلال ہوا تو بھی جائز ہے۔

## جمرات کو کنکریاں مارنا

جمرات تین ہیں جمرہ صغریٰ، چھوٹا جمرہ جو مسجد خیف سے قریب ہے جمرہ وسطیٰ، بیچ والا جمرہ، دوسرا جمرہ پہلے جمرے سے تقریباً ۱۵۵ میٹر دور ہے۔ جمرہ کبریٰ جسکا دوسرا نام جمرہ عقبہ ہے، یہ جمرہ بھی بیچ والے جمرے سے ۱۵۵ میٹر دور ہے کنکری مارنے کی ابتدا پہلے جمرے سے کر کے تیسرے جمرے پر ختم کرنا چاہیے۔ عید الاضحیٰ کے بعد صرف دو دن کنکریاں مار کر اگر کوئی شخص مکہ آنا چاہے تو اجازت ہے، لیکن تیسرے دن بھی رک کر کنکریاں مار کر وہاں سے نکلنا افضل ہے۔ جمروں کو ماری جانے والی کنکریوں کی کل تعداد ۷۰ ستر ہے جن میں سے حاجی

صاحبان سات کنکر عید کے دن، یعنی ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو جمرۂ عقبہ کو ماریں گے۔ اور پھر تشریق کے تینوں دنوں میں ہر جمرے کو سات سات کنکریاں ماری جائیں گی۔ اس طرح کل ستر کنکریاں ماری جائیں۔ کنکریاں چنے کے برابر یا اس سے بھی ذرا چھوٹی ہونی چاہئں۔ جمروں کو کنکریاں مارنے سے شریعت کا مقصد یہ ہے، کہ شیطان کے مکروفریب اور اس کے وسواس اور گندے خیالات ولانے سے مسلمانوں کو بچایا جا سکے، نیز مسلمان اللہ کی اطاعت میں ہر طرح سے چاق و چوبند رہیں دوسری بات کہ یہ اللہ کے نبی حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اسوہ بھی ہے جس وقت انھوں نے اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو لے کر ذبح کرنے کی نیت کی تو شیطان نے فوراً سامنے آکر اللہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت کرنے کا وسوسہ ولانا شروع کر دیا۔ چنانچہ کنکریاں مار کر حضرت ابراہیم نے اسے اپنے سے دور بھگایا۔

بعض حاجی صاحبان جذبات سے متاثر ہو کر غصے کی تاب نہ لا کر جوتے، چپل اور دوسری چیزوں سے جمروں کو مارنا شروع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ جوتے، چپل یا دوسری چیزوں سے جمرات کو مارنا شرعاً ناجائز ہے کیونکہ شریعت کا مقصد جمروں کو کنکریوں سے مارنا ہے نہ کے دوسری چیزوں سے۔ جمرہ عقبہ کو کنکری مارنے کا وقت دسویں ذی الحجہ کی آدھی رات سے شروع ہوتا ہے اور بعض لوگوں کے اقوال کی روشنی میں یوم النحر کی صبح صادق سے شروع ہوتا ہے یعنی ان لوگوں کے نزدیک قربانی والے دن کی فجر کے طلوع ہونے کے بعد شروع ہوتا ہے۔

بعض دوسرے لوگ کہتے ہیں کہ عید والے دن زوال آفتاب تک تاخیر کرنا مکروہ ہے لیکن عید کے بعد والے تینوں دنوں میں کنکری مارنے کا وقت زوال آفتاب کے بعد سے لے کر سورج غروب ہونے تک رہتا ہے البتہ رات تک رمی جمار کو موخر کرنا مکروہ ہے۔

تینوں جمروں کو کنکریاں مارنا چاروں مذاہب میں واجب ہے۔ منیٰ میں رات گزارنا ضروری ہے، نیز شب باشی اس وقت مانی جائے گی کہ جب حاجی منیٰ میں کنکریاں ماری جانے والی راتوں کا اکثر حصہ منیٰ میں گزار دے۔

حاجی صاحبان میں سے بوڑھے اور مریض لوگوں کو اپنی طرف سے کنکریاں مارنے کے لئے دوسروں کو اپنا ولی بنانا درست ہے اگرچہ مذکورہ عذر والے کئی لوگ کیوں نہ ہوں، پھر ان کی

لوگوں کی طرف سے ایک شخص کنکریاں مار سکتا ہے بشرطیکہ کنکریاں مارنے والا پہلے اپنی طرف سے پھر اسے وکیل بنانے والے کی طرف سے کنکریاں مارے۔

## فدیہ کا حکم

نویں ذی الحجہ سے لے کر دسویں کی فجر تک اگر کوئی شخص عرفات نہیں پہنچا تو اس کا حج باطل ہے اسے اگلے سال حج کرنا پڑے گا۔

حاجی نے اگر حج کے واجبات میں سے کوئی رکن چھوڑ دیا تو اس کا حج درست ہے لیکن اس پر فدیہ عائد ہوتا ہے اور اس فدیہ میں اسے جانور ذبح کرنا پڑے گا۔

پہلی بار حلال ہونے سے پہلے حاجی نے اگر بیوی سے ہمبستری کرنے کے علاوہ اور کوئی دوسرا ایسا کام کر ڈالا یا کوئی ایسی چیز استعمال کر لی جو حالت احرام میں ناجائز تھی تو اس کا بھی حج صحیح ہے لیکن اسے دم دینا ہو گا۔ یعنی جانور ذبح کرے یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلائے، یا تین روزے رکھے۔ مذکورہ تینوں صورتوں میں سے جو صورت آسان ہو اپنا لے۔

اگر کسی نے حدود حرم میں شکار کر لیا یا درخت اور گھاس پھوس کاٹ لیا تو اس پر بھی فدیہ لازم آتا ہے۔

### طواف الوداع

طواف الوداع اس آخری طواف کا نام ہے کہ جسے ادا کر کے حاجی حضرات اپنا حج پورا کرتے ہیں نیز یہی آخری طواف کر کے اپنے وطن واپس ہو جاتے ہیں۔

طواف وداع میں رمل یعنی پہلے تین چکروں میں تیز چلنا ضروری نہیں ہے، بلکہ سنت یہ ہے کہ اس طواف میں رمل نہ کیا جائے۔ نیز حاجی صاحبان طواف کی ساری دعائیں بکثرت پڑھتے رہیں، طواف مکمل کر لینے کے بعد حاجی صاحبان مسجد حرام سے نکلتے وقت عام طریقے سے نکلیں۔ اور ان کا رخ اپنے وطن لوٹنے کے راستے یا مدینہ میں مسجد نبوی کی زیارت کی طرف ہونا چاہئے۔ بعض مسجد حرام سے نکلتے وقت اپنی ایڑیوں کے بل نکلتے ہیں، اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا ہے، بلکہ یہ کھلی ہوئی جہالت ہے۔

# مدینہ منوّرہ میں خوش آمدید

اسوقت آپ مدینہ منورہ میں ہیں۔ مدینہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں، مدینہ جس نے اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنے دل کے دروازے کھول دئے تھے جب کہ ساری دنیا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھکرا دیا تھا۔ مدینہ جسے ہجرت گاہ رسول ہونے کا شرف حاصل ہے، وہ مدینہ جس نے تمام غزوات میں دست و بازو کی حیثیت سے آپ کا اور آپ کے مہاجر صحابہ کا ساتھ دیا تھا۔ وہ مدینہ جہاں پر قرآن کی بہت ساری سورتیں نازل ہوئیں۔ یہی وہ مقام ہے جسے قرآن پاک کے جمع و تدوین اور حفظ و کتابت کا شرف حاصل ہوا، اور یہیں سے قرآن عظیم کو ساری دنیا میں تقسیم کیا گیا۔ مدینہ یہ مدفن رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے، اور یہیں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ رسالت فرمائی، اور حق امانت ادا فرمانے کے بعد دار فانی سے دار آخرت کی طرف کوچ فرمایا، اور امت مسلمہ کے لئے وہ عظیم الشان دولت چھوڑ گئے، جسے تھام کر وہ کبھی ضائع و برباد نہیں ہو سکتے یعنی کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔

مدینہ منورہ قدر و منزلت میں مکہ مکرمہ سے کچھ کم نہیں، یہاں مسجد رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔
یہ دوسرا حرم پاک ہے، یہ شہر سعودی عرب کے لیے قابل فخر ہے۔
مدینہ کے پچانوے نام ہیں - کچھ ناموں کا تذکرہ یہاں کیا جاتا ہے۔

طیبہ، العاصمہ، بیت رسول اللہ، المسلمۃ المحبۃ، دار الفتح، حرم رسول اللہ، ذات النخل، سیدۃ البلدان، البارہ، الجابرہ، قبۃ الاسلام، قلب الایمان، المختارہ، دار الابرار، المومنۃ، دار السنۃ، دار الاخیار، الدرع الحصینۃ، ذات الحرارۃ اور المبارکۃ وغیرہ۔

مدینہ منورہ میں مسجد نبوی شریف

ہجرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل مدینہ کا نام یثرب تھا۔

## مدینہ منورہ کی تعمیر و ترقی اور تزئین

حجاج کرام، جیسا کہ آپ نے مکہ مکرمہ میں بے شمار تعمیر و ترقی اور زیبائش اور آرائش کی کاروائیوں کا معاینہ کیا ہے ٹھیک اسی طرح کی سرگرمیاں آپ کو مدینہ منورہ میں بھی نظر آئیں گی۔ شاہ فہد کے متعین کردہ مقاصد کے پیش نظر اہل وطن اور حکومت کی کاوشیں اور جد و جہد

مدینہ منورہ کا منظر عام

روز افزوں، مائل بہ اضافہ و ترقی ہیں۔ شاہ فہد کا عظیم الشان منصوبہ یہ ہے کہ ان دونوں شہروں کو رشک عالم، بنا دیا جائے اور دنیا کے خوبصورت ترین شہروں میں انھیں امتیازی حیثیت حاصل ہو۔ یہی وجہ ہے، کہ مکہ و مدینہ کی تعمیر و ترقی میں انجینئرنگ اور فن تعمیر کے جدید ترین وسائل کا سہارا لیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے ان دونوں شہروں کا فضائی سروے کرایا گیا

تاکہ اسکی مدد سے تفصیلی نقشہ مرتب کیا جائے اور اسی نقشے کو تعمیر و ترقی کی بنیاد بنائی جائے۔ اس فضائی سروے کی اسکیم میں ایک خطیر رقم خرچ ہوئی جس کی لاگت ۲۳,۲۸۸,۰۰۰ ریال ہے، ایک ماہر سعودی فرم نے یہ کام سر انجام دیا۔

چونکہ ان تمام تعمیر و ترقی کے کاموں میں شاہ فہد کی ذاتی دلچسپی ہے اسی لئے انہوں نے اپنی ہی سربراہی میں ایک وزارتی کمیٹی ترتیب دی ہے، اور اس کا نائب سربراہ عزت مآب جناب امیر عبدالمجید بن عبدالعزیز آل سعود کو مقرر فرمایا ہے، جو مدینہ منورہ کے امیر ہیں تاکہ یہ کاروائیاں بغیر کسی رکاوٹ اور توقف کے جاری رہ سکیں اور سالوں کا کام دنوں کے حساب سے پایہ تکمیل کو پہنچے۔

ایک قابل ذکر بات یہ ہے کہ تمام کاروائیاں جو مختلف نوعیتوں کی تھیں اور مختلف شعبوں سے متعلق تھیں بیک وقت کی گئیں اور با حسن وخوبی انجام دی گئیں۔ ان تمام

ترقیاتی کاموں میں جو سب سے زیادہ اہمیت کا حامل کام ہے وہ شاہ فہد کا توسیع حرم نبوی کا عظیم الشان منصوبہ ہے، یہ توسیعی کام حرم نبوی کی تاریخ کا سب سے بڑا کام ہے جسے اب تک کی تاریخ میں سب سے بڑا منصوبہ ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔

## مدینہ منورہ کی بلدیہ

مدینہ منورہ کی بلدیہ نے شہر کی تعمیر و ترقی اور زیبائش و آرائش کے سلسلے میں ایک ہمہ گیر منصوبہ بندی کر لی ہے۔ اور ان تمام کاروائیوں کی ابتدا اس شہر کے قلب مقدس، مسجد نبوی شریف سے ہو گی تاکہ تمام تر ترقیاتی منصوبے حقیقی معنوں میں با احسن و خوبی انجام کو پہنچیں۔

اس ہمہ گیر اور عظیم الشان منصوبے کی تکمیل میں مجموعی اعتبار سے ۲۰,۰۰۰,۰۰۰ ریال کی لاگت آئی ہے۔

گزشتہ پانچ سالوں میں مدینہ منورہ کی بلدیہ نے بہت سارے منصوبوں کا نفاذ کر دیا ہے۔ ان میں سے کچھ اہم منصوبوں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

مدینہ منورہ کی خوبصورت عمارتیں، باغیچے، پل اور سرنگیں

** مدینہ منورہ کے اندرون شرقی علاقے نیز شارع الملک عبدالعزیز اور باب الشامی کے علاقہ میں واقع جائدادوں کے سلسلے میں تصفیہ حقوق ملکیت اور بعض چوراہوں کی مرمت و اصلاح۔ اسکی لاگت کا اجمالی تخمینہ ۱,۲۴۳,۰۰۰,۰۰۰ ریال ہے۔

** سڑکوں کی تعمیر اور مسجد نبوی سے متصل علاقے میں سروس لائنوں کا قیام۔ لاگت ۹۶۰,۰۰۰,۰۰۰ ریال۔

** مدینہ منورہ میں آب رسانی کا منصوبہ اور اس کی سپلائی کا مکمل انتظام۔ لاگت ۶۱۵,۹۶۲,۰۰۰ ریال۔

** مدینہ منورہ کی صفائی کا منصوبہ۔ لاگت ۶۹۶,۹۱۳,۲۳۵ ریال۔

** مدینہ منورہ میں سینیٹری (گندے پانی کی نکاسی) کا منصوبہ۔ لاگت ۵۴۶,۶۴۱,۰۰۰ ریال۔

** شارع السلام کا منصوبہ مع تصفیہ حقوق ملکیت۔ لاگت ۶۹۰,۰۰۰,۰۰۰ ریال۔

** مدینہ منورہ کے داخلی حصوں کی زیبائش و آرائش کا منصوبہ۔ لاگت ۴۱,۵۰۰,۰۰۰ ریال۔

** یونیورسٹی کی شاہراہوں کی تزئین کا منصوبہ مع تصفیہ حقوق ملکیت۔ لاگت ۴۰۴,۰۰۰,۸۸۸ ریال۔

** پانی ذخیرہ کرنے اور آب رسانی کا منصوبہ۔ لاگت ۳۳۴,۹۳۳,۰۰۰ ریال۔

** "مناخہ" سرنگ کی کشادگی اور اس کے پہلے اور دوسرے مرحلے کا اجراء۔ لاگت ۲۶۰,۰۰۰,۰۰۰ ریال۔

** کنوؤں کی کھدائی اور اس کے جملہ لوازمات کا منصوبہ۔ لاگت ۲۵۷,۲۶۴,۰۰۰ ریال۔

** پبلک سروس کے دفاتر کی منتقلی کا منصوبہ، لاگت ۹۷,۰۰۰,۰۰۰ ریال۔

** مسجد قباء کی سرنگ کا اجراء۔ لاگت ۹۷۰,۰۰۰,۰۰۰ ریال۔

** مسجد قباء سے متصل علاقے کی آرائش و زیبائش اور تصفیہ حقوق ملکیت۔ لاگت ۸۵,۰۰۰,۰۰۰ ریال۔

** "الصافیہ" پل کا منصوبہ۔ لاگت ۶۶,۰۰۰,۰۰۰ ریال۔

** مدینہ کی بعض شاہراہوں کی تزئین و سجاوٹ۔ لاگت ۴۵,۰۰۰,۰۰۰ ریال۔

مدینہ منورہ کے ایک بازار کا خوبصورت منظر

مدینہ منورہ میں ایک باغیچے کا منظر جس میں بچوں کے کھیلنے کا میدان بھی ہے

** طیبہ سرنگ کی تعمیر کا منصوبہ ۔ لاگت ۴۴,۰۰۰,۰۰۰ ریال۔
**مدینہ منورہ کے داخلی حصوں میں پانی کی لائنوں کی اصلاح، کنووں کی کھدائی اور آب رسانی کا منصوبہ۔ لاگت ۳۹,۰۰۰,۰۰۰ ریال۔
** تیسرے رنگ روڈ کو برابر کرنا اور اس کی مرمت۔ پہلے اور دوسرے دو مرحلوں میں لاگت ۳۰,۰۰۰,۰۰۰ ریال۔
** سڑکوں کی مرمت اور اسفالٹ بچھانے کا منصوبہ۔ لاگت ۲۸,۸۰۶,۹۴۸ ریال۔
** مسجد قباء کی کار پارکنگ کے قیام کا منصوبہ۔ لاگت ۲۵,۰۰۰,۰۰۰ ریال۔
** مسجد قبلتین کے جانبی علاقے کی آرائش و زیبائش کا منصوبہ۔ لاگت ۱۵,۰۰۰,۰۰۰ ریال۔
** مدینہ منورہ کے جدید محلوں کی سڑکوں پر اسفالٹ بچھانے کا منصوبہ ۔ لاگت ۳۲,۰۰۰,۰۰۰ ریال۔" **حارة الفنوات" خواجہ سراؤں کے محلے کا خاتمہ۔ لاگت ۱۶,۰۰۰,۰۰۰ ریال۔
** مدینہ منورہ کی سڑکوں کی آرائش و زیبائش اور حفاظت کا منصوبہ۔ لاگت ۷,۰۰۰,۰۰۰ ریال
** فضائی سروے اسکیم سے متعلق نقشوں اور تحقیقات کی ترتیب۔ لاگت۔ ۱۸,۰۴۶,۰۴۶ ریال۔
** سنٹرل ایریا پروجیکٹ کے دوسرے مرحلہ کے نقشے، ڈیزائن تیار کرنے کا منصوبہ، لاگت ۱۵,۰۰۰,۰۰۰ ریال ** مرکزی علاقے کا سروے، لاگت ۸,۱۱۳,۰۰۰ ریال
** عام تفریح گاہوں اور بڑے پارکوں کی احاطہ بندی۔ لاگت۔ ۱۵,۰۰۰,۰۰ ریال۔

اسی طرح عوامی پارکوں کے سلسلے میں دیگر منصوبے بھی ہیں، جس کے نتیجے میں اب تک ۶۰ سے زیادہ پارک وجود میں آچکے ہیں۔ نیز ابھی درخت لگانے، تجارتی مراکز کو ترقی دینے، کار پارکنگ اور رہائشی محلوں کی تنظیم کے سلسلے میں بہت سے منصوبے باقی ہیں۔ اس کے علاوہ مرکز الیطا مدینہ منورہ کے اطراف واکناف کے دیہاتوں کو آپس میں مربوط کرنا، پرنس محمد بن عبدالعزیز روڈ وایرپورٹ روڈ کے چوراہے سے الخالدیہ رہائشی علاقے تک پکی سڑک اور لائٹنگ کا پروجیکٹ شامل ہے۔

## طیبہ انویسٹمنٹ اور ریئل اسٹیٹ ڈویلپمنٹ کمپنی

جس طرح مکہ مکرمہ میں مسجد حرام سے متصل علاقوں کی تعمیر و ترقی اور زیبائش و آرائش کی

مدینہ منورہ میں شرعی عدالت کی نئی عمارت

حرم شریف کے قریب خوبصورت عمارتیں اور کار پارکنگ

خاطر ہم وطنوں کی شراکت سے ایک کمپنی کا وجود موجود ہے۔ اسی طرح خادم الحرمین نے مدینہ منورہ میں ایک فرم کے قیام کا فیصلہ کیا اور "شرکۃ طیبۃ للاستثمار والتنمیۃ العقاریۃ" کے نام سے ایک کمپنی کا قیام عمل میں آگیا اور وزارتی کمیٹی کی موافقت سے مورخہ ۲۶ - ۶ - ۱۴۰۷ ہجری بمطابق ۱۹۸۷ء کو اس کی بنیاد ڈال دی گئی۔ اس کمپنی کے قیام کا مقصد مسجد نبوی کے اطراف میں پھیلے ہوئے علاقوں کی تعمیر و ترقی اور زیبائش و تزئین ہے۔ کمپنی کے دائرہ کار میں علاقے کے تمام مکانات اور جائدادیں شامل ہیں، یعنی کمپنی معاوضہ ادا کرنے کی دو صورتیں متعین کرتی ہے۔ (۱) نقد مال ادا کر کے زمین خریدنا (۲) بقدر جائداد کمپنی میں حصہ دار بنانا۔

حکومت نے اس سلسلہ میں کمپنی کی بھرپور معاونت کی ہے۔ اپنے خرچ پر تفصیلی نقشے بنوائے اور زمین کی پیمائش کی تفصیلات کمپنی کو مہیا کر دیں۔ اسی طرح منصوبے میں داخل شدہ جائدادوں کی قیمتوں کا اندازہ لگانے والی کمیٹی نے بھی ہر زمین کے متعلق معلومات اور بیانات کی فراہمی کے ذریعہ کمپنی کے ساتھ تعاون کیا تاکہ مطلوبہ جائداد کی قیمتوں کا اندازہ کرتے وقت اس سے استفادہ کیا جا سکے۔

## شاہراہیں

ملکی سیاست کے مطابق مملکت کے تمام علاقوں، شہروں اور بڑے دیہاتوں کو آپس میں ملا دیا گیا ہے ۔ اس سلسلہ میں ایک مکمل نیٹ ورک پروگرام کے تحت تمام بڑی سڑکوں کو دوسری سڑکوں کے ساتھ اور فلائی پلوں کے ذریعہ ملادیا گیا ہے، مدینہ شہر میں ۲۰ سے زیادہ منصوبے اور شہر سے باہر ۲۰ سے زیادہ منصوبے منظور ہو چکے ہیں۔

وزارت مواصلات نے جو منصوبے مکمل کیے ہیں، ان میں اہم کی تفصیل ذیل میں ہے۔

## شاہراہ ہجرت

اس سڑک کی بہت ہی اہمیت ہے اور اسی اہمیت کے پیش نظر ملک فہد نے بنفس نفیس اسکا افتتاح فرمایا۔ یہ تقریباً وہی راستہ ہے جس کے ذریعہ اللہ کے رسول نے مکہ سے مدینہ ہجرت فرمائی تھی۔

یہ سڑک بہت ہی سیدھی اور کھلی، تیز رو ہے اور اس میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے اور بغیر کسی

خادم حرمین شریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز آل سعود
شاہراہِ ہجرت کا افتتاح کرتے ہوئے۔

کراسنگ کے نہایت ہی اعلیٰ معیار پر اس کی تعمیر ہوئی ہے۔ اور اس کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کے راستے میں ۲۷ اور فلائی پل ہیں جن کے ذریعہ اس کے دونوں اطراف میں واقع شہروں اور دیہاتوں میں پہنچنا بہت ہی آسان ہے۔

اس کی لمبائی مکہ مکرمہ سے لے کر مدینہ منورہ تک ۴۲۰ کلو میٹر اور جدہ سے مدینہ منورہ تک ۳۹۶ کلو میٹر ہے۔ اس سڑک سے کئی برانچ سڑکیں جو ۴۰ سے ۷۶ کلو میٹر لمبی ہیں ، بھی نکالی گئی ہیں، جو مختلف اہم مقامات کو جاتی ہیں۔

اس دو رویہ سڑک میں چھ گاڑیاں چل سکتی ہیں ، تین آنے کے لیے اور تین جانے کے لیے، درمیان میں ۲۰ میٹر چوڑی جگہ چھوڑی گئی ہے۔

تین سال کے عرصہ میں مکمل ہونے والے اس منصوبہ میں گیارہ سے زیادہ سعودی کنسٹرکشن کمپنیوں نے حصہ لیا اور مجموعی اخراجات ۲,۵۴۳,۰۰۰,۰۰۰ ریال ہوئے۔

### الفریش - الفقرہ روڈ

ویسے تو سڑک کی لمبائی ۴۲,۵ کلو میٹر سے زائد نہیں مگر دوسری برانچ شاہراہوں سے رابطہ قائم کرنے کے سلسلے میں اسکی خاص اہمیت ہے۔ یہ سڑک مدینہ منورہ کے راستے میں مقام بدر پر واقع ہے اور "الفقرہ" کے پہاڑی سلسلے تک چلی گئی ہے۔ اس پہاڑی علاقے کی بلندی سطح سمندر سے ۱۷۰۰ میٹر ہے۔ یہ چیز داخلی سیاحت کے لئے معاون ثابت ہوتی ہے۔ اس لئے کہ الفقرہ کی فضاء گرمیوں میں معتدل ہوتی ہے جس کی وجہ سے یہ مقام اہل مدینہ کے لیے گرمیاں گزارنے کا مقام بنایا جا سکتا ہے۔

### رنگ روڈ

یہ وہ سڑکیں ہیں جو ملک کے کئی بڑے شہروں میں تعمیر کی گئی ہیں۔ اس کا مقصد ٹریفک کی دشواریوں پر قابو پانا ہے نیز اس کا ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ اگر کوئی شخص شہر میں داخل ہونے بغیر اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہونا چاہے تو وہ شہر میں داخل ہوئے بغیر گزر سکتا ہے۔

اسی طرح کی بعض سڑکیں شہری و دیہی معاملات کی وزارت نے مدینہ منورہ میں تعمیر کرائی ہیں۔ اس کی تفصیل اس طرح ہے۔

(۱) پہلا رنگ روڈ (طول ۶ کلو میٹر، عرض ۳۰ میٹر)

(۲) دوسرا رنگ روڈ (طول ۲۷ کلو میٹر، عرض ۸۴ میٹر)

(۳) تیسرا رنگ روڈ (طول ۴۰ کلو میٹر عرض ۱۰۰ میٹر)

## ائیر پورٹ - الھجرہ - سڑک

اس کا طول ۳۰ کلو میٹر اور عرض ۶۴ میٹر ہے، یہ راستہ ائیرپورٹ کی کراسنگ سے شروع ہوتا ہے اور الھجرہ روڈ تک جاتا ہے۔

## شاہ فہد قرآن کریم پرنٹنگ کمپلکس

تاریخی حیثیت سے یہ بات معروف ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن پاک کے کچھ حصے کا نزول مدینہ منورہ میں بھی ہوا۔ پھر اس کے بعد مدینہ ہی میں آپ کے خلفاء ابوبکر، عمر، عثمان، علی رضوان اللہ علیہم اجمعین نے شریعت کے حتمی ضوابط کے تحت قرآن پاک کے جمع کرنے کا اہتمام فرمایا اور اس کی کتابت مکمل ہوئی۔ جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ کا دور آیا تو انھوں نے بہت سارے نسخے لکھوا کر تقسیم کرائے اور اس سلسلے میں انھوں نے اپنے پیش رو خلفاء کے نسخے پر سند کی حیثیت سے اعتماد کیا اس کے علاوہ باقی تمام نسخوں کو جلا ڈالا۔ اور اپنے رائج کردہ نسخے کے علاوہ تمام دوسرے نسخوں کے استعمال سے منع فرما دیا۔

اور اس دور سے آج تک قرآن کریم تمام قسم کی تحریف یا رد و بدل سے محفوظ رہا۔ امت مسلمہ کے افراد خواہ کسی علاقے سے تعلق رکھنے والے ہوں، اس وقت سے لے کر آج تک بغیر کسی کمی یا زیادتی کے اسی طرح قرآن پڑھتے چلے آ رہے ہیں، جس طرح اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا۔ یہ بات اپنی جگہ پر صحیح ہے کہ اب تک قرآن پاک کے کروڑوں نسخے شائع

ہو چکے ہیں مگر ان میں سے کوئی بھی اس مطلوبہ معیار پر نہیں اتر سکا جو قرآن کریم کے مقام و مرتبے کے شایان شان ہو، یہی وہ چیز تھی جس نے خادم حرمین شریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز آل سعود کو ایک ایسی اکیڈمی کے قیام پر آمادہ کیا جو اعلیٰ ترین اوصاف اور انتہائی کمال کے ساتھ طباعت قرآن کی ضمانت دے سکے۔ در حقیقت شاہ فہد ایک ایسے انسان ہیں جو اپنے جملہ وسائل کے ذریعہ اسلام اور مسلمانوں کی خدمت پر کمربستہ ہیں۔

چونکہ مدینہ منورہ قرآن کا شہر ہے۔ اس لئے کہ یہیں پر قرآن پاک کا نزول ہوا اور یہیں اس کو حفظ کیا گیا اور پھر ساری دنیا میں تقسیم ہوا۔ اسی لئے شاہ فہد نے اس اکیڈمی کے محل وقوع کے طور پر مدینہ منورہ ہی کا انتخاب فرمایا تاکہ قرآنی مرکز کی حیثیت سے مدینہ کے دور سابق کا اعادہ ہو۔ یعنی یہیں سے چھپ کر ساری دنیا کے ہاتھوں پہنچے اور لوگ اس سے استفادہ کریں اس کے علاوہ دنیا کے بہترین قراء کی تلاوت قرآن کی ریکارڈنگ کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔

## سنگ بنیاد

بالآخر وہ روز سعید آگیا جب وزارت حج و اوقاف نے اس کی تمام پلاننگ کو مکمل کیا اور اس منصوبہ کو فکری اور نظریاتی حدود سے نکال کر عالم وجود میں لانے کا بندوبست کر دیا۔ اور ۱۶ محرم ۱۴۰۳ ھجری بمطابق ۱۹۸۳ء کو خادم حرمین نے اپنے ہاتھوں سے اس کا سنگ بنیاد رکھ دیا۔ یادگاری تختی سے پردہ اٹھاتے ہوئے شاہ محترم نے فرمایا کہ: ہمیں امید ہے یہ منصوبہ خیر و برکت کا سبب ہو گا۔ اس سے قرآن کریم اور مسلمانوں کی خدمت ہو سکے گی۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دین اور دنیا کے تمام امور میں مدد اور توفیق چاہتے ہی۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اس عظیم منصوبے کو دین کی خدمت کے لیے قبول فرمائے۔ ہماری دعا ہے کہ قرآن کریم سے لوگ فائدہ اٹھائیں اور اس پر غور و فکر کریں۔

اس کے بعد اس منصوبے پر تیزی سے عمل درآمد شروع ہوا اس کے جملہ وسائل کی فراہمی کے سلسلے میں زبردست کوشش کی گئی یہاں تک کہ دو سال کی مدت میں یہ منصوبہ تکمیل کے مراحل طے پا گیا اور شاہ فہد نے اس کی پروڈکشن شروع ہونے پر اس کا افتتاح فرمایا۔ شاہ

موصوف نے اس وقت مہمانوں کی کتاب میں یہ عبارت لکھی: آج ہم نے اپنے خوابوں کی بلند ترین تعبیر پا لی ہے۔ اس لئے سعودیہ کے ہر شہری کا فریضہ ہے کہ وہ اس نعمت عظمیٰ کے حصول پر رب کائنات کا شکریہ ادا کرے۔ میں اللہ رب العزت سے یہ دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے سب سے پہلے اپنے دین کی خدمت کی توفیق بخشے، پھر اپنے وطن اور تمام مسلمانوں کی خدمت کا موقعہ عطا فرمائے۔

اس منصوبہ کے اہم مقاصد ذیل میں ہیں۔

ا۔ مصحف مدینہ منورہ کی پرنٹنگ جو اپنے اعلیٰ اوصاف اور دقت طباعت کے اعتبار سے دنیا میں طبع ہونے تمام نسخوں سے ممتاز ہو نیز قرآن پاک کا مختلف زبانوں میں ترجمہ کرنا۔

ب۔ سعودی عرب اور عالم عربی و اسلامی کے تمام پڑھنے اور سننے والے مواد کی اشاعت کرنا۔

ج۔ ایسی علمی تحقیقات کا اجراء جو قرآن کریم، سنت نبویہ اور اس سے متعلق علوم کے سلسلے میں کسی بھی طرح سے معاون ثابت ہوں۔

قرآن کریم کی طباعت کے لئے قائم شدہ یہ کمپلیکس اور اس کے ادارے ۲۵۰،۰۰۰ مربع میٹر

کے رقبے پر پھیلے ہوئے ہیں۔ جو تمام اقسام اور ضروریات کی عمارتوں پر مشتمل ہیں۔ چھاپہ خانہ' ملازمین کی رہائش گاہیں اور دیگر امور کی عمارتیں۔

سفر ۱۴۲۲ھ (مئی ۲۰۰۱ء) تک اکیڈمی کی مصنوعات مختلف ایڈیشنوں کے

۱۶۵،۰۰۰،۰۰۰ نسخوں تک پہنچ چکی ہے جو اس طرح ہیں (انتہائی اعلیٰ قسم مسجدوں کے لئے اعلی اقسام' مترجم سورۃ یاسین' پاکٹ سائز' علیحدہ ۳۰ پارے' عام قسم' علیحدہ آخری دس پارے اور آڈیو کیسٹ میں ریکارڈ شدہ قرآن پاک)۔

** کمپلیکس نے دنیا کے مختلف حصوں میں ۱۴۲،۰۰۰،۰۰۰ سے زائد نسخے تقسیم کرائے جو اسلامی وزارت اوقاف اور مساجد و مدارس میں روانہ کئے گئے۔

** خادم الحرمین الشریفین نے قرآن پاک کی نسخوں کی خاصی بڑی تعداد روس کے مسلمانوں کو بطور خاص تحفہ ارسال کی جس کا بہت زیادہ اثر ہوا کیونکہ گزشتہ ۷۰ سالوں میں ان کے پاس پہلی مرتبہ قرآن پہنچا۔

** کمپلیکس نے چینی' ترکی' اردو' انگریزی' فرانسیسی' ہوسا' تھائی' پشتو' براہوی' البانی انڈونیشی' بنگالی' بوسنی' تامل' صومالی' قذاقی۔ ایوری' اسپینی' فارسی' کشمیری' کوریائی' ملاباری' ناسی ڈونی' یوروبا' یونانی۔ آنکو۔ برمی اور زولو زبانوں میں قرآن پاک کے معانی کی تفسیریں شائع کرنے کا اہتمام ہے۔

** کامپلیکس کی سالانہ پیداواری صلاحیت مختلف اشاعتوں کے حساب سے ۱۰,۰۰۰,۰۰۰ نسخوں تک پہنچتی ہے اگر تین شفٹ روزانہ کام کیا جائے تو اس میں مزید تین گناہ اضافہ ممکن ہے
** حجاج کرام اور زائرین مسجد نبوی کو سالانہ ۰۰۰،۰۰۰،۱ سے زیادہ قرآن پاک کے نسخے معہ تفسیر و ترجمہ تقسیم کئے جاتے ہیں۔

## مدینہ یونیورسٹی (جامعہ اسلامیہ)

جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں ہے، یہ مملکت سعودیہ عربیہ میں قائم ہونے والی یونیورسٹیوں میں ترتیب کے اعتبار سے دوسری یونیورسٹی ہے۔ یہ یونیورسٹی جیسا کہ اس کے بنیادی ضابطے میں درج ہے۔ مقاصد اور افادیت کے اعتبار سے ایک عالمی اسلامی ادارہ ہے۔ اگرچہ وابستگی کے اعتبار سے وہ سعودی عرب میں ہے۔
مدینہ یونیورسٹی کی بنیاد ۲۵/۳/۱۳۸۱ ہجری بمطابق ۱۹۶۱ء کو پوری دنیا سے آنے والے دینی علوم کے طلبہ کے استقبال اور اسلامی دین کے ماہر اور مبلغین کو تیار کرنے کے لئے رکھی گئی۔ یونیورسٹی میں سعودی طلباء کی نسبت ۲۰ ٪ سے زیادہ نہیں ہے۔ باقی تمام طلباء ۱۱۰ مختلف شہریتوں سے تعلق رکھنے والے ہیں۔

یونیورسٹی کے تحت مندرجہ ذیل کالج ہیں

۱- دعوت اور اصول دین کا کالج۔
۲- قرآن کریم اور اسلامی تعلیم کا کالج۔
۳- حدیث شریف اور اسلامی تعلیم کا کالج۔
۴- شریعت کالج۔
۵- عربی زبان کا کالج۔
یہ کالج ۱۳ خصوصی اقسام پر مشتمل ہیں۔

اسی طرح بہت سے مدارس اور علمی ادارے جو یونیورسٹی کے تحت چلتے ہیں وہ یہ ہیں۔

مدینہ منورہ میں مدینہ یونیورسٹی (جامعہ اسلامیہ) کی خوبصورت عمارت

۱ - پرائمری انسٹیٹیوٹ۔ ۲ - سکنڈری انسٹیٹیوٹ۔
۳ - مدینہ منورہ دارالحدیث۔ ۴ - مکہ مکرمہ کا دارالحدیث۔
۵ - عربی زبان کی تعلیم کا خصوصی شعبہ جو غیر عرب کے لیے ہے۔

یہ یونیورسٹی ایک مکمل مادر علمی ہے، اس میں کالجوں کے لیے کئی ایک لائبریریاں جن میں مرکزی کالج، پوسٹ گریجویٹ اسٹیڈیز اور حدیث کی لائبریریاں شامل ہیں۔

## مدینہ منورہ پر ایک نظر

مدینہ منورہ میں پرائمری، مڈل اور ہائی کلاسوں کے مختلف تعلیمی مراحل کے اخراجات ۳۷۴۸۷۳۰۰۰ ریال ہیں۔ مدارس کی تعداد بڑھ کر ۳۷۷ ہوگئی ہے جس میں پرائمری، مڈل اور ہائی سکول شامل ہیں۔ اس کے علاوہ نو انسٹیٹیوٹ اور نابیناؤں کے لیے ایک انسٹیٹیوٹ ہے۔

لڑکیوں کے لئے پرائمری، مڈل، ہائی اور کالج پر مجموعی طور پر اخراجات ۸۳,۰۰۰,۰۰۰ ریال ہوئے۔ پورے ملک میں جس طرح حکومت ترقیاتی کام کر رہی ہے۔ مدینہ منورہ بھی ان ساری سہولتوں سے بہرہ ور ہے۔ زراعت کا ترقیاتی بینک، بنک آف ڈویلپمنٹ فنڈ اور صنعتی ترقیاتی بنک جیسے ادارے موجود ہیں۔

تمام اہم وزارتوں کی برانچیں موجود ہیں۔ اہل وطن کی تعمیر و ترقی کے لئے مختلف منصوبوں پر عمل در آمد جاری ہے، اس طرح پانی، بجلی، سیٹری، ٹیلی فون، ٹرانسپورٹ، امور صحت، معاشرتی اور نوجوانوں کی بہبود کے لئے ادارے بھی موجود ہیں۔

پبلک سروس کے بعض منصوبے جو حجاج کرام اور زائرین کے لئے مخصوص ہیں، سارا سال جاری رہتے ہیں۔ جب کہ بعض منصوبے ایام حج دنوں کے لیے مخصوص ہوتے ہیں۔

## مسجد نبوی شریف

حدیث شریف کی رو سے یہ مسجد ان تین مساجد میں سے ایک ہے، جن کی طرف ثواب کی نیت سے سفر کرنا درست ہے۔ دوسری مساجد، مکہ مکرمہ میں مسجد الحرام اور بیت المقدس میں مسجد اقصیٰ ہے۔ مسجد نبوی اسلامی تاریخ میں دوسری اہم مسجد ہے، اس مسجد کی تعمیر میں خود اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حصہ لیا۔ کچی اینٹوں اور پتھروں کو اٹھا کر مسجد کی تعمیر میں صحابہ کرام کے ساتھ رجز پڑھتے ہوئے شریک کار رہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ اس کی توسیع ہوتی رہی۔ یہ مسجد مدینہ منورہ کے وسط میں نبوت کا مرکز، مسلمانوں کی قیادت کا محور تھی۔ اس مسجد میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ سمیت اکٹھے ہوتے، وحی کے احکام ان کو پہنچائے جاتے، دین کے اصول سمجھائے جاتے، عبادات، معاملات، جھگڑوں کے فیصلے، سوالات کے جوابات اور احکام شریعت جیسے تمام اہم امور کو اس جگہ نبٹایا جاتا۔ یہ مسجد خلفاء راشدین، ابوبکر و عمر فاروق کے ادوار میں، جب کہ اسلام شمال، جنوب، مشرق و مغرب کی طرف پھیل چکا تھا، سیاست کا اہم مرکز رہی۔

یہ مسجد اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں اور خلفائے راشدین کے عہد میں بھی ایک

مدینہ منورہ میں عنبریہ

پارلیمنٹ کا رول ادا کرتی رہی۔ کہ تمام قسم کے امور اسی میں انجام دیے جاتے تھے۔
ہر چند کے جب اسلامی دارالخلافہ کوفہ، دمشق اور پھر دیگر شہروں میں منتقل ہوتا رہا اس مبارک شہر کا وہ درجہ نہ رہا۔ مگر چونکہ اللہ کے رسول اور تینوں خلفاء کے ادوار میں یہ مسلمانوں کا دارالخلافہ رہا تھا اس کی عظمت بدستور رہی، اور یہ شہر علم کا بہت بڑا مرکز بن گیا۔ ہر مسلمان کے دل میں اس کی عظمت اور محبت برقرار رہی کہ اس شہر میں مسجد نبوی اور روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اور حدیث شریف کے مطابق لوگ نیت کر کے اس مسجد کی طرف آتے رہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ پر درود و سلام عرض کرتے، اس مسجد میں نوافل ادا کرتے اور مدینہ شریف کی زیارت سے مشرف ہوتے۔ حج پر آنے والے تمام حجاج، حج سے قبل یا بعد میں اس مقدس گھر کی زیارت کے لئے ضرور تشریف لاتے ہیں۔

## مسجد کی عمارت اور اس میں توسعیات

مسجد نبوی کو تعمیر ہوئے چودہ سے زیادہ صدیاں گزر چکی ہیں۔ اس دوران مسلسل اس کی تعمیر و ترقی، مرمت اور توسیع ہوتی رہی اس کی تفصیل ذیل میں ہے۔
اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو جس جگہ آپ کی اونٹنی بیٹھی، اس جگہ کھجوریں خشک کی جاتی تھیں اور دو یتیم بھائیوں سہل اور سہیل بن نافع بن عمر بن ثعلب بن نجار کی ملکیت تھی۔ ان دونوں بھائیوں کی کفالت اسعد بن زرارہ انصاری کے ذمہ تھی۔ اس جگہ کو خریدنے کے بعد یہاں مسجد نبوی کی تعمیر ہوئی یہ مسجد ۷۰ ہاتھ لمبی اور ۶۰ ہاتھ چوڑی تھی۔ چھت کی اونچائی پانچ ہاتھ تھی۔ یعنی اس مسجد کا کل ایریا ۴۲۰۰ مربع ہاتھ تھا۔ (واضح رہے کہ مروجہ پیمانوں کے مطابق ایک ہاتھ تقریباً ۷۰ سنٹی میٹر کا ہوتا ہے)۔
ہجرت کے ساتویں سال غزوہ خیبر کے بعد اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کو وسیع اور دوبارہ تعمیر کیا۔ اس توسیع کے بعد مسجد کا ایریا ۱۰,۰۰۰ ہاتھ ہو گیا۔ اس کے تین دروازے بنائے گئے۔ جن میں سے ایک دروازہ بیت المقدس کی جانب تھا۔ جب تحویل کعبہ کا حکم ہوا تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس والا دروازہ بند کروا دیا، اور مکہ مکرمہ کی طرف

دروازہ کھول دیا گیا۔ یہ کام غزوہ بدر سے بیس دن قبل ہوا۔
اس وقت یہ مسجد کچی مٹی کی اینٹوں اور پتھروں سے بنائی گئی تھی اور اس کے ستون کھجور کے تنوں سے تھے۔ اب اس کی اونچائی ۷ ہاتھ کر دی گئی۔ کھجوروں کے پتوں اور لکڑی کے ٹکڑوں کو بطور چھت استعمال کیا گیا۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے دور میں مسجد میں محراب نہیں تھا۔ ۸۸ تا ۹۱ ہجری میں خلیفہ ولید بن عبدالملک کے دور میں مدینہ منورہ کے اس وقت کے گورنر عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے پہلی مرتبہ مسجد میں محراب بنوایا۔
* شروع میں مسجد میں منبر نہیں تھا۔ جب اللہ کے رسول مسجد میں لوگوں کو خطاب فرماتے تو کھجور کے تنے سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوتے۔ پھر ایک شخص مدینہ منورہ آیا اس نے تین یا چار سیڑھیوں کا منبر بنایا۔ رسول اللہ صلی اللہ وسلم تیسری سیڑھی پر کھڑے ہو کر لوگوں سے مخاطب ہوتے ۔ منبر پر کئی دور گزرے' امیر معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ عنہ نے اس کی چھ سیڑھیاں کر دیں۔ پھر جب ۶۵۴ ہجری میں مسجد کو آگ لگی تو منبر بھی جل گیا۔ تو یمن کے بادشاہ مظفر نے نیا منبر بھجوایا۔ پھر ۶۶۴ ہجری میں ظاہر بیبرس نے نیا منبر بنوایا جو ۷۹۷ ہجری میں ظاہر برقوق نے تبدیل کر دیا۔ ۸۲۰ ہجری میں مؤید شیخ نے نیا منبر بنوایا۔ ۸۸۶ ہجری میں مسجد کو پھر آگ لگ گئی تو اہالیان مدینہ منورہ نے خود ہی منبر بنوا دیا۔
۸۸۸ ھجری میں اشرف قایتبائی نے سنگ مرمر کا نیا منبر مسجد کے لئے بھجوا دیا۔ اس کے کم و بیش سو سال کے بعد سلطان مراد عثمانی نے ۹۹۸ ھجری میں انتہائی قیمتی لکڑی سے نہایت ہی عمدہ و بیش قیمت منبر مسجد میں بھجوایا۔ یہ منبر اس وقت دنیا کے عجایبات میں سے ایک تھا۔
* اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ اگر میری مسجد صنعاء تک پھیل جائے تو وہ میری ہی مسجد ہے۔ چنانچہ اس حدیث کی بنیاد پر جو بھی مسجد میں توسیع ہوئی وہ مسجد کا حصہ ٹھہری۔
* مسجد میں دوسری بار توسیع خلیفہ ثانی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور میں ۱۷ ھجری کو ہوئی اس توسیع کے بعد مسجد کی لمبائی ۱۴۰ ہاتھ' چوڑائی ۱۲۰ ہاتھ اور بلندی ۱۱ ہاتھ ہو گئی۔ اور

اس توسیع کا اندازہ ۱۴۰۰ میٹر مربع ہے۔

* ۲۸ تا ۳۰ ھجری میں خلیفہ ثالث حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے قبلہ کے جنوب اور شمال کی جانب سے دس دس ہاتھ کی توسیع کی۔ اور منقش پتھر استعمال کیے۔ لوہے کے ستون اور مسجد کی چھت پر ساج کی لکڑی کو استعمال کیا۔ خلیفہ ثالث کی توسیع کا اندازہ ۴۹۶ میٹر مربع ہے۔

* ۸۸ ہجری میں اموی خلیفہ ولید بن عبد الملک نے مسجد نبوی کی از سر نو تعمیر اور توسیع کرنے کا حکم دیا۔ تعمیر اور توسیع کا کام پانچ سال کے عرصہ میں مکمل ہوا۔ اس توسیع کے نتیجہ میں اگلی جانب ۲۰۰ ہاتھ چوڑائی کا اضافہ ہوا۔

جب کہ پچھلی جانب ۲۰۰ ہاتھ لمبائی اور ۱۸۰ ہاتھ چوڑائی کا اضافہ ہوا اس تعمیر میں منقش پتھروں کا استعمال ہوا۔ مسجد کے ستونوں کو لوہے اور سیسہ سے بھرا گیا۔ مسجد کے اندرونی حصہ میں سونے کے پانی سے اسلامی آرٹ کے نمونے بنائے گئے۔ اس توسیع کے بعد مسجد میں ۲۳۶۹ مربع میٹر کا اضافہ ہوا۔

اس تعمیر میں جو جدت اختیار کی گئی وہ مینار، محراب، اور کھڑکیاں تھیں مسجد کے چاروں کونوں پر مینار تعمیر کئے گئے۔ اور اس وقت سے آج تک مینار اسلامی کلچر کا جزو لاینفک ثابت ہوا۔

سلطان عبد المجید الثانی کے دور میں ایک اور مینار کا اضافہ ہوا جس کے بعد مسجد میں میناروں کی تعداد پانچ ہو گئی۔ ہر مینار کا علیحدہ علیحدہ نام تھا۔ یہ نام ذیل میں درج ہیں۔

۱- شامی غربی مینار۔

۲- شامی شرقی مینار۔

۳- جنوبی شرقی مینار (اس کو صدر دروازہ بھی کہا گیا)

۴- غربی جنوبی مینار (اس کو باب السلام کا مینار بھی کہا گیا)۔

۵- غربی مینار (اس کو باب الرحمۃ کا مینار بھی کہا گیا) جب سعودی دور کی پہلی توسیع ہوئی تو اس مینار کو ختم کر دیا گیا۔ اور دوسرے چار مینار باقی رہے۔ ۱۶۱ ھجری میں خلیفہ عباسی نے صرف

شمالی جانب سے مسجد میں اضافہ کیا۔ اس کے بعد مسجد کی لمبائی ۳۰۰ ہاتھ اور چوڑائی ۱۸۰ ہاتھ ہو گئی اور توسیع میں بعض کبار صحابہ کے مکانات کو بھی مسجد میں شامل کر دیا گیا۔ مسجد میں لوہے اور عمدہ پتھر کا استعمال کیا گیا۔ اس توسیع میں ۲۴۵۰ میٹر مربع کا اضافہ ہوا۔ یہ تعمیری سلسلہ ۱۶۱ ھجری میں ختم ہوا۔

* ۶۵۴ ھجری میں مسجد کو آگ لگ گئی۔ عباسی خلیفہ معتصم باللہ نے آگ سے متاثرہ حصوں کو دوبارہ تعمیر اور مرمت کرنے کا حکم دیا۔ جب تاتاریوں نے بغداد پر قبضہ کیا اور عباسی حکومت کو ختم کیا تو بعد میں آنے والے مسلم حکمرانوں نے مسجد کی تعمیر اور مرمت کے کام کو آگے بڑھایا۔ ان حکمرانوں میں مصر کا بادشاہ نور الدین صالحی، یمن کا حکمران مظفر شمس الدین یوسف، رکن الدین بیبرس، اور مصری حکمران ناصر محمدون قلدوون الصحالی، اشرف برسبائی ظاہر جقمق، سلطان قایتبائی قابل ذکر ہیں۔ ان کا کام مسجد کی تعمیری اصلاح اس کی خوبصورتی اور مرمت تک ہی محدود رہا کوئی اضافہ نہ ہوا۔

نویں صدی ھجری کے اواخر میں مسجد کو پھر آگ لگی تو اہل مدینہ نے اشرف قایتبائی کو اطلاع دی۔ جس نے مسجد کی عمارت اور چھت کو از سر نو بنایا، مسجد کا نیا محراب تعمیر کیا اور مسجد میں سوا دو ہاتھ کے برابر توسیع کی اس توسیع کا اندازہ ۱۲۰ مربع میٹر لگایا گیا۔

قایتبائی کی تعمیر کو ۳۸۰ سال گزرنے کے بعد مسجد کے بعض حصوں میں ٹوٹ پھوٹ شروع ہوئی تو ۱۳۶۳ صدی ھجری میں شیخ الحرم داؤد باشا نے سلطان عبدالمجید کو لکھا چنانچہ سلطان نے اس مسئلہ کو اولیت دی۔ مسجد کی تعمیر کا تخمینہ لگوایا اور اس کی تعمیر و ترمیم میں صرف ہونے والی مدت کا سروے کروا کر ۱۲۶۵ ھجری میں مسجد کی نئے سرے سے تعمیر کے لئے انجینیروں، کاریگروں اور مزدوروں کو روانہ کیا۔ تیرہ سال کے عرصہ میں یہ کام مکمل ہوا۔ سلطان عبدالمجید کے دور میں ۱۲۹۳ میٹر مربع کا اضافہ ہوا۔

سلطان عبدالمجید کی تیار کردہ یہ مسجد فن تعمیر کا اعلیٰ نمونہ تھی۔ وقت گزرنے کے باوجود اس کی پختگی اور خوبصورتی میں کوئی فرق نہ آیا۔ حتیٰ کہ شاہ عبدالعزیز آل سعود رحمۃ اللہ کا دور آیا۔ جب

لکڑی کے ٹکڑے پر منقش تقریباً ایک سو سال پرانی مسجد نبوی کی تصویر جس میں نظر آرہا ہے کہ مسجد کو چاروں طرف سے رہائشی عمارتوں نے گھیر رکھا ہے۔ جب سعودی دور میں پہلی توسیع ہوئی تو حرم کے ارد گرد تمام عمارتوں کو گرا دیا گیا اور اطراف سے مسجد کے ارد گرد خالی جگہ چھوڑی گئی۔ چنانچہ دوسری اور تیسری مرتبہ مسجد کی توسیع میں آسانی رہی۔

انھوں نے مسجد نبوی کی توسیع کا ارادہ کیا۔ تو مجیدی دور کی عمارت کو اسی حالت میں رہنے دیا۔ پھر جب خادم الحرمین الشریفین ملک فہد بن عبدالعزیز نے دوسری مرتبہ اس مسجد کی توسیع کا حکم دیا تو دور مجیدی میں بننے والی عمارت میں سوائے تزئین اور تحسین کے کوئی اضافہ نہیں کیا۔ اور جو توسیع کی گئی وہ اس کے علاوہ ہے۔

## سعودی دور کی پہلی توسیع

سلطان عبدالمجید کے دور کی مسجد اپنی حالت میں ہی رہی۔ حتیٰ کہ ملک عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن آل سعود کا دور آیا تو ان کو بتایا گیا کہ مسجد کے بعض حصوں میں اور خصوصاً شمال کی طرف بعض حصے قابل مرمت ہیں۔ چنانچہ ۱۳۶۸ ھجری میں ملک عبدالعزیز آل سعود نے عالم اسلام کو یہ خوشخبری سنائی کہ وہ حرمین شریفین میں توسیع کرنا چاہتے ہیں۔ جس کی ابتداء وہ مسجد نبوی سے کریں گے۔

چنانچہ مکمل نقشوں کی تیاری اور پلاننگ کے بعد ۵ شوال ۱۳۷۰ بمطابق 1950 کو توسیع کا کام شروع ہوا۔ اس تعمیر میں ۱۴ ماہر انجینئروں، ۴۰۰ ماہرین کے علاوہ ۱۶۰۰ مزدوروں نے حصہ لیا۔ ابیار علی کے مقام مسجد میں ٹائلوں کے لئے باقاعدہ فیکٹری بنائی گئی۔ مختصر طور پر جلالۃ الملک عبدالعزیز آل سعود کی توسیع کا ذکر ذیل میں ہے۔

جب سے مسجد نبوی بنی اس میں مسلسل توسیع ہوتی رہی۔ مگر یہ توسیع ان سب سے بڑی تھی۔ تاہم بعد میں شاہ فہد بن عبدالعزیز کے دور میں ہونے والی توسیع تمام گزشتہ توسیعات سے بڑی ہے۔

سلطان عبدالمجید کے دور میں مسجد کا ایریا ۴۰۵۶ مربع میٹر تھا اس میں نبوی دور کا پاکیزہ حجرہ شریف آپ کا سبز گنبد، آپ کا مصلی، منبر، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ستونوں کی جگہ اور بڑا مینار موجود تھا۔

مسجد نبوی کے پانچ دروازے تھے جنھیں باب السلام، باب الرحمۃ، باب جبریل، باب النساء اور باب الصدیق کا نام دیا گیا تھا۔ جب کہ سعودیہ دور میں ہونے والی پہلی توسیع میں مزید پانچ دروازوں

سعودی دور میں تین مرتبہ مسجد نبوی کی توسیع کا منظر۔ یہ توسیع شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ، شاہ سعود رحمۃ اللہ علیہ، شاہ فیصل رحمۃ اللہ علیہ اور شاہ خالد رحمۃ اللہ علیہ کے ادوار میں ہوئیں۔ مسجد میں توسیع کے علاوہ نئی عمارت کا اضافہ بھی ہوا۔ اسی طرح مسجد کے باہر کھلی جگہ پر سایہ دار شیڈ بنائے گئے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو نماز کی ادائیگی کے لیے جگہ مل سکے۔

کا اضافہ کیا گیا ان کے نام ذیل میں ہیں۔

باب عبدالعزیز، باب عثمان بن عفان، باب المجیدی (یہ سلطان عبدالمجیدی کی عزت افزائی کے لئے ان کے نام سے موسوم ہوا) باب عمر بن الخطاب، باب الملک۔

## سعودی دور کی دوسری توسیع

یہ توسیع شاہ فیصل بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ کے دور میں مکمل ہوئی۔ اور مسجد کی زمین میں ۳۵,۰۰۰ میٹر مربع کا مزید اضافہ ہوا۔ ضرورت تھی کہ نماز کے لئے بہت بڑا میدان ہو، جو سایہ دار ہو اور اس قدر وسیع ہو کہ مسجد کے اندرونی حصہ کے برابر نمازیوں کے لئے گنجائش رکھتا ہو۔ پھر مزید ۵۵۵۰ مربع میٹر میں مزید سایہ دار میدان کا اضافہ کیا گیا جس میں نمازیوں کے جم غفیر کے لئے جگہ موجود تھی۔

## سعودی دور کی تیسری توسیع

یہ توسیع شاہ خالد بن عبدالعزیز آل سعود رحمۃ اللہ کے دور میں مکمل ہوئی۔ اس میں ۴۳۰۰۰ مربع میٹر کا اضافہ ہوا یہ ایک سایہ دار وسیع میدان، مسجد کی عمارت سے ہٹ کر بیرونی جانب واقع تھا۔

## حرم نبوی شریف کے عظیم توسیع پروگرام کے تحت خادم حرمین شریفین کا منصوبہ

خادم الحرمین الشریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز آل سعود حفظہ اللہ نے جن امور کی طرف خصوصی توجہ دی ان میں سے اہم تر مسئلہ حرم نبوی شریف کو بڑے پیمانے پر وسیع کرنے کا منصوبہ ہے۔ اس منصوبے کے تحت مسجد میں دس گنا سے زیادہ اضافہ ہو گا اور اس مقصد کے حصول کے لئے تمام قسم کے جدید ترین ٹیکنالوجی کو استعمال کیا جائے گا تاکہ یہ مسجد دنیا کی سب سے زیادہ خوبصورت اور بڑی مسجد بن جائے، اور مسجد مدینہ منورہ کے لئے بھی ایک خوبصورت نشان کا درجہ رکھے۔

شاہ فہد نے ذاتی طور پر اس کے تمام ڈیزائنوں اور نقشوں کو ملاحظہ کیا، اور اپنے وسیع تجربے کی بناء پر تمام متعلقہ افسروں اور انجینئروں سے تعمیر کے تمام پہلوؤں پر گفتگو کی، اس میں

مسجد نبوی کی حالیہ توسیع مکمل ہونے کے بعد مسجد نبوی کیسے ہو گی اس صفحہ اور سامنے والے صفحہ پر اس کے ماڈل کی تصویر ہے۔ توسیع کا یہ منصوبہ جو شاہ فہد بن عبدالعزیز آل سعود نے شروع کیا ہے مسجد نبوی کی تاریخ میں سب سے بڑی توسیع کا منصوبہ ہے۔

کئی ضروری تبدیلیاں کیں۔ تاکہ ان کے اپنے ذہن میں جو مسجد کی تعمیر کا تصور ہے وہ ابھر کر آسکے۔ یہاں تک کہ ملک فہد نے بذات خود اس میٹریل کو منتخب کیا ہے جو اس مسجد کی تعمیر میں استعمال ہو گا۔ انہوں نے اس اہم منصوبے پر کئی اہم مشورے بھی دیے۔ تاکہ اس منصوبے کو مکمل کرنے کے بعد زیادہ سے زیادہ سہولتیں مہیا ہو سکیں اور پہلے سے دس گناہ زیادہ نمازیوں کے لئے جگہ مہیا ہو سکے اس مقصد کے حصول کے لئے تمام تر جدید ٹیکنالوجی کو اختیار کیا جائے گا۔ جیسا کہ برقی لفٹیں، روشنی اور دوسری دیگر سہولتیں۔

خادم الحرمین الشریفین کم از کم سال میں ایک سے زیادہ مرتبہ مدینہ منورہ ضرور تشریف لاتے ہیں اور اس منصوبے کا بذات خود جائزہ لیتے ہیں کہ کتنا مکمل ہوا ہے اور کتنا باقی ہے۔ اور مدینہ منورہ کی ترقی و تعمیر کے لئے دیگر منصوبے کہاں تک مکمل ہوئے ہیں۔

۹ محرم ۱۴۰۶ کو ملک فہد نے اس منصوبے کا سنگ بنیاد "علی برکۃ اللہ" کہتے ہوئے رکھا اور اس کو مکمل کرنے کے لئے بہت کم شیڈول وقت دیا گیا۔ مدینہ منورہ کے گورنر امیر عبدالمجید بن عبدالعزیز آل سعود اس تمام منصوبے کی نگرانی کرتے ہیں۔ اس بڑی توسیع کے اہم نکات ذیل میں ہیں۔

* مسجد کا موجودہ ایریا ۱۶۵۰۰ مربع میٹر سے بڑھ کر ۱۶۵۰۰۰ مربع میٹر ہو گیا ہے۔

۷۲ میٹر بلند ۴ میناروں کے علاوہ ۹۲ میٹر بلند ۶ مزید جدید مینار تعمیر کئے گئے ہیں اس طرح میناروں کی تعداد ۱۰ ہو گئی ہے۔

* مسجد کے دروازوں میں اضافہ کر دیا گیا۔ سامنے کی طرف سے صدر دروازہ کے علاوہ چودہ چھوٹے دروازے ہوں گے اور چھ دروازے پچھلی طرف سے ہوں گے۔

*برقی لفٹوں کے لئے دو عمارتوں کی تعمیر جن میں سے ہر ایک کا ایریا ۳۷۵ مربع میٹر ہو گا۔ ان میں سے ہر بلڈنگ دو برقی لفٹوں کا مجموعہ ہو گی۔ تاکہ نمازیوں کو بھیڑ کے وقت جیسے جمعہ کے دن، عید کے دن اور حج کے سیزن میں حرم کی چھت پر باسانی لے جایا جا سکے۔ برقی لفٹوں کی تعداد پانچ مختلف عمارتوں میں ہو گی۔

* مسجد میں ۶۵ دیگر دروازوں کا اضافہ کہ اس طرح تمام دروازوں کی تعداد ۸۱ ہو جائے گی۔

* مسجد کی نچلی منزل کی اونچائی ساڑھے چار میٹر اور اوپر کی منزل تک کی اونچائی ۱۲٫۶۰ میٹر ہو گی۔ اور چھت کی بلندی ۴ میٹر ہو گی۔
* ۳۶ متحرک چھتوں کی ترکیب، کہ یہ انجنئرنگ کا انتہائی ماڈرن طریقہ ہے اس سے پہلے کسی مسجد میں اس کو استعمال نہیں کیا گیا ہے۔
* پانی اور سینٹری کا مکمل نظام، کہ بارش کے پانی کا نکاس کیا جا سکے اور تمام منزلوں میں زمزم کے پانی کو مہیا کرنا۔
* لاوڈ سپیکر کا اعلیٰ ترین انتظام جو توسیع کے بعد مسجد کے تمام حصوں میں پھیلا ہوا ہے اس کے علاوہ آگ سے بچاؤ اور تحفظ کی ضروری مشینری۔
* مسجد کے اندر اس وقت توسیع سے پہلے ۲۷۰۰۰ نمازیوں کی گنجائش جو بڑھ کر ۲ لاکھ ستاون ہزار ہو جائے گی۔ اس کے علاوہ مسجد کے صحن اور اس سے ملحق جگہ اضافی ہے۔
* مسجد کی پرانی اور نئی بلڈنگ۔
* مستقبل میں ضرورت کے وقت دوسری منزل بنانے کے لئے تمام ضروری تدابیر کا حصول۔
* مسجد کی تزیین و تحسین کے لئے اسلامی آرٹ اور نقوش کا استعمال۔
* جدید ترین ٹیکنالوجی کا استعمال کہ مساجد کی تاریخ اس سے پہلے اس کی مثال نہیں ملتی۔

مسجد کو ٹھنڈا رکھنے کے لئے ایر کنڈیشننگ کا جدید ترین منصوبہ۔ جس کے لیے تہ خانے کے اندر مرکزی ائر کنڈیشننگ سسٹم، بجلی اور دیگر ضروری مشینری لگائی گئی ہے۔ جہاں تک مرکزی ائیر کنڈیشننگ سسٹم کا تعلق ہے تو اس کے لئے مسجد سے ۷ کلو میٹر کے فاصلے پر پاور ہاوس لگایا گیا ہے۔ یہ ۷۰ ہزار مربع میٹر کے ایریا میں واقع ہے۔ مسجد سے دور اس کو اس لیے بھی رکھا گیا ہے کہ اس کی آواز اور شوروغل سے مسجد اور اس سے ارد گرد کا سکون اور ماحول متاثر نہ ہو اور نمازی اپنی عبادت کو بغیر کسی شور و غل کے انتہائی پر سکون ماحول میں ادا کر سکیں۔ مسجد کے لئے علیحدہ بجلی کا پاور ہاوس بنایا گیا ہے۔ اس مقصد کے لیے ۱۱۰ میگاواٹ بجلی کے پاور ہاوس پر ۸۰،۰۰۰،۰۰۰ ریال خرچ ہو گا۔ اس منصوبے کے لئے منطقہ غربیہ کی الیکٹرک کمپنی کو ذمہ داری سونپی گئی ہے۔

خادم حرمین شریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز آل سعود مسجد نبوی کی توسیع کے بڑے منصوبے کے ماڈل کو ملاحظہ فرما رہے ہیں۔

* تمام منصوبے میں ٹھنڈی ٹائلوں کا استعمال کیا گیا ہے جو گرمی کو جذب کر لیتی ہے اور شدید گرمی میں بھی فرش گرم نہیں ہوتا۔ مسجد کو روشن کرنے کے لئے بجلی کے قمقمے، پانی پینے کی جگہوں کے علاوہ ہر وہ چیز جس کی زائرین کو ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

## مسجد کے ایریا کی تزئین و تحسین

مسجد نبوی کے ارد گرد کے علاقے کو انتہائی خوبصورت بنانے کے لئے اور اس کو قدرتی ماحول مہیا کرنے کے لئے بھی اہتمام کیا گیا ہے۔ مسجد کے مغربی، شمالی اور جنوبی طرف ۱۰۰ سے ۱۵۰ میٹر تک کھلی جگہ چھوڑی گئی ہے۔ مشرقی جانب جنت البقیع اور مسجد کو ایک سڑک جدا کرتی ہے تاکہ جنت البقیع مکمل طور پر مسجد سے علیحدہ رہے۔
ارد گرد کے اس علاقہ میں مسجد کی خوبصورتی کے لئے باغیچے اور روشنی کے مینارے تعمیر کئے گئے جس میں اس طرح ۹ ہزار گاڑیوں کی پارکنگ کا بندوبست بھی کیا گیا ہے۔

۹ محرم ۱۴۰۶ ہجری بمطابق ۱۹۸۵ کو خادم حرمین شریفین شاہ فہد بن عبد العزیز آل سعود مسجد نبوی کی توسیع کے سب سے بڑے منصوبے کا سنگ بنیاد رکھ رہے ہیں۔

یہاں یہ ذکر کرنا بڑا ضروری ہے کہ خادم الحرمین الشریفین کے اس توسیعی منصوبے کی تکمیل کے بعد وہ تمام علاقے مسجد نبوی کا حصہ بن جائیں گے جن علاقوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دور میں مدینہ منورہ کی آبادی تھی۔

### ہم ذاتی طور پر اس کے جواب دہ ہیں

خادم الحرمین الشریفین ملک فہد بن عبد العزیز آل سعود مسجد نبوی اور اسکی توسیع، اسکی خوبصورتی اور مدینہ منورہ کی بحثیت مجموعی ترقی کے لیے جو خواہشات رکھتے ہیں اس کا اندازہ اس خط سے ہوتا ہے جو انھوں نے مدینہ منورہ کے گورنر امیر عبد المجید بن عبد العزیز کو لکھا ہے۔ اس خط میں وہ گورنر مدینہ کو مخاطب ہو کر فرماتے ہیں۔

ہزہائی نس امیر عبدالمجید گورنر مدینہ منورہ۔

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ ۔ ہم ذاتی طور پر اس اہم منصوبے کے ذمہ دار اور مسئول ہیں۔ لہذا میں آپ کو ذاتی طور پر اس بات کا مکلف کرتا ہوں کہ آپ اس منصوبے کا ذاتی طور پر ہمارا نائب بن کر مستقل جائزہ لیتے رہیں اور اس کی رپورٹ ہمیں پیش کرتے رہیں۔ اللہ آپ کو اس کی توفیق دے کہ آپ جو بھی ممکن ہو اس منصوبے کی کامیابی کے لئے خدمات سر انجام دیں۔

فہد بن عبدالعزیز

## مسجد قباء کی توسیع

یہ قدرتی بات ہے کہ جب خادم الحرمین الشریفین نے مدینہ منورہ کو خوبصورت بنانے اس کے ترقیاتی کاموں کو وسیع کرنے کا اہتمام کیا تو پھر اس شہر کی تمام تاریخی مساجد کو بھی وہی حیثیت دی گئی جن کی وہ حق دار تھیں۔ ان تاریخی مساجد میں سب سے پہلی مسجد، مسجد قباء ہے۔ اسلام کی سب سے پہلی مسجد جو حرمین شریفین کے بعد اپنی اہمیت اور مرتبے کے اعتبار سے سب سے اہم ہے۔ وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے ہی دن سے تقویٰ پر رکھی گئی۔ اللہ نے قرآن کریم میں بھی اس کا ذکر کیا ہے۔

لَمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى ٱلتَّقْوَىٰ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَن تَقُومَ فِيهِ

ترجمہ: جو مسجد روز اول سے تقویٰ پر قائم کی گئی تھی وہی اس کے لئے زیادہ موزوں ہے کہ تم اس میں عبادت کے لئے کھڑے ہو (سورۃ توبہ آیت نمبر ۱۰۸)۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے اچھا وضو کیا پھر مسجد قباء میں صرف اس مقصد کے لئے آیا کہ وہاں نماز ادا کرے تو اس کو عمرہ کے برابر ثواب ملا۔

اس مسجد کا اہتمام ہر دور میں خلفاء سلاطین، بادشاہوں اور مختلف امراء نے کیا۔ جن میں عمر بن عبدالعزیز، جمال الدین الاصفہانی، ناصر قلاوون، اشرف برسبائی معروف ہیں۔ ملک عبدالعزیز کے

دور سے پہلے جو عمارت موجود تھی یہ مسجد سلطان محمود ثانی اور اس کے بیٹے سلطان عبدالمجید نے بنائی تھی۔

یہ مسجد مدینہ منورہ سے ساڑھے تین کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے اور مسجد تک جانے کے لئے دو رویہ پختہ سڑک ہے۔ خادم الحرمین الشریفین نے اس مسجد کی تاریخ کی سب سے بڑی توسیع کا سنگ بنیاد جمعرات آٹھ صفر ۱۴۰۵ ھجری بمطابق 1985 کو رکھا۔

اس مسجد میں جو اہم کام کیے گئے ان کی تفصیل ذیل میں ہے۔

*اس مسجد کا اریا ۱۳۳۳ مربع میٹر تھا۔ توسیع کے بعد یہ اریا ۶,۰۰۰ مربع میٹر ہو گیا (یعنی پہلے سے تقریباً پانچ گناہ زیادہ) توسیعی مسجد میں تاریخی عمارت کا بھی لحاظ رکھا گیا۔

* مسجد کی چھت پر مختلف بلندیوں کے ۵۶ گنبد بنائے گئے اور ان میں سے ہر ایک کا قطر ۵,۳۰ میٹر ہے جبکہ چھ بڑے ۱۲ میٹر قطر کے گنبد بھی بنائے گئے ان کی بلندی ۲۴,۳۰ اور ۱۸,۳۰ میٹر کے درمیان ہے۔

* مسجد کے چاروں کونوں پر مینارے بنائے گئے ہیں جن میں ہر ایک کی بلندی ۴۲ میٹر ہے۔

* مسجد میں انتہائی خوبصورت سنگ مرمر اور قیمتی پتھر کا فرش لگایا گیا ہے اور اس میں بجلی اور پانی کا وافر بندوبست کیا گیا ہے۔ مسجد کے باہر کے اریا میں نمازیوں کو سایہ مہیا کرنے کے لئے اور خوبصورتی میں اضافہ کے لئے شجرکاری کی گئی ہے۔

* ۱۲۴۰ مربع میٹر پر مشتمل مسجد سے ملحق لائبریری امام مسجد، موذن، مسجد کے خادم اور چوکیدار کے لئے رہائش مہیا کی گئی ہے۔



* مسجد میں سنٹرل ائیر کنڈیشننگ سسٹم لگایا گیا ہے۔

## مسجد قبلتین کی توسیع

مسجد قبلتین تاریخی مسجد ہے اور اس کو وہ حیثیت حاصل ہے جو کسی اور مسجد کو حاصل نہیں اور وہ یہ کہ رسول اللہ وسلم نے اس میں ظہر کی نماز ادا کی تو جب آپ نے دو رکعتیں پڑھ لیں تو

مسجد قباء خادم حرمین شریفین کے توسیعی منصوبے کے بعد، جس میں مسجد کو وسیع اور نئے سرے سے تعمیر کیا گیا۔

آپ پر اللہ کی طرف سے وحی نازل ہوئی کہ مسجد حرام کو اپنا قبلہ بنالیں۔

قَدْ نَرَىٰ تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي ٱلسَّمَآءِ ۖ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَىٰهَا ۚ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ

اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ تمہارے منہ کا بار بار آسمان کی طرف اٹھنا ہم دیکھ رہے ہیں تو ہم اسی قبلے کی طرف تمہیں پھیرے دیتے ہیں جسے تم پسند کرتے ہو۔ مسجد حرام کی طرف رخ پھیر دو۔ اب جہاں کہیں تم ہو اسی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھا کرو۔--- سورۃ بقرہ آیت نمبر ۱۴۴

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی حالت ہی میں مسجد حرام کی طرف رخ پھیر دیا۔

*شاھین جمالی نے ۸۹۳ ھجری میں اس مسجد کی مرمت کروائی اور سلطان سلیمان عثمانی نے ۹۵۰ ھجری میں اس کا ایک مینار بنوایا۔ ملک عبدالعزیز آل سعود نے اپنے دور میں اس مسجد کو وسیع کرنے اور اس کی عمارت کو بنانے کا حکم دیا اور اس کا ایک مینار بنوایا۔

خادم الحرمین الشریفین ملک فہد بن عبدالعزیز آل سعود نے جب مساجد کی توسیع شروع کی تو اس مسجد کی توسیع اور اس کی نئی عمارت بنانے کا حکم دیا۔ جس کے نتیجہ میں مسجد کا ایریا ۳۹۲۰ مربع میٹر ہو گیا۔ اس مسجد کے دو گنبد بنائے گئے جن میں ہر ایک کا قطر ۷٫۸ میٹر اور اس کی بلندی ۱۸٫۸ میٹر ہے۔ یہ توسیع اس تاریخی مسجد کی تاریخ میں سب سے بڑی توسیع ہے۔

# مسجد نبویؐ کی زیارت کے آداب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ثواب کی نیت سے تین مسجدوں کے علاوہ کسی اور مسجد کی جانب سفر کا قصد ناجائز ہے۔ مسجد حرام، مسجد نبوی، مسجد اقصیٰ (بخاری و مسلم)۔

مدینہ منورہ اور مسجد نبوی کی زیارت سنت ہے جو حج سے پہلے اور حج کے بعد بھی کی جا سکتی ہے۔

زائرین کے لئے مستحب ہے کہ وہ جب مدینہ منورہ کو دیکھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں اور یہ دعا پڑھیں: "اَللّٰهُمَّ هٰذَا حَرَمُ نَبِيِّكَ فَاجْعَلْهُ وِقَايَةً لِّيْ مِنَ النَّارِ، وَ أَمَانًا مِنَ الْعَذَابِ، وَسُوْءِ الْحِسَابِ"

اے اللہ یہ تیرے نبی کا حرم ہے پس اسے میرے لئے جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ بنا دے عذاب اور برے حساب سے بچاؤ کا ذریعہ بنا دے۔

جب زائر اپنی قیام گاہ پر پہنچ جائے تو اطمینان سے اپنا سامان رکھے بہتر یہ ہے کہ غسل کرے، اپنا بہترین لباس پہنے اور خوشبو لگائے اور پھر مسجد نبوی کی طرف روانہ ہو۔ اپنا دائیاں پاؤں مسجد میں رکھے اور یہ کہے: بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ، وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ، وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔

اللہ کے نام سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہوئے آغاز کرتا ہوں میں اپنے عظیم اللہ سے اس کے باعزت چہرے اور اس کی ازلی بادشاہی سے شیطان مردود کا تحفظ چاہتا ہوں۔

پھر کہے: "اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ"

اے اللہ میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

مسجد میں داخل ہونے کے بعد اگر میسر ہو سکے تو ریاض الجنۃ میں جائے اور وہاں جا کر تحیۃ المسجد ادا کرے اور جو جی میں آئے دعا کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو جگہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان ہے وہ جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ

ہے (بخاری شریف)۔

اس کے بعد زائر روضہ اقدس کی طرف جائے اور ۲ یا ۳ میٹر کے فاصلے پر کھڑا ہو جائے اس کو چاہیے کہ وہ حجرہ شریف کی جالیوں کو ہاتھ نہ لگائے نہ چومے اور نہ ہی اس کا طواف کرے۔ زائر آہستہ آواز میں یہ کہے:

"اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ، وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ"

"اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللهِ.

"اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خِيرَةَ اللهِ فِي خَلْقِهِ.

"اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ، وَإِمَامَ الْمُتَّقِيْنَ.

أَشْهَدُ أَنَّكَ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ، وَأَدَّيْتَ الْأَمَانَةَ، وَنَصَحْتَ الْأُمَّةَ، وَجَاهَدْتَ فِي اللهِ حَقَّ جِهَادِهِ"

پھر اس کے بعد ایک ہاتھ آگے بڑھے یہاں تک کہ وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر مبارک کے برابر آئے اور ان پر یوں سلام عرض کرے اور کہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ فِي الْغَارِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَفِيقَهُ فِي الْأَسْفَارِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِينَهُ فِي الْأَسْرَارِ، جَزَاكَ اللهُ عَنَّا أَفْضَلَ مَا جَزَى إِمَامًا عَنْ أُمَّةِ نَبِيِّهِ"

پھر ہاتھ کے بقدر آگے بڑھے حتی کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر مبارک کے برابر آئے اور کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُظْهِرَ الْإِسْلَامِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُكَسِّرَ الْأَصْنَامِ، جَزَاكَ اللهُ عَنَّا أَفْضَلَ الْجَزَاءِ"

پھر اس کے بعد قبلہ رخ ہو کر اللہ سے اپنی خواہش کے مطابق دعا کرے۔ اپنے لئے، اپنے والدین کے لئے اور ان تمام مسلمانوں کے لئے بھی جنہوں نے اسے دعا کرنے کی تلقین کی ہو، دعا کرے۔

## باب پنجم

# حکومت خادم حرمین شریفین کی خدمات

حجاج کرام جو مختلف (بری، بحری اور ہوائی) راستوں کے ذریعے یہاں تشریف لاتے ہیں ان کو اس مقدس سرزمین میں قدم رکھنے سے لے کر مناسک حج ادا کرنے کے بعد روانگی تک جو بھی سہولتیں اور آرام میسر آتا ہے بلا شبہ یہ سب کچھ ان وزارتوں اور سرکاری اور غیر سرکاری اداروں کی جد و جہد کا نتیجہ ہے جو ان امور کے لئے مخصوص ہیں۔ ہر وزارت اور ادارہ اپنی تکنیکی صلاحیت کے مطابق اس کام کو سر انجام دینے میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہیں کرتا۔

یہ ادارے ان پروگراموں اور تجاویز کے مطابق کام کرتے ہیں جو حکیمانہ طور پر ان کے ذمہ لگایا جاتا ہے۔ یہ ادارے پروگرام کو تیار کرنے کے بعد اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اپنی تمام تر کوششوں کو بروئے کار لانے کے لئے سرگرم عمل بھی رہتے ہیں۔

ہر سال حج سیزن ختم ہوتے ہی یہ ادارے حج خدمات کی مکمل رپورٹ مرتب کرتے ہیں۔ جس میں یہ بھی شامل ہوتا ہے کہ کس حد تک طے شدہ پلان اور پروگرام پر عمل درآمد ہوا ہے۔ اور اس بات کی مکمل جانچ پڑتال ہوتی ہے کہ اس پروگرام یا پالیسی میں کیا کچھ خوبیاں تھی اور کیا کچھ نقائص تھے اور ان کے اسباب کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ جدید طریقوں کو اختیار کرنے کا بھی خاصہ اہتمام کیا جاتا ہے۔ اس پروگرام کو کامیاب کرنے میں جس قسم کی مشینری اور دیگر اشیاء استعمال ہوئی ہیں ان کو بھی زیر بحث لایا جاتا ہے۔ اور ان کو مزید بہتر بنانے کے لیے غور و خوض کیا جاتا ہے۔ ان تمام کوششوں کا مقصد صرف ایک ہی ہے کہ اللہ کے مہمانوں کو آمد سے لے کر روانگی تک بہتر سے بہتر خدمات پیش کی جا سکیں۔

خادم حرمین شریفین کی حکومت حجاج کرام کے تمام بنیادی مسائل کا اہتمام کرتی ہے اور ہر قسم کے حالات پر کڑی نظر رکھتی ہے، ان کا سب سے بڑا مقصد ان کی حفاظت اور ان کو ہر قسم کا

آرام اور سہولتیں بہم پہنچائی ہیں تا کہ وہ بغیر کسی دقت اور تکلیف کے مناسک حج ادا کر سکیں۔ سرکاری ادارے اپنے پروگرام اور منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک دوسرے سے مکمل تعاون کرتے ہیں، تاکہ حج کے اس سفر کے دوران اور آمدورفت پر ہر حاجی پوری زندگی کے لئے ایک اچھی یادگار اور بہترین تصور لے کر جائے۔

حج پروگرام کو بہتر سے بہتر بنانے کا سہرا جلالۃ الملک عبدالعزیز آل سعود کے سر ہے۔ جنہوں نے سعودی عرب کے قیام کے ابتدائی سالوں میں بڑے تجربہ اور محنت سے کام لیا۔ اور یہی وجہ ہے کہ حج پالیسی کو بہتر بنانے کے لئے اور حجاج کرام کی خدمت کے لئے ملک عبدالعزیز کی حکومت نے کئی کارنامے سر انجام دئے۔ اور اس وقت ان کو آرام و سکون اور ایسے بنیادی وسائل مہیا کئے، جب کہ وہ اس کے بہت ضرورت مند تھے۔ اس ضمن میں سب سے زیادہ توجہ حجاج کے تحفظ اور سلامتی کو دی گئی۔ کہ ماضی میں حجاج کے جان و مال کو تحفظ حاصل نہ تھا چنانچہ اب پورے سعودی عرب میں بالعموم اور مقامات مقدسہ کے راستوں اور مشاعر حج میں سکیورٹی پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ اور ساتھ ساتھ ان سہولتوں کو بھی مہیا کیا گیا جو حج کے موقع پر حجاج کرام کے لئے ضروری تھیں۔ ان خدمات کو حتی الامکان بہتر بنانے کے لئے افرادی قوت اور مادی وسائل کو پوری طرح بروئے کار لایا گیا، حتی کہ ان کا معیار اس حد تک بلند ہو گیا جس کا آج آپ مشاہدہ کر رہے ہیں۔

## اعلیٰ کمیٹی برائے حج

حج پالیسی کے متعلق ہر قسم کی تجاویز اور پروگرام کو بغیر کسی رکاوٹ کے حتمی شکل دینے کے لئے ایک اعلیٰ اختیاراتی حج کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جس کے چیرمین شہزادہ نائف بن عبدالعزیز وزیر داخلہ ہیں۔ اور اس کے ساتھ تمام صوبوں کے گورنروں اور تمام وزیروں (جو کہ اس پالیسی کے ذمہ داران میں سے ہیں) کو اس کی رکنیت دی گئی۔

اس کمیٹی کی ذمہ داریوں میں سالانہ حج پالیسی کو مرتب کرنا اور ضمنی برانچوں کی تجاویز اور مشوروں کا تفصیلی جائزہ لینا ہے۔ جس میں حج کے انتظام کو بہتر بنانے مختلف وسائل کا بروئے

کار لانا اور مختلف تدابیر کا اختیار کرنا ہے تاکہ حجاج کرام کو اور زیادہ بہتر خدمات اور سکون مہیا ہو سکے۔

حج پالیسی کے ان پروگراموں اور تجاویز کو ہر سال یکم رجب (تقریباً حج سے پانچ ماہ پہلے) شروع کر دیا جاتا ہے۔ اور اس طرح حج کمیٹی کی ہدایات کے مطابق یہ سب پروگرام ذی القعدہ میں مکمل ہو جاتے ہیں اور یہی وہ اوقات ہیں جب حاجی صاحبان تشریف لاتے ہیں۔ اور ان ہی دنوں مقدس مقامات، مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں ان کو جانا ہوتا ہے۔

## وزارت داخلہ

وزارت حج اور وزارۃ داخلہ ایسے ادارے ہیں جو حج پالیسی کے متعلقہ مسائل کے براہ راست ذمہ دار ہیں۔

وزارت داخلہ حج کے موقع پر امن و امان کا اہتمام کرتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ حجاج کرام کا بحری بری اور ہوائی راستوں کے ذریعے استقبال اور الوداع کرنے کا انتظام بھی کرتی ہے۔ اور اس کے علاوہ حج اور زایرین کے مختلف علاقوں میں ٹریفک کا انتظام سمبھالنا بھی وزارت داخلہ ہی کے سپرد ہے۔

## حج کے موقع پر خصوصی فورس

۱۳۸۷ ہجری بمطابق ۱۹۶۷ میں حج کے لیے خصوصی فورس کا قیام عمل میں آیا۔ اس کی بنیادی ذمہ داری حج کے علاقوں میں امن و امان کو قائم کرنا ہے۔ یہ ادارہ بہترین قسم کی تربیت یافتہ خصوصی فورس پر مشتمل ہے جو مختلف حالات میں اپنی ذمہ داریاں ادا کرتی ہے۔ تاکہ حجاج کرام کے لئے بہتر سے بہتر انتظام ہو۔ یہ سب کچھ حجاج کے تحفظ اور سلامتی کو یقینی بنانے کے لئے کیا جاتا ہے، تاکہ وہ مناسک حج بڑے اطمینان و سکون سے ادا کر سکیں اور اس بات پر مکمل اطمینان رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی نگرانی اور فضل کے بعد ایک ایسا ادارہ بھی ہے جو کہ ان کے آرام و سکون کی خاطر چوبیس گھنٹے کام کرتا ہے اور ان کو ہر قسم کی سہولتیں مہیا کرنے کے لئے جدید قسم کے وسائل اور جدید مشینری سے بھی لیس ہے۔

# جنرل ٹریفک ڈیپارٹمنٹ

وزارۃ داخلہ سے منسلک جنرل ٹریفک ڈپارٹمنٹ ہے جو حج کے ایام میں ٹریفک کو کنٹرول کرتا ہے۔ اور اس کو زیادہ سے زیادہ بہتر بناتا ہے۔ حج کے علاقوں میں یہ ادارہ الیکٹرانک آلات کے ذریعے ٹریفک کو کنٹرول کرتا ہے اور اس کو سونپی گئی ذمہ داری کو سر انجام دیتا ہے۔ ٹریفک کو کنٹرول کرنے کے لئے ہیلی کاپٹروں کا استعمال بھی کیا جاتا ہے۔ اور ہیلی کاپٹر ہی کے ذریعے مین کنٹرول روم کو اپنی معلومات اور مشاہدہ سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ اور وہ فضا میں بذریعہ ٹیلی فون ٹریفک کے تمام امور کی نگرانی بھی کرتا ہے۔

ہر سال یہ ادارہ ٹریفک کنٹرول کے لئے ایک جامع پروگرام مرتب کرتا ہے، جس میں ٹریفک کو کنٹرول کرنا، ٹریفک جام ہونے کی صورت میں ضروری اقدامات کرنا، سڑکوں، گلیوں میں حجاج کرام کی گزرگاہوں کا تعین کرنا پیدل چلنے والوں کے لئے راستوں کا اختیار کرانا اور ان کے راستوں سے گاڑیوں کو دور رکھنا شامل ہے۔ اور پھر ٹریفک پولیس حجاج کرام کے ساتھ

مرکزی کنٹرول روم

ساتھ تقریباً تمام علاقوں میں نظر آتی ہے۔ ان کی ذمہ داری میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ منزل سے بھٹکے ہوئے حاجیوں کی راہنمائی کریں اور ان کو رہائش گاہ تک پہنچائیں۔ اسی طرح زخمی لوگوں کو طبی امداد پہنچانا اور ان کو ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں اور سن سٹروک اور گردن توڑ بخار کے مرکز تک پہنچانا وغیرہ شامل ہے۔

## شعبہ پاسپورٹ

پاسپورٹ آفس کے ملازمین جن میں آفیسر، نان کمیشنڈ آفیسر اور سویلین افراد شامل ہیں، سب سے پہلے سعودی عرب میں آنے والے حجاج کرام خواہ وہ بری، بحری یا ہوائی راستہ سے آئے ہوں، کا استقبال کرتے ہیں ۔ جب حاجی صاحبان اپنے پاسپورٹ ضروری کاروائی کے لئے ان ملازمین کے حوالے کرتے ہیں تو وہ ان کے حسن معاملہ اور اسلامی اخوت کے جذبہ سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ پاسپورٹ آفس کے حکام اس بات کا یقین کرتے ہیں کہ آنے والے لوگوں کے ویزے صحیح ہیں اور یہ صرف سعودی سفارتخانوں سے ہی جاری ہوئے ہیں۔ حجاج کی رجسٹریشن کے لئے کمپیوٹر استعمال کیا جاتا ہے، ممکن حد تک کوشش ہوتی ہے کہ کم از کم وقت میں تمام کاروائی مکمل ہو جائے۔ حجاج کے داخلے کی اس کاروائی میں اوسطاً ۵۰ سکینڈ لگتے ہیں۔ جو کہ حجاج کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر ریکارڈ وقت ہے۔ پاسپورٹ آفس اس چیز کو بھی کمپیوٹر کے ذریعے چیک کرتا ہے کہ حج کا سیزن ختم ہونے کے بعد تمام حجاج واپس اپنے وطن چلے گئے ہیں اس وجہ سے پیچھے رہ جانے والے حجاج کو تلاش کرنے اور انہیں واپس بھجوانے میں بھی مدد ملتی ہے۔

## شہری دفاع (سول ڈیفنس)

شہری دفاع کا عملہ اور اس کی گاڑیاں اپنے تمام ساز و سامان سے لیس دونوں مقدس شہروں اور مشاعر حج میں آپ کو نظر آئے گا۔ یہ ادارہ کسی بھی ناگہانی صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہتا ہے۔ گزشتہ حج کے ایام میں اس ادارے کے پاس ۱۳۰۰ گاڑیاں تھیں۔ علاوہ

ازیں ہیلی کاپٹروں کا ایک بیڑا بھی ہے جو ہر وقت فضا میں چکر لگاتا رہتا ہے کہ تمام صورت حال کی نگہداشت کر سکے اور کسی ناگہانی حالت میں ہر قسم کی مدد کر سکے۔

## دیگر خدمات

حقیقت میں وزارت داخلہ کی افرادی قوت اور مختلف قسم کی ضروری مشینری حجاج کرام کی خدمت کے لئے استعمال کی جاتی ہے اور ان کے تحفظ اور امن کو ہر صورت ممکن بنایا جاتا ہے۔ وزارت اس کے علاوہ کئی ایک خدمات بھی سر انجام دیتی ہے جن کا ذکر سابقہ صفحات میں گزر چکا ہے۔

اسی طرح ملک فہد کالج جو کہ وزارت داخلہ ہی کے تحت ہے اس کے طالب علم بھی ان خدمات میں حصہ لیتے ہیں۔ اس کے علاوہ کرائمز پولیس جن کے پاس خاص قسم کی گاڑیاں اور سہولتیں ہوتی ہیں۔ علاوہ ازیں سگنل کور اور کوسٹ گارڈ کا تعاون بھی اسے حاصل رہتا ہے۔

## وزارت حج

وزارت حج سرکاری ادارہ ہے جو حج پالیسی کا براہ راست ذمہ دار ہے۔ یہ دوسری وزارتوں اور سرکاری اداروں کا جو حج کمیٹی میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں ان کے ساتھ پورا پورا تعاون کرتا ہے۔ وزارت حج کا پورا عملہ جنرل حج پالیسی کے نفاذ کی پوری نگرانی کرتا ہے۔ اور وزارت سے متعلقہ ذیلی منصوبوں کی بھی دیکھ بھال اس ہی کی ذمہ داری ہے۔ اس طرح حجاج کرام کی مشکلات کو آسان کرنے کے لئے اور ان کو آرام و آسائش بہم پہنچانے کے لئے سرگرم عمل رہتا ہے۔

## وزارت حج کی ذمہ داریوں کا اجمالی جائزہ

ا- بری بحری اور ہوائی راستوں کے ذریعے حجاج کرام کا استقبال کرنے کے بعد ان کو مختلف قسم کی ہدایات بہم پہنچانا۔ مثلاً ان کو معلموں تک پہنچانا، ان کی نقل و حمل اور آرام و سکون کے دوسرے مسائل کی وضاحت کرنا تاکہ وہ کسی پریشانی میں مبتلا نہ ہوں۔

ب - وزارت حج اور دوسری مختلف وزارتوں اور اداروں، جو حج پالیسی میں شریک ہوتے ہیں، ان کا آپس میں نظم و نسق قائم کرنا۔

ج - حجاج کرام کا ہوٹلوں اور ان کی رہائش گاہوں میں باآرام رہنے کی نگرانی اور اس کے ساتھ ساتھ ان کی مقامات مقدسہ میں آمدورفت اور خاص طور پر مشاعر حج (منیٰ عرفات مزدلفہ) وغیرہ آمدورفت کے وقت ان کی رہنمائی اور نگرانی کرنا۔

د - مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور دیگر مقامات مقدسہ میں حجاج کرام کے لئے ضروری سہولتوں کا انتظام کرنا۔

ہ - حج سے متعلق بعض کمپنیوں کو جو حجاج کے لئے مختلف امور کو سر انجام دیتی ہیں، کی مکمل نگرانی اور ان کو ہدایات جاری کرنا۔

و - حجاج کرام کو مناسک حج کی تعلیم اور اس کو شرعی طریقے پر ادا کرنے کی کیفیت سے متعارف کرانا۔

ز - اگر کسی حاجی کو کسی کمپنی یا ادارے سے کوئی شکایت ہو تو ان کے خلاف کاروائی کرنا اور اس کی شکایت کا فوری ازالہ کرنا۔

ح - وقوف عرفات کے بعد حاجیوں کا منیٰ میں آنے کا اہتمام، اور مکہ مکرمہ واپسی کے وقت آمدورفت کا انتظام کرنا۔

ط - میقات اور حج کے راستوں پر واقع مساجد کی نگرانی اور ان کو نمازوں اور حجاج کرام کے لئے آراستہ و پیراستہ کرنا۔

ایام حج سے پہلے، وزارت حج سال بھر مختلف قسم کے پروگرام اور منصوبوں کا اہتمام کرتی رہتی ہے جن کے ذریعے ان خدمات کو زیادہ سے زیادہ بہتر بنایا جا سکے۔

## وزارت صحت

وزارت صحت ان اہم وزارتوں میں سے ایک وزارت ہے جو کہ حج میں نمایاں خدمات سر انجام دیتی ہیں۔

حج کے موقع پر دنیا کے کونے کونے سے تقریباً دس سے بیس لاکھ کی تعداد میں حجاج کرام تشریف لاتے ہیں اور مختلف مقامات حج میں اپنا وقت اکٹھے گزارتے ہیں۔ ثقافت اور کلچر میں اگرچہ ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ لیکن اس عظیم موقع پر سب اللہ تعالیٰ کے مہمان ہونے کی حیثیت سے برابر ہوتے ہیں۔ اور اسی لئے وزارت صحت ہر سال ان حجاج کرام کی صحت و عافیت اور امن و امان کے لئے اپنے پورے وسائل کو بروئے کار لاتی ہے۔ اور اس معاملہ میں پوری نگرانی اور کنٹرول کرتی ہے۔ اس تمام کام کی تکمیل کچھ اس طرح ہوتی ہے۔

ا - وزارت صحت سعودی عرب آنے والے ہر حاجی پر کچھ ضروری شرائط عائد کرتی ہے۔ ان شرائط میں سے یہ ہے کہ خوردونوش کی جو چیزیں وہ ہمراہ لائیں وہ ان کی عائد کردہ شرائط کی مطابق ہوں۔ ان شرائط میں حجاج کرام کو حفاظتی بچاؤ کے ٹیکے لگانا بھی شامل ہے جو کہ بعض متعدی امراض کی روک تھام کے لئے لگائے جاتے ہیں۔ اور اسی طرح سعودی عرب میں داخلے کے وقت حجاج کرام کا صحت کارڈ بھی چیک کیا جاتا ہے۔

ب - مکہ مکرمہ اور مدینہ منورۃ کی بلدیہ کے علاوہ پانی کی سپلائی کے شعبہ سے بھی رابطہ رکھتی ہے کہ حجاج کو صاف ستھرا پانی مہیا کیا جا سکے اور اس طرح بعض نگران ٹیموں کے ذریعے مشاعر حج میں کھانے پینے کی اشیاء، شہر کی صفائی، اور سامان صحت اور ادویات وغیرہ کو بھی چیک کیا جاتا ہے۔ اور مختلف قسم کے کیڑوں کو سپرے کے ذریعے ختم کیا جاتا ہے۔

ج - مختلف قسم کے صحت سے متعلق ضروری پروگرام اور تجاویز کو عمل میں لانا جن پر پہلے حجاج کرام کے ملکوں اور پھر مشاعر حج میں ان پر عمل کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر سن سٹروک، گردن توڑ بخار اور دوسری دائمی امراض سے بچنے کے لئے ادویات اور ٹیکوں کا استعمال۔

د - ماہ شعبان کے شروع میں وزارت صحت بعض متعدی امراض کے خلاف اپنا کام شروع کر دیتی ہے۔ اور اسی طرح حج کے مختلف مقامات پر کام کرنے والوں کو بھی ٹیکے وغیرہ لگائے جاتے ہیں۔ ۱۳ سے زیادہ ایسی ٹیمیں ہیں جو کہ وبائی امراض کے خلاف مصروف عمل رہتی ہیں۔ اور وہ بعض ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں طبی امداد بہم پہنچاتی ہیں۔ جو کہ مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور مقامات مقدسہ میں واقع ہیں۔

ھ - اس کے علاوہ وزارت صحت ایک مختصر پروگرام بھی مرتب کرتی ہے جس میں حجاج کرام کو صحت سے متعلق مختلف تجاویز سے آگاہ کیا جاتا ہے جو کہ مختلف زبانوں میں ہوتی ہیں۔ تاکہ وہ حفظ ما تقدم کے طور پر امراض سے بچ سکیں۔ اور تکلیف کی صورت میں اس کا ازالہ بھی کر سکیں ان میں خاص طور پر سن سٹروک اور گردن توڑ بخار وغیرہ شامل ہیں۔

و - وزارت صحت کے زیر اثر بعض ایسی ٹیموں کی تقرری عمل میں لائی جاتی ہے جو کہ مختلف ٹور پروگراموں کی صورت میں خوردونوش کی دکانوں اور پینے کا پانی وغیرہ کی جگہوں پر اچانک چھاپہ مارتی ہیں کہ وہ لوگ وزارت کی عائد کردہ شرائط کے مطابق عمل کر رہے ہیں یا نہیں۔ اور اسی طرح سپرے اور دوائیوں وغیرہ کا چھڑکاؤ بھی کرتے ہیں، اور کوڑے کرکٹ کے ڈھیروں کو صاف کرنا اور حجاج کرام کی رہائش گاہوں کی چیکنگ کرنا اور اس طرح محکمہ صحت کی عائد کردہ شرائط کو عملی جامہ پہنایا جا سکتا ہے۔

## ہسپتالوں کا قیام

وزارت صحت نے حجاج کرام کے علاج اور ان کی خدمت کے لئے کئی ہسپتال بنائے ہیں۔
ہسپتالوں کے علاوہ ایمبولنس گاڑیاں اور خصوصی طور پر سن سٹروک اور گردن توڑ بخار کے لئے خصوصی مرکز بنائے گئے ہیں۔ یہ مراکز مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ اور مشاعر حج میں ہیں۔ اس کے علاوہ مکہ مکرمہ میں ہسپتالوں کی تعداد سات ہے جو کہ ۳۱۷۳ بستروں پر مشتمل ہیں۔
مقامات مقدسہ میں کئی ایک ہسپتال ہیں جو بیرونی مریضوں کے لئے مخصوص ہیں اسی طرح کئی ایک ابتدائی طبی امداد کے مرکز، اپریشن تھیٹر، شدید امراض کے علاج کے لئے ٹھہرنے والوں کے لئے کمرے بنائے گئے ہیں اور جہاں مختلف بیماریوں کا علاج بھی کیا جاتا ہے۔
ان ہسپتالوں کے نام درج ذیل ہیں۔

ا۔ عرفات جنرل ہسپتال جو کہ ۸۰۰ بستروں، ۲۴ بستر برائے سن اسٹروک مریض، ۱۳۰ بستر برائے گردن توڑ بخار کے مریض کے لئے۔

۲۔ ۳۰۰ بستروں پر مشتمل جبل الرحمت ہسپتال' سن اسٹروک مریضوں کے لئے ۴ بستر گردن توڑ کے بخار کے مریضوں کے لئے ۱۵۰ بستر۔

۳۔ عرفات میں گشتی ہسپتال جس میں ۱۰۰ بستر برائے گردن توڑ بخار' ۸ عدد سرد خانے' ۵۰ سلیپنگ بیڈ۔

۴۔ منیٰ جنرل ہسپتال جو کہ ۳۵۰ بستروں پر مشتمل ہے۔

۵۔ شاہ عبدالعزیز پل ہسپتال جو کہ منیٰ میں واقع ہے' ۱۲۰ بستروں کا ہے۔

۶۔ ۳۷۰ بستروں پر مشتمل نمرہ ہسپتال جس میں ۸ بستر سن اسٹروک اور ۱۷ بستر گردن توڑ بخار کے لئے۔

مدینہ منورہ میں حجاج کرام کی خدمات کے لئے درج ذیل ہسپتال ہیں۔

۱۔ شاہ فہد ہسپتال جو کہ ۵۰۰ بستروں کا ہے۔

۲۔ میٹرنٹی اور بچوں کا ہسپتال جو کہ ۵۰۰ بستروں پر مشتمل ہے۔

۳۔ بدر خیراتی ہسپتال جو ۲۱۶ بستروں کا ہے۔

۴۔ سینے کے امراض کا ہسپتال ۱۲۰ بستروں پر مشتمل ہے۔

۵۔ ۵۷ بستروں پر مشتمل ہسپتال جو گردن توڑ بخار کے لئے ہے۔

۶۔ ۲۰۰ بستروں کا جنرل ہسپتال۔

۷۔ الاطہر ہسپتال جو کہ ۱۳۰ بستروں پر مشتمل ہے۔

۸۔ المیقات ہسپتال جو کہ ۱۲۰ بستروں پر مشتمل ہے۔

۹۔ اُحد ہسپتال جو کہ ۲۳۹ بستروں پر مشتمل ہے۔

۱۰۔ مدینہ الحجاج ہسپتال جو کہ ۳۶ بستروں پر مشتمل ہے۔

۱۱۔ الخاکیہ ہسپتال جو کہ ۶۸ بستروں پر مشتمل ہے۔

۱۲۔ خیبر ہسپتال جو کہ ۵۰ بستروں پر مشتمل ہے۔

# ہیلتھ سنٹرز

مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور دیگر مقامات مقدسہ میں ہیلتھ سنٹر ہیں جن میں سے بعض تو سارا سال کام کرتے ہیں اور کئی ایک صرف موسم حج میں کھلتے ہیں یہ سارے ہسپتال حجاج کرام کو بھی خوش آمدید کہتے ہیں اور ان کے لئے طبی خدمات سر انجام دیتے ہیں۔

ان سنٹروں کی تفصیل یہ ہے۔

۱-عرفات میں ۴۲ مرکز۔

۲-منیٰ میں ۳۰ مرکز۔

۳-مزدلفہ میں ۱۱ مرکز۔

اور ان تمام مراکز میں سولہ سولہ بستر ہیں جہاں گردن توڑ بخار کا علاج کیا جاتا ہے۔

۴ - مکہ مکرمہ میں ۱۳ مستقل ہیلتھ سنٹر ہیں۔

۵ - مکہ مکرمہ میں داخلے کے راستے، ہجرت روڈ اور خشکی کے راستے آنے والے حجاج کے لئے پارکنگ میں ۱۷ موسمی مرکز ہیں۔

۶ - مدینہ منورہ میں ۸ ایسے ہیلتھ سنٹر ہیں جو کہ صرف حجاج کرام کے لئے مخصوص ہیں۔

۷ - اسی طرح مدینہ منورہ میں مختلف مقامات پر ۱۳۳ ہیلتھ سینٹر ہیں۔

# سعودی ہلال احمر (ریڈ کریسنٹ)

سعودی ہلال احمر انسانیت کی خدمت کا ادارہ ہے، جو حکومت کے تحت کام کرتا ہے۔ اور حکومت اس کے لئے جس قسم کے بھی وسائل مطلوب ہوں مہیا کرتی ہے تاکہ بوقت ضرورت ابتدائی طبی امداد اس کے ذریعے پہنچائی جا سکے۔

خاص طور پر ایام حج میں سعودی ہلال احمر کی خدمات عروج کو پہنچ جاتی ہیں۔ کیونکہ اس کے بہت سے مرکز کھول دئے جاتے ہیں۔ جو مکہ مکرمہ ،مدینہ منورہ اور دیگر مقامات مقدسہ میں اپنے فرائض سر انجام دیتے ہیں۔ کئی ایک سنٹر تو سال بھر کام کرتے ہیں اور کئی ایک صرف ایام حج میں کام کرتے ہیں۔ ان مراکز کی تعداد مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور دیگر مقامات مقدسہ میں

۹۷ تک پہنچ گئی ہے۔ ۲۳ مرکز صرف خشکی کے راستوں پر واقع ہیں اور ۱۴۰ دائمی مرکز مستقل کام کرتے ہیں۔ ان مراکز میں تقریباً ۱۲۰۰ ملازمین کام کرتے ہیں۔ جن کے پاس ۲۴۵ بڑی ایمبولینس گاڑیاں ہیں۔ ہر ایمبولینس ۲ مریضوں کے لئے کافی ہوتی ہے۔ ۱۴۲۰ ہجری کے حج میں دس دن کی مدت میں ان مراکز پر ۶۷۴۱ مریضوں کا علاج کیا گیا۔

## وزارت دفاع و شہری ہوا بازی

وزارت دفاع و شہری ہوا بازی درج ذیل صورتوں میں حجاج کرام کی خدمت میں شرکت کرتی ہے۔

** ایک میڈیکل گروپ جس میں ۲۵۰ ڈاکٹر، اسسٹنٹ اور نرسیں مختلف شعبوں میں کام کرتے ہیں۔

**ایک عدد ملٹری ہسپتال جو کہ مشینری کے اعتبار سے بڑے ہسپتالوں سے کسی قدر کم نہیں۔

** کئی ایک چھوٹے ہوائی جہاز (ہیلی کاپٹر) فسٹ ایڈ اور علاج کے ایسے تمام ساز و سامان سے لیس ہوتے ہیں جو عموماً ہسپتالوں میں پائے جاتے ہیں کہ ان کے ذریعے ڈاکٹر حضرات علاج معالجہ کر سکیں۔ اس میں سرجیکل اپریشن وغیرہ بھی شامل ہیں۔ اور یہ اپریشن فضا کے اندر ہی گراونڈ تک ہسپتال میں پہنچنے کے دوران کرتے ہیں۔

** ایسے ہیلی کاپٹر سعودی ایر فورس کے تابع ہوتے ہیں اور جن کا کام قریبی ہسپتالوں میں مریضوں کو پہنچانا ہوتا ہے۔ اسی طرح وزارت داخلہ کے زیر اثر سیکورٹی فورس کا ٹریفک کنٹرول میں ہاتھ بٹانا اور عرفات رن وے کو ایام حج میں روشن رکھنے کی ذمہ داری ہے۔

** وزارت کے تابع دینی امور کے ادارے کا قیام، علمی مجالس کا قیام جن میں مسلم علماء حج اور اس کے مسائل پر روشنی ڈالتے ہیں اور حجاج کرام کے سوالوں کا جواب دیتے ہیں۔ یہ ادارہ قرآن پاک کے علاوہ دینی کتب اور حج کے مسائل پر لٹریچر مفت تقسیم کرتا ہے۔

## نیشنل گارڈ

نیشنل گارڈ کئی ایک شعبوں میں حجاج کرام کی خدمت سر انجام دیتی ہے۔ جس میں سب سے اہم یہ ہیں۔

** نیشنل گارڈ کی ایک فورس ٹریفک کنٹرول میں شرکت کرتی ہے۔ اور اس نظام کی نگرانی کرتی ہے اور بھٹکے ہوئے حجاج کو ان کے مراکز میں پہنچاتی ہے۔

** اسی طرح مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں نیشنل گارڈ کے زیر نگرانی طبی خدمات سر انجام دی جاتی ہیں جس میں ایمرجنسی ہسپتال منیٰ' جو ۶۰ بستروں پر مشتمل ہے۔ اور عرفات ہسپتال جو ۴۵ بستروں پر مشتمل ہے ۲۴ گھنٹے کھلے رہتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ سارے مقامات مقدسہ میں طبی امداد کے مراکز جو کہ چلتی پھرتی علاج گاہیں ہیں اور ایمبولینس کے ذریعے حجاج کرام کی رہائش گاہوں کے قریب علاج معالجے کی غرض سے قائم کی جاتی ہیں

** نیشنل گارڈ دینی تبلیغ کا کام بھی کرتی ہے۔ جس میں تبلیغی مراکز کھولنا' علماء کرام کا حجاج کرام کے سوالات کا جواب دینا' ایک اسلامی لائبریری کا قیام بھی شامل ہے۔

** نیشنل گارڈ وزارت اطلاعات کے تعاون سے چلتا پھرتا ایک اطلاعاتی مرکز بھی قائم کرتا ہے۔ جس کے ذریعے حجاج کرام کے لئے لٹریچر اور پروگرام مہیا کئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ

خبروں کے نشر کے لئے ایک چھوٹا سا چلتا پھرتا مرکز کا قیام ہے۔ جو کہ صبح سے لے کر رات گئے تک اپنا کام کرتا ہے۔

** اسی طرح نیشنل گارڈ میٹینینس میں بھی اپنا کردار ادا کرتی ہے۔ جس میں حجاج کرام کی خراب گاڑیوں کو ٹھیک کرنا، فائر بریگیڈ کے عملے کے ساتھ تعاون کرنا اور پینے کا پانی حجاج میں مفت تقسیم کرنا شامل ہے۔

## وزارت ٹیلی گراف، ڈاک اور ٹیلی فون

سعودی عرب میں مواصلات کا نظام جس قدر ترقی پزیر ہے اسی قدر اس وزارت کو اپنی کارکردگی کے علاوہ حجاج کرام کی خدمت کا بھی شرف حاصل ہے۔ اور خاص طور پر مقامات مقدسہ میں ان کی خدمات کی تفصیل یوں ہے۔

** وزارت نے ۱۹۸۴ میں حج کا ایک مواصلاتی سنٹر قائم کیا ، جس کے ذریعے ٹیلی فون اور ٹیلیکس کمونیکیشن کی خدمات کو مکہ مکرمہ اور دوسرے مقامات مقدسہ میں مہیا کیا گیا ہے۔

** اسی طرح وزارت نے مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ میں سکوں کے ذریعے ٹیلی فون کا بھی انتظام کیا ہے اور کئی ایک ملازمین کو متعین کیا ہے جو اس معاملے میں حجاج کرام کی مدد و معاونت کرتے ہیں اور ان کو ملک کا کوڈ نمبر اور مطلوبہ سکے جاری کرتے ہیں۔ اور اسی طرح ایک کمرے کی صورت میں موبائل (متحرک) ٹیلی فون کا انتظام بھی کیا ہے۔ جو کہ حجاج کرام کے ایک سے دوسرے جگہ منتقل ہونے کی صورت میں ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ وزارت نے مراکز بھی قائم کئے ہیں اور مشاعر مقدسہ میں ٹیلیفون کی ۱۲،۰۰۰ سے زیادہ لائنیں اور ٹیلیگراف مہیا کی ہے۔

☆ مسجد نبوی کے اطراف کے علاقوں میں زائرین کے لئے ۴۱۷ پبلک ٹیلیفون کے علاوہ پندرہ ہزار مزید بین الاقوامی ٹیلیفون لائنیں مہیا کی گئی ہیں۔

تجارتی مراکز پر ۵۱۴ کائن ٹیلیفون بھی دستیاب ہیں۔

☆مدینہ منورہ میں ۱۰۰ کارڈ ٹیلیفون متعارف کئے گئے ہیں۔

یہ منفرد خدمات لوکل اور انٹرنیشنل کالس کے لئے مکہ مکرمہ اور دیگر مقاماتِ مقدسہ میں دستیاب کی گئی ہیں۔

☆موبائیل ٹیلیفون کے لئے ۷۲ نئے اسٹیشن اضافہ کئے گئے جس سے ان کی تعداد بڑھ کر ۹۱ ہو گئی۔

## وزارت اطلاعات و نشریات

وزارت اطلاعات حج کے موقع پر اپنی افرادی قوت اور مشینری کا استعمال کثرت سے کرتی ہے۔ تاکہ حج کے واقعات کی نشر و اشاعت ٹیلی ویژن اور خبروں کے ذریعے ہو سکے۔ اسی طرح ٹیلی ویژن کے دونوں چینل حج مقاصد کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ جس میں وعظ و نصیحت کے پروگراموں کو بہتر بنانے میں مدد ملتی ہے۔ اور خاص طور پر عرفات میں قیام، مزدلفہ کو روانگی، اور حج کی سالانہ خصوصی تقریب جو کہ خادم حرمین شریفین کی طرف سے حجاج کرام اور دوست ملکوں سے آئے ہوئے وفود کے اعزاز میں منعقد ہوتی ہے کو کوریج دی جاتی ہے۔

اسی طرح وزارت برق و مواصلات، وزارت اطلاعات و نشریات کے ساتھ تعاون بھی کرتی ہے۔ جس سے ٹیلی ویژن پروگراموں کو نشر کرنے میں بڑی آسانی ہوتی ہے، مناسک حج اور مسجد حرام میں عیدالاضحیٰ کی نماز کا پروگرام سارے عالم اسلام میں پیش کیا جاتا ہے۔

اسی طرح سعودی صحافت حج کے تمام حالات و واقعات کا مکمل احاطہ کرتی رہتی ہے۔ وہ مختلف مقالات اور تحقیقی پروگرام اور انٹرویوز کو شائع کرتی ہے۔ اور اپنے رسائل و جرائد میں علماء اسلام کے مضامین شائع کرتی ہے۔ جس سے دینی تعلیم کو عام کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح یہ وزارت بعض خصوصی اخبارات کا اجراء کرتی ہے۔ جس میں مختلف زبانوں اردو، ترکی، فارسی، سواحلی، فرانسیسی اور انگریزی میں مضامین شائع ہوتے ہیں۔ یہ کام حج کے سارے دنوں میں ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ وزیر اطلاعات ہر سال مسلمان ذرائع ابلاغ سے تعلق رکھنے والے صحافیوں، ریڈیو،

ٹیلی ویژن کے نمائندوں کے اعزاز میں ایک تقریب بھی منعقد کرتے ہیں۔ اس اجتماع کا اہم مقصد یہ ہے کہ مختلف ممالک کے مسلمانوں سے ملاقات ہو اور انکی آراء و افکار کا تبادلہ خیال ہو جس سے کہ امت اسلامیہ کو بہت فائدہ پہنچتا ہے۔ جیسے کہ شعبہ نشر و اشاعت کے شعبہ میں فائدہ ہوا ہے۔

## اللہ آپ سب کا نگہبان ہو

اور اس طرح حجاج کرام کو اس مقدس سر زمین میں قدم رکھنے سے لے کر پورے موسم حج تک بہت سے وسائل میسر آتے ہیں۔ جن کا اہتمام سرکاری اور غیر سرکاری ادارے اپنی تکنیکی صلاحیتوں کے مطابق کرتے ہیں۔

اور جب اللہ کے فضل و کرم سے موسم حج ختم ہوتا ہے۔ یہی ادارے حجاج کرام کی واپسی کی خاطر اپنی تمام تر کوششوں کو بروئے کار لاتے ہیں، اور اس طرح وہ بخیر و عافیت حج مبرور کی ادائیگی اور گناہوں سے پاک زندگی لے کر اپنے ملکوں کو واپس لوٹ جاتے ہیں۔

## حفاظتی تدابیر

محترم حجاج کرام: ایام حج میں بہت سے انفرادی جان سوز حادثے رونما ہوتے ہیں اس کی وجہ بعض لوگوں کی غفلت اور بعض مشینری کا غلط استعمال ہے۔ یا پھر حج کے متعلقہ اداروں سے پورے طور پر فائدہ نہ اٹھانے کا نتیجہ ہے۔

* ڈرائیور صاحبان کو چاہیے کہ ٹریفک قوانین کی پوری طرح پابندی کریں اور خاص طور پر ان سڑکوں کو اختیار کریں جن کا تعین ٹریفک اتھارٹی نے کیا ہو۔ اسی طرح دوسرے ڈرائیوروں کے ساتھ ایسے مقامات پر ضرور تعاون کریں جہاں ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں گاڑیاں ہوتی ہیں۔ اور یہ ان کی سلامتی کے لئے ضروری ہے کہ ایک دوسرے سے مکمل تعاون کریں۔

* پیدل چلنے والے حضرات سڑکوں اور ان گزرگاہوں کو استعمال کریں جو ان کے لئے مخصوص ہیں۔ اور گاڑیوں کے راستوں سے دور رہیں، اور اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ سڑک کو عبور کرتے وقت انھیں کوئی خطرہ نہ ہو۔

* اسی طرح پلوں کے کناروں اور فٹ پاتھوں کو سونے کے لئے استعمال نہ کریں کیونکہ ایسا کرنا ہدایات کی خلاف ورزی ہے اور حاجی کی زندگی خطرہ میں پڑ سکتی ہے۔

* آگ کے بجھانے کے طریقے کا سیکھنا بھی ضروری ہے۔ تاکہ (اللہ نہ کرے) ضرورت کے وقت اس پر قابو پا سکے۔

* بھڑک اٹھنے والی گیس کے استعمال میں احتیاط برتنی چاہیے کیونکہ اس کا غلط استعمال اور اس کا نہ جاننا آگ لگنے کا سبب بن سکتا ہے۔ اور موت واقع ہو سکتی ہے۔ لہذا فائر بریگیڈ کے عملہ کی ہدایات کے مطابق ہی بھڑک اٹھنے والی گیس اور گیس سلنڈر کو استعمال کرنا چاہیں۔

* بجلی کی تار جو خیموں کے قریب سے گزرتی ہوں ان سے دور رہنا چاہیں۔

* اپنے خیمے میں آگ بجھانے والا آلہ اور پانی اور ریت کی بالٹی رکھنی چاہیے۔

* اگر پانی نکالنے کے لیے موٹر کا استعمال کرنا پڑے تو یہ ضروری ہے کہ موٹر خیمہ سے کچھ دور ہو اور اس کے قریب اشتعال انگیز مواد بھی نہ ہو۔

* قوانین اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ نشیبی راستوں میں خیمے نصب کیے جائیں الا یہ کہ ان کی دوری لمبے راستوں سے ۵ میٹر اور چوڑے راستوں سے ۳ میٹر ہو۔

* اس بات کے علاوہ کہ تمباکو نوشی مضر صحت ہے اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیے کہ سوتے وقت تمباکو نوشی نہ کی جائے اور سگریٹ کے باقی ٹکڑوں کو ایش ٹرے میں ڈالنا چاہیے۔ اور زمین پر پھینکنے سے گریز کرنا چاہیے۔

* حجاج کرام کے لئے یہ بہتر ہے کہ وہ ان مقامات پر رہائش پزیر ہوں جو کہ رہائش کے لئے مخصوص ہیں۔ کیوں کہ ان میں سیکورٹی کی شرائط کو پورا کیا گیا ہوتا ہے۔

* اگر آپ سواری پر ہیں تو آپ کو چاہیے کہ مقامات مقدسہ میں ٹریفک قوانین کی پابندی کریں اور ذاتی گاڑی کی بجائے بس استعمال کریں کیونکہ ایسا کرنے سے بھیڑ کم ہو سکتی ہے جو ہر حاجی کی ذمہ داری ہے۔

* فائر بریگیڈ کا عملہ گیس سلنڈر استعمال کرنے کے لئے آپ کی پوری مدد اور راہنمائی کر سکتا ہے اور اس طرح بجلی کے استعمال کی چیزیں اور الیکٹرک لائینوں، اور جو کچھ آپ کی سلامتی کا

ضامن ہو اس سلسلے میں ان سے رجوع کریں۔

* آپ مقامات مقدسہ میں لاکھوں دوسرے مسلمان بھائیوں کے ساتھ قیام کرتے ہیں لہذا آپ کو چاہیے کہ ہر حال میں ایک دوسرے سے تعاون کریں۔ اور دوسروں کو کوئی تکلیف نہ دیں۔ اور اللہ کے ان مہمانوں کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔ کیونکہ یہ سب کچھ ہمارے دین حنیف کے بنیادی اصولوں میں سے ہیں۔ جس کے ایک رکن کو اداء کرنے کے لئے آپ اور دوسرے لوگ دنیا کے کونے کونے سے حاضر ہوئے ہیں۔

## آخر میں اللہ حافظ

اب:

اللہ تعالی نے آپ پر یہ احسان کیا ہے کہ آپ نے فریضہ حج بڑے آرام و سکون سے ادا کر لیا ہے۔ اور خادم حرمین شریفین کی حکومت کے انتظامات و خدمات سے مستفید ہوئے ہیں۔ جس نے ائیر پورٹ پر بہتر طور پر آپ کا استقبال کیا ہے۔ اور اسباب راحت مہیا کئے ہیں۔ اور حج کے معاملات کو آپ کے لئے منظم کیا ہے۔ جس کی بناء پر آپ نے مناسک حج با حفاظت ادا کئے ہیں۔ اس پر وزارت داخلہ کی ہدایات کے مطابق ہم آپ کو خدا حافظ اور الوداع کہتے ہیں۔ اور اس بات کی امید کرتے ہیں کہ آپ اپنے ملک میں مقررہ وقت پر واپس جائیں گے۔ اب آپ کا کسی لحاظ سے بھی اپنے گروپ سے پیچھے رہنا اور اپنے ملک واپس نہ جانا سعودی عرب کے قوانین کی صریح خلاف ورزی ہو گی۔ اور آپ پر وہ تمام قوانین لاگو ہو سکتے ہیں جو پیچھے رہ جانے والوں پر عائد ہوتے ہیں، ان میں جیل اور جرمانہ کی سزا اور اپنے ملک کو فوری واپسی کی سزا کے مستحق ہوں گے۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ وزارت داخلہ کے پاس بے شمار ایسے وسائل ہیں جن کی بنا پر وہ پیچھے رہنے والے حجاج کا پتہ چلا سکتی ہے۔ چاہے وہ جہاں بھی چھپا ہوا ہو اور یہ کام ایسا ہے جس کی ہم کسی حاجی سے بھی توقع نہیں کرتے۔

تو محترم حاجی صاحبان آپ کو فریضہ حج مبارک ہو، جس کی خاطر آپ تشریف لائے اور آپکا اللہ حافظ اور نگہبان ہو۔ ہم آپ کی وطن بخیر و عافیت واپسی کی دعا بھی کرتے ہیں۔ اور ساتھ یہ دعا کرتے ہیں کہ آپ اپنے اہل و عیال سے بخیریت ملیں۔

# فہرست


** پیش لفظ ۸
- بے مثال کارنامہ
* شرعی احکام
- حج کی تعریف اور اس کی شرائط ۱۳
- باب اول ۱۶
سعودی عرب میں خوش آمدید ۱۶
* ۱۳۴۵ ہجری سے ۱۴۲۱ ہجری تک حجاج کرام کی تعداد * ملک عبدالعزیز بین الاقوامی ایئر پورٹ * السعودیہ * جدہ اسلامی بندرگاہ * جدہ بحر احمر کا سب سے خوبصورت ترین سرحدی شہر * بندرگاہ کا لمبا پل * سعودی پبلک ٹرانسپورٹ کمپنی * جدہ - مکہ مکرمہ ایکسپریس روڈ۔
** شرعی احکام
- احرام باندھنے کی جگہ اور اس کی شرائط ۳۳
باب دوم
- مکہ مکرمہ میں خوش آمدید ۳۶
* مکہ مکرمہ تعمیر و ترقی پروگرام * مکہ مکرمہ کی بلدیہ * ٹرانسپوٹ کمپنیاں * وزارت حج * غلاف کعبہ تیار کرنے کا کارخانہ
مکہ مکرمہ پر ایک نظر عام
شرعی احکام ۵۹
احرام کی حالتیں * نیت * تلبیہ * حج کے ارکان * عمرہ کے ارکان * حج و عمرہ کے واجبات * احرام کی سنتیں
مسجد حرام ۶۳
* سعودی توسعیات * سعی کرنے کی جگہ * مسجد کی دیواروں کے پتھر * خانہ کعبہ کی ترمیم و تجدید * مسجد حرام کے دروازے * طواف کی جگہ اور مقام ابراہیم * خانہ کعبہ کا دروازہ * خادم حرمین شریفین شاہ فھد بن عبدالعزیز آل سعود کے منصوبے * حرم شریف کی نئی توسیع * خادم حرمین شریفین کا تحفہ
شرعی احکام ۹۱
طواف قدوم * صفا اور مروہ کے درمیان سعی کا بیان

تیسرا باب

مقام مقدسہ میں خوش آمدید ۱۷

* منیٰ کے ترقیاتی کاموں کا ادارہ * پینے کے پانی کی ٹینکیاں * شعائی سرنگیں * مثالی قربان گاہ * عرفات میں مسجد نمرہ * منیٰ میں مسجد خیف

* مزدلفہ میں مسجد مشعر الحرام

شریعت کے احکام ۱۱

* آٹھویں ذی الحجہ * عرفات میں ٹھہرنا * عرفات میں مزدلفہ کی طرف روانگی * جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنا * قربانی کرنا * حلال (احرام اتارنا) ہونا * طواف افاضہ * مکمل طور سے حلال (احرام اتارنا) ہونا * جمرات کو کنکریاں مارنا *فدیہ کے احکامات * طواف وداع (آخری طواف)

چوتھا باب

مدینہ منورہ میں خوش آمدید ۰

* مدینہ منورہ کی بلدیہ * طیبہ انویسٹمنٹ اور رئیل اسٹیٹ ڈویلپمنٹ کمپنی * شاہراہیں * ملک فہد کمپلیکس برائے طباعت قرآن کریم * مدینہ یونیورسٹی (جامعہ اسلامیہ) * مدینہ منورہ پر ایک نظر * مسجد نبوی * عمارت اور اس کی توسیع * سعودی دور کی پہلی توسیع * سعودی دور کی دوسری توسیع * سعودی دور کی تیسری توسیع * خادم حرمین شریفین کا مسجد نبوی کی بڑی توسیع کا منصوبہ * مسجد قباء کی توسیع * مسجد قبلتین کی توسیع

مسجد نبوی شریف کی زیارت کے آداب ۷

پانچواں باب

- حکومت خادم حرمین شریفین کی خدمات

- اعلیٰ کمیٹی برائے حج * وزارت داخلہ * وزارت حج * وزارت صحت * وزارت دفاع اور شہری ہوا بازی * نیشنل گارڈ * وزارت بجلی، ڈاک خانہ اور ٹیلی فون * وزارت اطلاعات و نشریات * دیگر خدمات

* اللہ آپ سب کا نگہبان ہو۔

حفاظتی تدابیر

اللہ حافظ